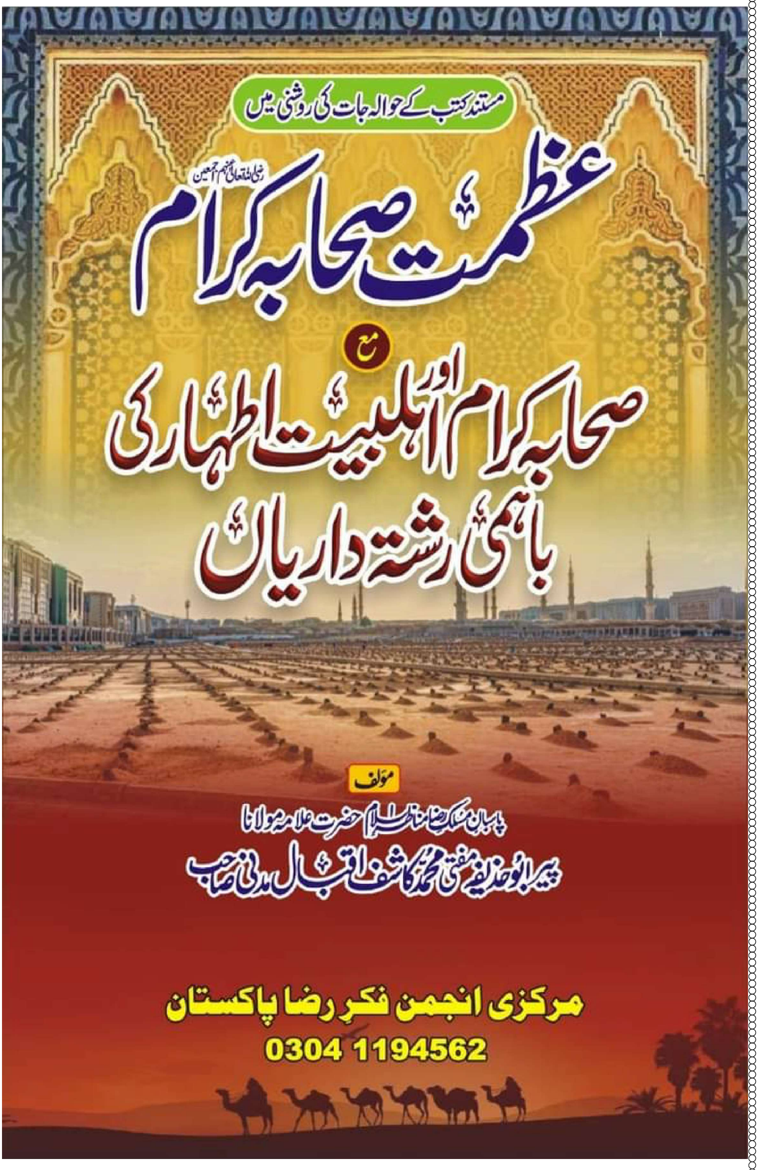

مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں
عظمتِ صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
مع
صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار کی
باہمی رشتہ داریاں
مؤلف
پاسبان مسلک رضا مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا
پیر ابو حذیفہ مفتی محمد کاشف اقبال مدنی صاحب
مرکزی انجمن فکرِ رضا پاکستان
0304 1194562

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم O

عظمت صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم اجمعین قرآن وحدیث اور کتب شیعہ کی روشنی میں بمعہ خلفاء ثلاثہ واہل بیت عظام کی آپس میں رشتہ داریاں، خاندان بنو ہاشم اور خاندان بنواُمیہ کے درمیان رشتہ داریاں کے موضوع پر مختصر مگر جامع رسالہ

بنام

عظمت صحابہ کرام (رضی اللّٰہ عنہم اجمعین)

مع

صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کی باہمی رشتہ داریاں

از قلم

مناظر اسلام ترجمان مسلک اہل سُنت مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا مفتی پیر **ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال** مدنی رضوی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ رشیدیہ رضویہ سمندری شریف ضلع فیصل آباد

ناشر: مرکزی انجمن فکر رضا پاکستان 0304-1194562

الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

نام کتاب	عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین
مصنف	ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی
صفحات	180
کمپوزنگ	ابو مائر سجاد اکبر رضوی
اشاعت	جنوری 2023
تعداد	1100
ناشر	مرکزی انجمن فکر رضا پاکستان
	0304-1194562

انتساب

اعلیٰ حضرت امام اہل سُنت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین امام عاشقاں عظیم المرتبت امام المحدثین والمتکلمین امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز۔

نائب محدث اعظم پاکستان فنافی الرضا حقیقی پاسبان مسلک رضا حضرت سیدی مرشدی مولانا ابومحمد محمد عبدالرشید قادری رضوی قدس سرہ العزیز۔

اور اُن بزرگ علماء ومشائخ اہل سُنت کے نام جن کی زندگی کا ہر لمحہ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وعظمت سرکارغوث اعظم رضی اللہ عنہُ اور مسلک اہل سُنت کے لیے گزرا۔

مولیٰ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے راقم الحروف کے والد گرامی ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کی بخشش ومغفرت فرمائے آمین جنہوں نے راقم کو دین اسلام مذہب اہل سُنت کی ترجمانی کے لیے وقف کر دیا تھا۔

دعاؤں کا طالب

ابوحذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

فہرست

تقریظ مبارک

ازمناظر اسلام مصنف کتب کثیرہ عالم نبیل فاضل جلیل محقق اہل سُنت پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طارق انورمصباحی صاحب قبلہ آف کیرلا انڈیا۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم :الحمد للّٰہ ربّ العٰالمین والصّلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین .

علمائے اسلام کی ذمہ داری ہے کہ جب بدعات ومفاسد کا ظہور ہوتو اسے دور کرنے کی کوشش کریں عہد حاضر میں بدعات وخرافات اور ضلالت وکفریات کی چہل پہل ہے ایسے مشکل وقت میں اصحاب علم وفضل کو اپنے فرض منصبی کی جانب متوجہ ہونا لازم ہے

مناظر اہل سُنت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد کاشف اقبال مدنی** رضوی دام ظلہ العالی دفع مفاسد اور احقاق حق وابطال میں مسلسل مصروف ومنہمک ہیں ہر دوتین ماہ پرکسی اہم موضوع پر آپ کے زرنگار قلم سے کوئی نہ کوئی رسالہ منصب شہود پرجلوہ گر ہوتا ہے چند دنوں قبل علامہ موصوف نے ایک رسالہ بنام عظمت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ترتیب دیا ہے اس میں قرآن مقدس احادیث طیبہ کی کتابوں سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے فضائل ومناقب بیان کئے گئے ہیں حضرات خلفائے ثلاثہ واہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مابین باہمی قرابت اور خاندان بنی ہاشم و خاندان بنو اُمیہ کے درمیان رشتہ داریوں کا بیان ہے اللہ تعالیٰ رسالہ کو قبولیت عامہ عطا فرمائے اور اُس کے مصنف کو

دونوں جہاں کی نعمتوں اور سعادتوں سے شادکام فرمائے انہیں مزید خدمات دینیہ کی توفیق حسن اور اسباب ووسائل سے سرفراز فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلوات اللہ تعالیٰ وتحیاتہ وتسلیمات علیہ وآلہٖ واصحابہ اجمعین۔طارق انور مصباحی

رقم کردہ: 27ربیع الاوّل1444

بمطابق:24اکتوبر2022

تقریظ مبارک

محقق اہل سُنت پاسبان مسلک رضا عالم نبیل فاضل جلیل نبیرہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی فیضان المصطفیٰ قادری صاحب آف لکھنواںڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظر اسلام مصنف کتب کثیرہ پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کاشف اقبال مدنی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی کتاب عظمت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نظر نواز ہوئی مختلف مقامات سے مطالعہ کیا کتاب کا اصل مقصود شان صحابہ میں کی گئی گستاخیوں کا رد اور ان پر اعتراضات کا جواب ہے جو اس کے مندرجات کو توجہ اور شوق سے پڑھ لے گا پھر وہ اِن شاء اللہ تعالیٰ اِن پاکیزہ نفوس کے متعلق کسی قسم کی بدگمانی کا شکار نہیں ہوگا اس جہت سے یہ کتاب بڑی اہم اور وقت کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خصوصی شان کے ساتھ پیدا کیا اُن کی ذات بے مثل و بے مثال بنائی ان کے اوصاف و کمالات میں کسی کو ان کا نظیر نہ کیا ان کی ہر چیز بہتر سے بہتر شاندار جاندار بنائی تو ان کی صحبت ورفاقت کیلیے رفقاء کو بھی بڑے خاص لوگوں کو ان کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا ان میں انسانی کمالات جمع فرما دیئے ایثار واخلاص میں انہیں دنیا کی سب سے بہترین قوم بنا کر ان کو اُخروی فضائل میں دیگر تمام اقوام سے ممتاز قرار دے دیا ان امور پر قرآن و حدیث کی بیشمار نصوص شاہد عادل ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی

جماعت وہ پاکیزہ جماعت تھی جو اللہ و رسول جلّ و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقرر کردہ حق و صداقت کے تمام معیارات پر کھری اُتری بعد والوں کا کام صرف یہ تھا کہ **والّذین اتبعوھم باحسان** پر عمل کریں اوران کے نشانہائے قدم چوم کر انہیں کی راہ اختیار کرلیں جن لوگوں نے یہ روش اختیار کی وہ تابعین ہوئے اخیار و ابرار میں شامل ہوئے انہیں مقام ولایت و کرامت حاصل ہوا لیکن کچھ لوگوں نے اس مقدس جماعت کے تعلق سے تنقیدی مزاج اختیار کیا اُنہیں گروہوں میں بانٹنے کی کوشش کی اور کتابوں سے ایسی باتوں کے متلاشی رہے جن سے انہیں نزاع و جدال اور تعصب و تشدد کے کچھ مواد فراہم ہو جائیں تاکہ یہ لوگ اس مقدس جماعت کے تعلق سے مسلمانوں میں ہی مخالفانہ اور معاندانہ ماحول پیدا کرسکیں یہ لوگ ایسی باتیں ڈھونڈھ کر لاتے ہیں جس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بدنام کرسکیں اِن حالات میں اس کتاب کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے کیوں کہ یہ کتاب ایسے حوالے پیش کرتی ہے جن سے ثابت ہو جاتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے درمیان اخوت دینی عروج پر تھی اِن کے ایسے معاملات اخوت و مودت پر مبنی ہوتے تھے۔ وہ ہمہ دم ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کا سلوک کرتے تھے اس کتاب میں ایسے کثیر حقائق و واقعات درج کیے گئے ہیں جن سے یہ باتیں واضح ہو جاتی ہیں اور دشمنان صحابہ کا رد بلیغ ہو جاتا ہے۔

اس جہت سے یہ کتاب بڑی مفید اور معلوماتی ہے اس کے مشتملات میں بنو اُمیہ اور بنو ہاشم کے مابین تعلقات اور رشتہ داریوں کا تذکرہ خاص اہمیت کا حامل ہے اِن حوالوں سے نفرت پھیلانے والوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور حق صداقت کا

آفتاب جگمگانے لگتا ہے ضرورت ہے کہ ان حوالوں کو عام کیا جائے اور نفرتوں کی جگہ محبتوں کا پیغام دیا جائے مناظر اسلام حضرت علامہ **مفتی کاشف اقبال مدنی** دام ظلہ نے متعدد اہم موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں ان میں یہ کتاب اس زمانے میں اہل سُنت کی شدید ضرورت ہے جب کہ تفضیلیت پھیل رہی ہے اور لوگوں کو عجیب عجیب باتیں بتا بتا کر گمراہ کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مصنف کی یہ کاوش کو قبول فرما کر اس کے نفع کو عام فرمائے اور اسے مصنف کے لیے اُخروی سعادتوں کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ حبیبہ سیّد المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیم

فقیر فیضان المصطفیٰ قادری غفرلہ

جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ

21 اکتوبر 2022

تقریظ مبارک

شمشیر اعلیٰ حضرت نبیرہ صدر الشریعہ شہزادہ محدث کبیر مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء رئیس المحققین مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفٰی اعظمی صاحب آف کراچی

باسمہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وبارک وسلم

زیر نظر کتاب بعنوان ''عظمت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین'' تصنیف کردہ مناظر اسلام مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا ابو حذیفہ مفتی محمد کاشف اقبال مدنی رضوی صاحب زید مجدہ خلیفہ مجاز خانقاہ آستانہ عالیہ رشیدیہ رضویہ سمندری شریف فیصل آباد چند مقامات سے دیکھا بہت خوب ہے یوں تو اس عنوان پر علمائے اہل سُنت کی بہت کتب دستیاب ہیں مگر اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل ومناقب قرآن واحادیث اور زیادہ تر حوالے اور ترجمے کتب روافض سے دیئے گئے ہیں اور بالخصوص خلفائے ثلاثہ کی اہل بیت اطہار سے جو رشتہ داریاں ہیں وہ بھی انہیں روافض خذلھم اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے حوالے سے بیان کی گئی ہیں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ علامہ موصوف کے علم وعمل اور زور قلم میں اضافہ عطاء فرمائے اور اس کتاب کو مسلمانوں کے لیے نافع کی حیثیت عطاء فرمائے آمین! بجاہ سیّد الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبجاہ آلہ الطیبین وصحابتہ الاکرمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

احقر العباد عطاء المصطفٰی اعظمی

خادم العلم وعلماء

دار العلوم صادق الاسلام کراچی

12 شب ربیع الغوث سن 1444 ھجری

مطابق 7 نومبر 2022ء

تقریظ مبارک

مناظر اسلام محقق العصر ذھبی الوقت سرمایہ اہل سُنت پیر طریقت رہبر شریعت عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا پروفیسر پیر مفتی محمد انوار حنفی صاحب آف کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

نحمدہ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اَمّا بعد !اسلام ایک ضابطہ حیات ہے دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ خواہ اس کا تعلق کسی بھی شعبہ حیات سے ہو ،اس کا حل اسلام میں نہ ہو یہ بات ناممکن ہے۔اسی طرح فضائل کے میدان میں عظمت اہل بیت اطہار ہو یا عظمت صحابہ ہو یا عظمت اولیاء ہو یا عظمت علماء اہل سُنت ہو۔

اہل سُنت اس میدان میں بھی شہسوار ہیں۔زیر نظر کتاب ''عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین'' مصنف رئیس المحققین ،راس المدققین ،بدر العلماء زبدۃ الفقہاء ،شمس المحد ثین ،عمدۃ المدرسین ،شیخ الحدیث والتفسیر ،پیر طریقت رہبر شریعت ،مناظر اسلام ،ترجمان فکر رضا ،فاتح نجدیت و وہابیت و دیوبندیت و رافضیت حضرت علامہ پیر ابو حذیفہ محمد **کاشف اقبال مدنی** رضوی مدظلہ العالی زیب آستانہ عالیہ ستیانہ شریف فیصل آباد۔

میں قبلہ مناظر اسلام نے عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ایک نہایت دلی ایک اچھوتے اور نئے انداز سے پیش فرما کر تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے ۔یہ ان کے علمی و تحقیقی وتفوق اور وسعت مطالعہ کی بین دلیل ہے۔آپ نے حضرت سیّدنا صدیق اکبر،حضرت سیّدنا عمر فاروق،حضرت سیّدنا عثمان غنی،حضرت سیّدنا علی

اورحضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور اہل بیت کے ساتھ ان کی باہمی رشتہ داریوں کو شیعہ علماء کی معتبر ترین کتب سے پیش کیا ہے۔جس سے قبلہ مناظر اسلام نے تحقیق کا ایک نیا باب رقم کر دیا ہے۔اس میں شک نہیں کہ کتاب مختصر ہے لیکن بہت مدلل ہے اور مخالفین سے اس کتاب کا جواب بہت مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبول عرب وعجم فرمائے اور مصنف مدظلہ العالی کیلئے ذخیرہ آخرت فرمائے۔آمین ثم آمین

خادم العلماء والفقرا:

محمد انوار حنفی

زیب آستانہ عالیہ نقشبندیہ عزیزیہ،کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

۵۔ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ یکم نومبر ۲۰۲۲ء

تقریظ مبارک

مناظر اسلام محقق العصر فاتح مناظرات کثیرہ مصنف کتب کثیرہ عالم نبیل فاضل جلیل خطیب الاسلام حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰی نوری صاحب آف ساہیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محقق العصر مفکر الاسلام شیخ الحدیث والتفسیر فاتح شیعت ونجدیت عالم اکمل فاضل اجل شمس العلماء والفضلا محافظ فکر رضا شمشیر اعلیٰ حضرت سلطان التحقیق رئیس التحریر کاشف الحقائق ،فخر اہل سُنت سرمایہ ملت مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی ابو حذیفہ کاشف اقبال مدنی صاحب حفظہ اللہ کی تازہ ترین تصنیف کمال ''عظمت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین''

کا مطالعہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی موصوف کی دیگر تصانیف کی طرح یہ بھی دلائل و براھین کی روشنی میں مثل آفتاب و ماہتاب ہے۔

جو بھی بنظر انصاف اسکا مطالعہ کرے گا نہ صرف یہ کہ مصنف کو داد تحسین دے گا بلکہ نفس مسئلہ کو بھی دل و جان سے قبول کرے گا۔

اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی عظمت وشان کا دل و جان سے قائل ہوگا۔اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جس طرح مدلل مضبوط انداز سے شان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بیان کی اور صحابہ کرام واہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی باہمی محبت و

رشتہ داریاں اوراپس میں اعلیٰ تعلق کے نظائر پیش کیے ہیں زبردست ہیں۔

خادم العلماء غلام مصطفیٰ نوری قادری

جاری کردہ 2 ربیع الاخر 1444

بمطابق 29 اکتوبر 2022

تقریظ مبارک

محقق الاسلام فقیہ العصر استاذ العلماء شیخ الحدیث پیر طریقت رہبر شریعت فخر اہلسنت ترجمان فکر رضا عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء اللہ نعیمی نقشبندی مجددی صاحب

رئیس دار الحدیث ورئیس دار الافتاء جامعۃ النور جمیعت اشاعت اہلسنت پاکستان کراچی

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم امّا بعد !

صحابہ کرام علیہم الرضوان وہ مقدس اور پاکیزہ جماعت ہے جنہوں نے حالت ایمان میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت اور آپ ﷺ کی صحبت کا شرف پایا اور اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئے یہی وہ جماعت تھی جسے اللہ تعالیٰ عزّ وجل نے نبی آخر الزمان جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے وحی قرآن کو نازل ہوتے ہوئے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا مشاہدہ فرمایا آپ سے دین سیکھ کر عالم دنیا میں سب سے پہلے دین کی اشاعت والے قرار پائے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان ایمان کا معیار ہیں اسی لیے صحابہ کرام علیہم کا جب بھی ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا ضروری ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

"عن ثوبان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وآلهٖ وسلم قال اذا ذکر اصحابی فامسکوا واذا ذکرت النجوم فامسکوا واذا

ذکر القدر فامسکوا"(المعجم الکبیر ثوبان مولیٰ رسول اللہ من غرائب مسند ثوبان ۲ ۹ رقم ۱۴۲۷)

یعنی حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو تم ان کے بارے میں بحث ومباحثہ سے رک جاؤ اور جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو ان کے بارے میں بحث ومباحثہ سے رک جاؤ اور جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو اس کے بارے میں بحث ومباحثہ نہ کرو"۔ کیونکہ تمام صحابہ عادل ہیں کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بد مذہبی وگمراہی ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے آپس میں جو واقعات رونما ہوئے ان میں پڑنا بحث ومباحثہ کرنا سخت حرام ہے مگر افسوس !اللہ و رسول ﷺ کے واضح فرامین ہونے کے باوجود فی زمانہ بعض لوگ سیرت وتاریخ کی بعض غیر مستند ومردود روایات کو بنیاد بنا کر حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی پاکیزہ ہستیوں بالخصوص آپ ﷺ کے پیارے صحابی کاتب وحی حضرت سیّدنا امیر معاویہ اور فاتح مصر حضرت سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں بدگوئی اور بدزبانی کرتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں ساڑھے چودہ سو سال پہلے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آگاہ فرما چکے تھے۔

چنانچہ امام طبرانی اپنی کتاب معجم الاوسط میں حضرت سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**یکون لا صحابی بعدی زلة یغفرھا اللہ بصحبتھم وسیتا سی بھم قوم بعد ھم یکبھم اللہ علی متاخرھم فی النار**"(المعجم

الاوسط من اسمہ بکر ۲/۲۶۱ رقم ۳۲۱۹)

یعنی میرے بعد صحابہ سے لغزش ہوگی جسے اللہ عزّ وجل میری صحبت کے سبب معاف فرمائے گا پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ انہیں اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں اوندھا کرے گا۔

اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی لغزشوں اور خطاؤں پر گرفت کر کے لوگوں کے قلوب واذہان سے ان کی عقیدت کو نکالنے کی کوشش کریں گے جب کہ اہل سُنت و جماعت کا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے باب میں یہی عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے ہر ایک اصحابی کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا جائے جیسا کہ حضور صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں! ''مسلمانوں کو چاہئے کہ صحابہ کرام کا نہایت ادب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت ومحبت کو جگہ دے ان کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور جو بدنصیب صحابہ کی شان میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولے وہ دشمن خدا و رسول ہے مسلمان ایسے شخص کے پاس ہرگز نہ بیٹھے۔

اس موضوع پر علماء اہلسُنت نے بہت کچھ لکھا ہے ہر ایک کے لکھنے کا اپنا جداگانہ انداز ہے اور یہ علماء اہلسُنت کی ذمہ داری بھی ہے جو اُنہوں نے بخوبی نبھائی ہے ان میں سے ایک مناظر اسلام محقق العصر حضرت علامہ مولانا ابوحذیفہ **مفتی پیر محمد کاشف اقبال مدنی** رضوی زید مجدہ بھی ہیں موصوف نے اس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے ...... اور اس کا حق ادا کرنے کی بھرپور سعی کی ہے۔ فقیر نے موصوف کی تحریر کو چند مقامات سے دیکھا اور خوب پایا دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہٖ وسلم کے صدقے ان کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص وعوام کے لیے نافع بنائے آمین ثم آمین ....

فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی نقشبندی مجددی غفرلہ

جاری کردہ 3 نومبر 2022

تقریظ مبارک

مفکر اسلام محقق دوراں شارح حدیث نجد شیخ الحدیث استاذ العلماء عالم نبیل فاضل جلیل ترجمان اہلسنت عمدۃ المدرسین قاطع رافضیت وخارجیت و ناصبیت حضرت علامہ مولانا مفتی ظہور احمد جلالی صاحب آف مانگا منڈی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں ہمیشہ ایسا گروہ رہے گا جو امر خدا پر سختی سے قائم ہوگا جسے مخالفت کرنے والا کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ ابن ماجہ شریف

اس طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ جب فتنے ظاہر ہوں یا فرمایا کہ جب بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کرام علیہُم الرضوان کو گالیاں دی جائیں تو عالم پر لازم ہے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے تو جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ مرقاۃ المفاتیح

ایک اور حدیث جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُما سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب بدعتی ظاہر ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کی زبان پر چاہے ان میں حجت ظاہر فرمائے گا۔

اس بدعتوں اور فتنوں کے پُرفتن دور میں صحابہ کرام علیہم الرضوان پر طعن اور ان کے بارے میں بے لگامی کی بیماری بہت زور پکڑ رہی ہے جو اہلسُنت کے لیے ڈھال کی حیثیت رکھتے تھے ان کا حال اس قدر پلپلہ ہو چکا ہے کہ گستاخان صحابہ کو لمبی تان کر میٹھی نیند سونے کی تیاری لگ گئے ہیں۔

بحمد للہ تعالیٰ ان مذکورہ احادیث کی روشنی میں اللہ تعالیٰ ان بدعتیوں اور فتنوں بازوں کی سرکوبی کا انتظام فرماتا رہے گا۔اور فرما رہا ہے

ہمارے ممدوح مناظر اہلسنت مصنف تصانیف کتب کثیرہ محقق العصر حضرت علامہ مولانا کاشف اقبال مدنی زید مجدہ ان خوش نصیب حضرات میں سے ایک ہیں جوان فتنوں کا مقابلہ کرنے میں دن ورات کوشاں ہیں۔

ان کی تحریریں پرُ مغز مدلل اور باحوالہ ہوتی ہیں۔ اوران میں قارئین کے لیے معلومات تازہ کا وافر سامان ہوتا ہے۔پیش نظر کتاب عظمت صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے موضوع پر مختصر ہونے کے باوجود جامع اور مدلل ہے۔

جس میں عظمت صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق کثیر تعداد میں وارد احادیث آپ کو یکجا میسر ہوگئی اور بطور خاص روافض کی کتب معتبرہ سے بھی احادیث درج ہیں۔

اس کتاب کا اصل موضوع صحابہ کرام علیہم الرضوان بالخصوص اہلبیت نبوت کی دیگر صحابہ کرام کے ساتھ رشتہ داریاں خاص الخاص موضوع ہے۔

اگر کوئی شخص تعصب سے پاک ہوکر اس کتاب کا مطالعہ کرے تو یقین کامل ہے کہ اس کا دل اہلبیت اطہار وصحابہ کرام کی محبت سے لبریز ہو جائے گا اور ہر قسم کی کدورت سے پاک ہوجائے گا۔اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور مصنف حفظہ اللہ کے وجود سے اہلسنت و جماعت کو زیادہ سے زیادہ مستفید و مستفیض ہونے اوران کا دست وبازو بننے کی توفیق عطا فرمائے

العبد ظہور احمد جلالی

دارالعلوم محمدیہ اہلسنت حاجی پارک مانگامنڈی لاہور

8ربیع الاخر1444ھ بمطابق 4نومبر 2022

تقریظ مبارک

محقق اہل سُنت مصنف کتب کثیرہ مفتی دعوت اسلامی عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا مفتی ابو احمد محمد انس رضا قادری عطاری المدنی صاحب خادم دار الافتاء اہلسُنت دعوت اسلامی دربار مارکیٹ مرکز الاولیاء لاہور

موجودہ دور میں دفاع صحابہ کرام علمائے اہل سُنت کا فریضہ ہے کہ رافضی اور نیم رافضی ٹولہ گستاخیوں میں بڑھ رہا ہے۔السنة لابی الخلال میں ہے

”عن معاذ بن جبل ،قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ظهرت البدع وسبّ اصحابی فعلى العالم ان يظهر علمه فان لم يفعل فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين“

ترجمہ: حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب گمراہیاں ظاہر ہوں اور میرے بعد اصحاب کو سبّ وشتم کیا جائے تو عالم پر لازم ہے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ ،تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(السنہ لابی بکر بن الخلال ، ذکر الروافض ، جلد 3 صفحہ 494، دار الرایۃ ، الریاض)

دور حاضر میں دفاع صحابہ کی اوّل سیڑھی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ذات مبارکہ ہے کہ اگر ان کا دفاع کیا گیا تو بقیہ کا بھی ہو گیا کیونکہ گمراہ سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ پر ہی تنقید کا دروازہ کھولتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ دیگر بڑی ہستیوں پر تنقید شروع ہوتی ہے۔علمائے اسلاف کا یہی طریقہ رہا ہے کہ وہ مشاجرات صحابہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے متعلق زبان

درازی سے منع کرتے رہے ہیں ،لیکن ہر دور میں انہی مشاجرات صحابہ کو لے کر شیعہ اور سُنی نمارافضی ،حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور دیگر ہستیوں پر بعض من گھڑت تاریخی روایات لے کر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔

ہر دور میں اللہ عزّ وجل ایسے علمائے اہل سُنت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دفاع کا کام لیتا ہے کہ ان علمائے کی زبانی وتحریری کوششوں سے اُمت صراط مستقیم پر قائم رہتی ہے اور بد مذہبوں اور فتنہ باز مولویوں کی پہچان ہو جاتی ہے ۔حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''**ماظھر اھل بدعتہ الا اظھر اللہ فیھم حجہ علی لسان من شاء من خلقہ**'' ترجمہ: جب بھی گمراہ لوگ ظاہر ہوں گے تو اللہ (عزّ وجل) اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کی زبان پر حجت ظاہر فرما دے گا ۔(یعنی وہ ان گمراہوں کے نظریات کو باطل ثابت کرے گا)

﴿کنزالعمال، کتاب الایمان، فصل فی البدع، جلد 1 ،صفحہ 385،موسسہ الرسالتہ، بیروت﴾

موجودہ دور کے وہ علمائے کرام جن پر اللہ عزّ وجل نے حجت کو ظاہر فرمایا، انہی علماء میں مناظر اسلام علامہ **کاشف اقبال مدنی** صاحب زید مجدہ بھی ہیں الحمدللہ ان کی کتاب بنام ''عظمت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین'' کا مطالعہ کیا الحمدللہ عزّ وجل عصر حاضر میں جس موضوع پر ایک مدلل انداز میں لکھنے کی ضرورت تھی ،علامہ صاحب نے اس پر لکھنے کا حق ادا کیا ہے ۔خوبصورت و آسان انداز میں بالترتیب صحابہ کرام کی شان بیان کی اور پھر کمال یہ کہ رافضیوں کی کتابوں سے بھی

صحابہ کرام کی عظمت کو ثابت کیا ہے۔

مشاجرات صحابہ پر بھی اسلامی تعلیمات کو بہترین انداز میں پیش کیا ہے اور پھر کمال تحقیقی انداز میں صحابہ کرام کے اہل بیت کے ساتھ تعلقات و رشتہ داریوں کو مستند کتب کے ساتھ رافضیوں کی بھی کتابوں سے پیش کر کے دفاع صحابہ کا سپاہی اور خادم اہل بیت ہونے کا حق ادا کیا ہے۔

علامہ **کاشف اقبال مدنی** صاحب نے بقیہ صحابہ کرام کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور بنو ہاشم و بنواُمیہ کی باہمی رشتہ داریوں کو بھی حوالہ جات کے ساتھ پیش کر کے دفاع صحابہ کے ساتھ عقائد اہل سُنت کو بھی بیان کر دیا ہے کہ ہم سب مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ تمام صحابہ کرام کے متعلق حسن ظن رکھیں اور موضوع و سخت ضعیف روایت کو لے کر کسی بھی صحابی کے متعلق سوئے ظن نہ رکھیں ۔الحمدللہ عزّ وجل تمام صحابہ باہم شیر و شکر تھے،ان کے آپس میں پیار و محبت والے تعلقات کے ساتھ ساتھ رشتہ داریاں بھی تھیں۔

اللہ کریم علامہ **کاشف اقبال مدنی** صاحب کی کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابو احمد مفتی انس رضا قادری

27 ربیع الاوّل 1444ھ

24 اکتوبر 2022ء

تقریظ مبارک

محقق اہل سُنت عالم نبیل فاضل جلیل ،ترجمان فکر رضا فخر السادات پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ والا شان حضرت علامہ مولانا ابو تراب پیر سیّد مفتی ذوالفقار شاہ صاحب گیلانی رضوی آف کراچی

غالباً 2013 کا واقعہ ہے کہ فقیر نے مناظر اہلسُنت ترجمان مسلک رضا حضرت علامہ مولانا ابو حذیفہ مفتی محمد کاشف اقبال مدنی صاحب کی کتاب ''شیعہ کے بائیس سوالات کا تحقیقی محاسبہ'' کا مطالعہ کیا انداز تحریر دلائل کی بھرتی اور فریق مخالف کے پیش کردہ مقدمات پر نقض کو دیکھ کر نہایت متاثر ہوا پھر یکے بعد دیگر مصنف کی جو جو کتب میسر آتی رہیں مطالعہ کرتا رہا مصنف کی علمی لیاقت اور زور بیاں کا انداز تو پہلی کتاب سے ہی ہو گیا تھا لیکن دیگر کتب کے مطالعہ سے فقیر گیلانی رضوی اس نتیجہ پر پہنچا کہ مصنف واقعتاً پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت ہیں۔

مصنف سے غائبانہ تعارف تو اس کی کتاب سے ہی ہو جاتا ہے لیکن دو بدو ملاقات کا اشتیاق بہت ہی کم مصنفین کے لیے قاری کے ذہن میں جنم لیتا ہے اور یقیناً مصنف سے ملنے سے پہلے مصنف کی شخصیت کے لیے مختلف نقشے ذہن میں جنم لیتے رہتے ہیں کچھ یہ ہی کیفیات فقیر گیلانی رضوی کی تھیں جب علامہ احسان مصطفیٰ گیلانی نقشبندی صاحب اور ان کے برادر محترم علامہ احمد رضا مدنی بغدادی کے ہمراہ فیصل آباد سے مصنف کے دولت کدہ پر جانے کا اتفاق ہوا تمام راستے میں فقیر یہ ہی سوچتا رہا کہ علامہ صاحب کا جبہ بڑا عالی شان ہو گا ایک عالی شان مسند پر تشریف فرما ہوں گے نہایت مہنگا عمامہ زیب تن کئے ہوئے ہوں گے (علماء کی

شان ایسی ہونی بھی چاہیئے)

لیکن جب فقیر گیلانی رضوی مصنف کے دولت کدہ پر حاضر ہوا تو اپنے سامنے موجود مصنف کو دیکھ کر اپنے رفقاء علامہ احسان مصطفٰی گیلانی نقشبندی اور اُن کے برادر سے پوچھتا رہا کہ مناظر اہل سُنت کہاں ہیں؟

جواب ملا کہ آپ کے سامنے موجود ہیں جی ہاں نہایت سادہ لباس اور نہایت سادی وضع قطع رکھنے والے علامہ کاشف اقبال مدنی صاحب اور ریا سے بالکل بری اور عاری نظر آئے یقیناً یہ اُنہی کا خاصہ ہے اور مشہور مقولہ واصلاح بھی ہے کہ

خاصة الشی توجد فیه ولا توجد فی غیره

اللہ تعالٰی مصنف کا سایہ چرخ اہلسُنت پر دراز فرمائے

فقیر گیلانی رضوی نے مصنف حفظہ اللہ کی کتاب عظمت صحابہ کرام کی پی ڈی ایف مختلف مقامات سے دیکھی صحابہ اور اہلبیت کی آپسی رشتہ داریوں کو شیعہ کتب سے نہایت عرق ریزی سے تحریر کیا ہے، نیز عظمت صحابہ کرام پر بھی نہایت جانفشانی سے کام کیا ہے اللہ تعالٰی قبول عام عطا فرمائے ،مصنف کی یہ کتاب جہاں عامة الناس کیلئے مشعل راہ ہے وہیں خطباء اور علما کیلئے نہایت مفید ہے کاش دیابنہ اور وہابیہ کے رد پر محنت کرنے کے ساتھ ساتھ ہم روافض کے رد پر بھی کمر بستہ ہو جائیں بعض خانقاہوں میں رافضیت کے سرایت کرنے کی وجہ بھی یہ ہی ہے کہ ہم نے روافض کے خلاف مطالعہ کم کیا ہے!

فقط غبار راہ بتول

ابوتراب سیّد ذوالفقار گیلانی رضوی خطیب اعظم کراچی 28 ربیع الاوّل 1444

تقریظ مبارک

محقق اہلسنت عالم نبیل فاضل جلیل ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ فخر السادات صاحبزادہ والاشان پیر طریقت رہبر شریعت مفتی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو المناظر پیر سیّد مفتی مشاہد حسین شاہ صاحب کاظمی مشہدی موسوی خادم دارالافتاء اہلسنت دربار مارکیٹ مرکز الاولیاء لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحابہ کرام علیہم الرضوان ناقلین شریعت ،فیض یافتگانِ بارگاہ مصطفیٰ ،تاجدرانِ حُسنٰی ورضا ،بعد از انبیاء مخیّرین اولین وآخرین ہماری شان اور ہمارے دین وایمان کی پہچان ہیں یہی حق وباطل کی کسوٹی ہیں ،صحابہ کرام علیہم الرضوان کی یہ مقدس جماعت انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد تمام مخلوق اوّلین وآخرین میں سب سے افضل اوراعلیٰ ہے،اگر چہ وہ اس اُمت کے بہترین عابد وزاہد ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا عابد بلکہ بڑے سے بڑا ولی اللہ اِن کے مقام ومرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا ،اس کے باوجود یہ عظمت وفضیلت صحابہ کرام کو عبادات وریاضات سے نہیں بلکہ بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے حاصل ہوئی ہے مطلب کے اعمال سے صحابی نہیں بنتا ،بنتا ہے تو نگاہ مصطفیٰ سے ،جس نے بات کرنی ہے وہ نگاہ مصطفیٰ پہ بات کرے ،صحبت مصطفیٰ پہ بات کرے اِس میں کوئی کمی نکال کر دیکھائے ،جب نگاہ وصحبت مصطفیٰ میں کوئی کمی نہیں تو صحابی میں بھی کوئی کمی نہیں ۔الغرض کوئی بھی صحابی کے اعمال پر بات نہ کرے کیونکہ جو چیز جس سے بنتی ہے تو اُس کے اعمال کو لے کر اُس کی ذات کو تختہ مشق بنانا حماقت اور اپنی جان کو جہنم کی آگ کے لیے حلال کرنے

کے سواء کچھ نہیں ۔دوسری بات کہ اللہ جلّ وعلا صحابہ کرام کو دنیا میں ہی مغفرت ،جنت اور اپنی رضا کی ضمانت عطا فرما چکا ،بہت سی قرآنی آیات واحادیث اِس پر شاہد عادل ہیں ۔اللہ اور رسول ﷺ کی شہادت وتعدیل کے بعد کسی بد بخت منکوس القلب مخبوط الحواس کی ہرزہ سرائی اِن پاکان اُمت کی شان کو کم نہیں کرسکتی ،البتہ اگر کوئی شقی القلب ،خبیث الباطن ،مریض الایمان ہرزہ سرائی کرنے کی کوشش کرے تو یہی وقت مسلمانوں کے شدید امتحان کا وقت ہے کہ وہ اپنے ایمان کا مظاہرہ کس انداز میں کرتے ہیں؟ اور اِس ہرزہ سرائی کرنے والے کے لیے شرعی اورقانونی کیا اقدامات کرتے ہیں؟ جن کے پاس علم ہے وہ علم کے ذریعے ناموس صحابہ پر پہرہ دیں وگرنہ ایسا علم وعالم ملعون عالمین ٹھہرے گا۔

حدیث پاک میں ہے۔

”عَن مَعَاذ بِن جَبَل ،قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اِذا ظهرت البدع وسبّ اَصحابى فعلى العالم علمه فان لم يفعل فعليه لعنة الله و الملائكة و الناس اجمعين “

”ترجمہ:حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو بُرا بھلا کہا جائے تو عالم پر لازم ہے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے جس نے ایسا نہ کیا اُس پر اللہ تعالیٰ ،تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(السنہ لابی بکر بن الخلال ،ذکر الروافض ،ج 3،ص 494،دار الرایۃ ،الریاض)

اور عوام قانونی چارہ جوئی اختیار کر کے ایسے اخبثین کو محبوس کرائیں، یہی راہ نجات کا بہترین وسیلہ ہے۔خدا کی قسم دورِ حاضر میں قرب خداوندی کا بہترین طریقہ ناموس رسالت پر پہرہ دینے کے ساتھ ساتھ ناموس صحابہ پر بھی پہرا دینا ہے اور الحمدللہ کئی خوش نصیب علمائے اُمت اور عوام اہلسنت یہ کام بخوبی سرانجام دے رہے ہیں کہ اللہ جلّ وعلا کسی دور میں بھی اپنے دین کو بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا اِنہیں علمائے ذیشان میں سے ایک عظیم عالم ایک عظیم مناظر بہترین مذہبی سکالر حضرت علامہ مولانا کاشف اقبال مدنی صاحب زید مجدہ بھی ہیں،آپ نے ناموس رسالت کے ساتھ ساتھ ناموس صحابہ پر بھی پہرا دیا اور اسی پہرے کی ایک بہترین کڑی قارئین کے ہاتھوں میں ہے ''عظمت صحابہ کرام (رضی اللہ عنہُم اجمعین)''اِس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ مُصنف زید مجدہ نے نہ صرف احادیث مبارکہ سے ناموس صحابہ کی حساسیت کو آشکار کیا بلکہ مخالفین کی کتب سے عظمت صحابہ پر دلائل قائم کر کے ''**المدح بما شهدت به الاعداء**'' کہ (تعریف وہی ہوتی ہے جس کی گواہی دشمن دیں) کے مصداق عظمت صحابہ کے پرچم کو لوگوں کے ایمانی و وجدانی ٹیلوں میں نصب کیا۔اور سب سے بڑھ کر اِس دور میں سب سے مظلوم ہستی ،صحابی رسول ،کاتب وحی ،مجاہد اسلام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی شان اور بنواُمیہ و بنو ہاشم کی باہمی رشتہ داریوں کو بیان کر کے اعلائے کلمۃ الحق کا حق ادا کیا ۔اللہ جلّ وعلا کی جناب بے کس پناہ میں التجا ہے کہ وہ اِس کتاب کو اپنی بارگاہ لم یزل میں شرف قبولیت عطا فرما کر مسلمانوں میں اس کا فیض جمیل عام فرمائے اور تا قیام قیامت اِس کا اجر مصنف حفظہ اللہ تعالیٰ کے لیے محفوظ رکھ کر اِن کو اِس سے مستفیض

بھی فرمائے۔آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس والحمدللہ رب العٰلمین

العارض:ابوالمناظر مفتی سیّد مشاہد حسین شاہ کاظمی مشہدی موسوی عفی عنہ الغنی

08 ربیع الآخر 1444ھ/03 نومبر 2022ء

تقریظ مبارک

محقق اہل سُنت عالم نبیل فاضل جلیل فخر السادات صاحبزادہ والاشان پیر طریقت رہبر شریعت فاتح رافضیت وخارجیت، حضرت علامہ مولانا پیر سیّد محمد عزیز الحسن مشہدی جلالی شاہ صاحب آف راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله الذی اکرم هذاالدین بالافاضل من علمائه والصلوٰة والسلام علی سیّدنا محمد من ورث العلماء من انبائه وعلیٰ آله الطاهرین المتعلقین بضیاء لالایه واصحابه المهتدین المبشرین بالجنته و خیرة خلفائه

مناظر اسلام محقق اہل سُنت حضرت علامہ مولانا ابوحذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی زید مجدہ کی کتاب عظمت صحابہ کرام علیھم الرضوان میرے پیش نظر ہے چیدہ چیدہ مقامات دیکھنے کو موقع ملا ہے علامہ صاحب وسیع مطالعہ، مختلف مکاتیب فکر کے نظریات اوران کے دلائل پر گہری نظر رکھتے ہیں مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قلم قرطاس کے ساتھ تعلق بھی عطا فرمایا ہے۔عصر حاضر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق نظر آتا ہے۔

حدثنی یحیٰی ب ایوب و قتیبه ،وابن حجر جمیعا ،عن اسماعیل بن جعفر ،قال ابن ایوب :حدثنا اسماعیل ،قال :اخبرنی العلاء عن ابیه عن ابی هریره ،ان رسول الله صلی الله

علیہ وسلم ،قال :بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم ،یصبح الرجل موء منا ،ویمسیی کافرا،او یمسیی موء مناویصبح کافرا،یبیع دینہ بعرض من الدنیا“

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے روایت ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”جلدی جلدی نیک کام کرلوان فتنوں سے پہلے جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہوں گے،صبح کو آدمی ایماندار ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایماندار ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو بیچ ڈالے گا دنیا کے مال کے بدلے“

میرے مشفق مربی استاذ گرامی قبلہ شارح حدیث نجد دامت برکاتہ العالیہ فرماتے ہیں خیال تھا کہ یہ حالات کچھ عرصہ بعد ہوں گے لیکن صورتحال بتاتی ہے کہ یہ زمانہ آچکا ہے۔

ان فتنوں سے ایک بڑا فتنا وہ شرار اُمت ہیں جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے دریدہ ذہنی میں مصروف عمل ہیں حالانکہ یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کو صحبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو شرف میسر آیا ہے اس بڑھ کر کوئی عظمت نہیں۔ان افاضل کو کوئی اور نام دینے کی بجائے اسی شرف عظیم کی وجہ سے صحابہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ایسے میں مبسوط کتب کثیرہ اس عنوان پر موجود ہیں۔

مصنف کا گمراہ کن نظریات کے حامل لوگوں کے اختیار کردہ جال سے لوگوں کے بچانے کیلئے مختصرا ضروری مباحث کو جامع انداز میں بیان کرنا لائق تحسین ہے اس کتاب کے مطالعہ سے عدیم الفرصتی کے شکار احباب کو کم وقت میں اہم معلومات تک رسائی حاصل ہوجائے گی جو یقیناً باعثِ حفظ ایمان ہوگی۔

جن ابحاث کو لے کر روافض ومترفضہ پراپیگنڈا کرتے ہیں ان کے بارے فاتح قادیانیت تاجدار گولڑہ پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اگر۔

از ایشاں قصور وخطا در اجتہاد ظاہر شدہ باشد یا اہم منازعتہ ایشاں کشیدہ باشد واجب العصمت ملائکہ وانبیاء اندنہ صحابہ بر ما فیصلہ ایشاں نہ گزاشتہ اندونہ از ما سوال خواہند کرد کہ چرا فیصلہ نہ کردید ونہ ما دراں زمانہ ہائے ومکان ہا حاضر بودیم ونہ میان ایشاں کلام کردن حد ماست‘‘

ترجمہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اگر کوئی اجتہادی قصور یا خطا ظاہر ہوئی ہو یا باہمی منازعت نے ان کے درمیان صورت کشیدگی پیدا کی ہو تو واجب العصمت تو صرف ملائکہ و انبیاء ہیں نہ صحابہ کرام ان کے اس باہمی اختلاف کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہمیں نہیں دیا گیا اور نہ ہی ہم سے سوال ہوگا کہ تم نے فیصلہ کیوں نہیں کیا اور نہ ہی ہم اس وقت اور موقع پر حاضر تھے اور نہ ان کے تنازعہ کے درمیان بولنا ہمیں زیب دیتا ہے (ملفوظات مہریہ ص 247 مطبوعہ درگاہ عالیہ گولڑہ شریف)

حضرت محقق اہل سُنت نے جو محنت فرمائی ہے اللہ پاک شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم طلباء وعوام اہلسنت کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

عبید الرسول سیّد محمد عزیز الحسن مشہدی غفرلہ

خطیب اعظم راولپنڈی

۳ ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ

تقریظ مبارک

فخر السادات صاحبزادہ والاشان پیر طریقت رہبر شریعت محقق اہل سُنت مجنون عمر شمشیر اعلیٰ حضرت علامہ مولانا پیر ابوالحسین سیّد مزمل عمر کاظمی شاہ صاحب آف منڈی بہاؤالدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے مناظر اسلام سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی کاشف اقبال مدنی صاحب برکاتہم العالیہ کی تازہ کتاب ''عظمت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین'' کو ملاحظہ کیا۔ ہمیشہ کی طرح علامہ صاحب انے اپنے مخصوص انداز میں بہت کمال لکھا۔ان مضامین کو جمع فرمایا جو وقت کی اہم ضرورت ہیں۔جن کو پڑھ لینے سے ہر سُنی مسلمان یہ سمجھ جائے گا کہ حضور ﷺ کے اٰل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں کتنا گہرا محبت واُلفت کا تعلق تھا اور صرف ان تک ہی نہیں ان کی آنے والی نسلوں بنو ہاشم بنو اُمیہ کے آپس میں جو تعلقات ہیں رشتے داریاں ہیں ان کو بھی ذکر کیا گیا ہے جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ سبائی فتنے سے متاثر لوگ جو بنو اُمیہ کے خاندان کے خلاف مجموعی طور پر ایک غلط تاثر اور پراپیگنڈہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ سارا خاندان ہی برا تھا اور وہ اہل بیت کے دشمن تھے تو یہ بات بالکل قرآنی اور مصطفوی تعلیمات اوراور تاریخی حقائق کے خلاف ہے اگر ان کی بات مان لی جائے تو پھر ان حقائق کا کیا جائے گا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ہمیشہ دونوں خاندان آپس میں رشتے داریاں بھی کرتے رہے اگر بنو اُمیہ کا خاندان مجموعی طور پر ایسے ہی ہوتا جیسے سبائی لوگ بیان کرتے ہیں تو پھر وہ لوگ کبھی بھی ان کی

آپس میں گہری رشتہ داریاں نہ ہوتی تو ثابت ہوا کہ اہل بیت رسول ائمہ کا اپنے بچوں کے نام خلفائے راشدین کے ناموں پر رکھنا اوران کی اولاد کا آپس میں یعنی اُموی خاندان سے رشتے داریاں کرنا ثابت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تربیت کا اثر واضح ہے کہ جو قرآن نے کہا کہ ''**فالف بین قلوبھم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا**'' کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے تمہیں آپس میں بھائی بھائی بنا دیا ہے تو بنواُمیہ اور بنو ہاشم بھی آپس میں بھائی بھائی تھے قریشی ہونے کے حوالے سے بھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی تعلیم کی وجہ سے بھی تو لہٰذا یہ خاندان آپس میں ہمیشہ ایک ساتھ رہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے نکاح میں اپنی دو بیٹیاں دی اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی بیٹیاں حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے پوتوں کے گھر تھیں حضرت سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی بیٹی اور حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی بہن تھیں اسی طرح حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی بھانجی حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے گھر تھی اسی طرح آگے یہ خاندان آپس میں رشتہ داریاں کرتے رہے بلکہ مروان کے پوتے کے گھروں میں بھی بنو ہاشم کی خواتین موجود تھیں ہم شکرگزار ہیں علامہ صاحب کے جنہوں نے وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے قلم اُٹھایا جو بہت اہم مضامین ہیں ان کو جمع فرمادیا اس رسالے کی مثال یوں سمجھیں کہ کوزے میں دریا کو بند کردیا۔ اللہ تعالیٰ عوام اہلسنت کو علامہ صاحب کی اس محنت و کاوش سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق

عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ علامہ موصوف صاحب کو صحت وسلامتی کے ساتھ درازی عمر بالخیر عطا فرمائے آمین بجاہ خاتم الانبیاء والمرسلین علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

ابوالحسین سیّد مزمل عمر کاظمی قادری عفی عنہُ

خطیب اعظم منڈی بہاؤالدین

جاری کردہ یکم ربیع الآخر 1444

بمطابق 28 اکتوبر 2022

تقریظ مبارک

محقق دوراں عظیم مذہبی سکالر سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی نور محمد پتافی حسینی صاحب آف لاڑکانہ سندھ

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصّلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین و آلہٖ واصحابہ اجمعین

اما بعد! تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کیلیے ہیں اور لاکھوں درود وسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وبارک وسلم کی ذات اقدس پر جس کے صدقے میں اس نے پوری کائنات کو پیدا فرمایا۔اوران کے پیارے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔اس کے مضمون پر لکھی گئی ایک بہت خوبصورت کتاب ''عظمت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین'' جو مناظر اسلام محقق العصر یادگار اسلاف مصنف کتب کثیرہ پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ مولانا مفتی کاشف اقبال مدنی صاحب مدظلہ نے لکھی ہے وہ کتاب میں نے پوری طرح سے پڑھی بہت اچھی کتاب ہے اس کتاب میں رافضیوں کی کتابوں سے بہت تعداد میں حوالے دے کر ثابت کیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت اور رشتہ داریاں کی ہیں یہ محبت قیامت تک ایمانوں کو روشن رکھے گی۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بڑی شان وعظمت قرآن کریم میں فرمائی ہے۔اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وبارک وسلم نے اپنے فرامین میں کافی تعداد میں ارشاد فرمائی ہیں۔جیسے ارشاد ہے:

"عن جابر عن النبی ﷺ قال لاتمس النار مسلماً رآنی او رآنی من رآنی .رواہ الترمذی .رقم ۳۸۵۸

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی کو دیکھا)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ جنتی ہیں۔اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جو رشتہ داریاں حضور ﷺ کی نسبت اور محبت کے ساتھ کی ہیں وہ ان کی محبت کا ثبوت ہے اس کتاب میں حضرت علامہ مفتی کاشف اقبال مدنی صاحب مدظلہ نے ثابت کیا ہے وہ بھی رافضیوں کی مستند کتابوں سے یہ کتاب عوام الناس کے لیے ہدایت کا سبب بنے گی ان شاءاللہ تعالیٰ

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے علم میں اور بھی طاقت عطا فرمائے یہ کتاب پڑھنے والوں کے لیے اور بھی معلومات میں اضافہ فرمائے۔آمین

مفتی نور محمد پتافی حسینی

مدرسہ الحسینی نور الاسلام سعدو دیرہ لاڑکانہ سندھ

جاری کردہ 1 نومبر 2022

تاثرات مبارک

مفکر اسلام شاعر اہلسنت ممتاز مذہبی سکالر عالم نبیل فاضل جلیل مصنف کتب کثیرہ عظیم سیرت نگار مصطفٰے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا پروفیسر پیر غلام مصطفٰے مجددی صاحب آف شکر گڑھ

تارے ہیں اور صحن ہدایت کے پھول ہیں
میرے نبی کے سارے صحابہ عدول ہیں

اِن کے مقام ناز پر شاہد کتاب حق
اِن پر خدا کا فضل ہے راضی رسول ہیں

آل نبی نے ان کی اخوت کا دم بھرا
سب کے عمل حسیں ہیں حسن ہیں قبول ہیں

ذکر صحابہ ہم نے طریقہ بنالیا
ہم کو جو اہل بیت کے جذبے وصول ہیں

کس میں مجال ہے کے اُٹھے ان کے سامنے
سارے ولی تو ان کے کف پاک کی دھول ہیں

ان سے خدا نے وعدہ جنت کیا ہوا
او منکرو تمہارے جتن سب فضول ہیں

ان کی گلی کے سگ بھی میرا تاج سر بنے
ان کے نگر کے خار بھی اُلفت کے پھول ہیں

کرتے ہیں جو بھی شانِ صحابہ پر اعتراض
وہ لوگ نسلِ ابن ابی بن سلول ہیں
دیکھے غلام زار نے کاشف رضا کے لفظ
احمد رضا کے در کے چمکتے اُصول ہیں

حضرت علامہ مولانا پروفیسر پیر غلام مصطفےٰ مجددی صاحب آف شکر گڑھ

تقدیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسول الکریم اما بعد !

فاعوذباالله من الشیطین الرجیم .

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

حق مذہب صرف اہل سُنت و جماعت ہے باقی تمام فرقے باطل اور ناری ہیں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک اُمت مسلمہ کے تمام اکابر، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، محدثین کرام، فقہا عظام، اولیاء وصوفیا عظام رضی اللہ عنہم اسی مذہب اہل سُنت پر کاربند رہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے ایک جنتی باقی سب جہنمی ہوں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نجات پانے والا گروہ کون سا ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہوگا۔

(جامع ترمذی جلد۲،ص۹۳،مجمع الزوائد جلد۱،ص۱۵۶،سُنن ابوداؤد جلد۲،ص ۲۷۵،سُنن ابن ماجہ ،ص۲۹۶،مشکوٰۃ المصابیح ،ص ۳۱،حلیۃ الاولیاء جلد۹،ص ۲۴۲،مُسند ابی یعلیٰ ص،۴۰۷،مُسند امام احمد بن حنبل جلد۴،ص۱۰۲،الاحادیث المختارہ جلد۷،ص۹۰،السنۃ لابن ابی عاصم ،جلد۱،ص ۳۲،السنۃ للمروزی جلد۱،ص۲۱،مستدرک جلد۱،ص۱۰۲،تاریخ مدینہ دمشق جلد۳۳،ص۳۷۰،کتاب الابانۃ جلد ۱،ص ۱۰۵،المعجم الکبیر للطبرانی جلد۸،ص۱۵۲،المعجم الاوسط جلد۸،ص۲۲،المعجم الصغیر للطبرانی جلد ۱،ص ۲۵۶،مسند الشامیین جلد۲،ص

۱۰۸، کتاب الاعتقاد للبیہقی جلد۱،ص۱۳۴،تفسیر ابن کثیر جلد۱،ص۳۴۷،الفردوس جلد۲،ص۶۴، جامع البیان جلد۲،ص۲۲،تاریخ واسط جلد۱،ص ۱۹۶،الاعتقاد اہل السنۃ جلد۱،ص۸۹،مفتاح الجنۃ ص۵۸،تفسیر قرطبی جلد۴،ص ۱۶۰،فیض القدیر جلد۲،ص۲۰،کشف الخفا جلد۱،ص۱۶۹،)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے صحابہ کرام کے سوال ناجی گروہ کون سا کے جواب میں حضوراقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ نجات پانے والا گروہ اہل سُنت و جماعت ہے۔

﴿احیاء العلوم جلد۴،ص۲۲۵،تنبیہہ الغافلین ،ص۳۶۰،الملل والنحل جلد۱ ،ص۱۳۰،﴾

امام عراقی نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد جید (صحیح) ہیں تخریج احادیث احیاء العلوم جلد۴،ص۱۸۷)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میری اُمت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی ،جب تم کوئی اختلاف دیکھو تو تم پر سواد اعظم (بڑی جماعت) کے ساتھ ہونا لازم ہے۔

﴿طبرانی کبیر جلد۱۲،ص۴۴۰،سُنن ابن ماجہ،ص۲۹۶،مشکوٰۃ المصابیح،ص۳۰﴾

مزید ارشاد فرمایا: کہ سواد اعظم کے علاوہ تمام فرقے ناری (جہنمی) ہیں۔

﴿المعجم الکبیر للطبرانی جلد۸،ص۱۵۳،مجمع الزوائد جلد۱،ص۱۶۱،مصنف ابن ابی شیبہ،جلد۷،ص۵۵۴،مُسند الحارث جلد۲،ص۱۶۷،سُنن کبریٰ للبیہقی جلد۸،ص ۱۸۸﴾

امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سوادِ اعظم سے مراد اہل سُنت و جماعت ہیں۔﴿میزان الکبریٰ جلد ا، ص ۴۰﴾

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

﴿اشعۃ اللمعات جلد ا، ص ۱۴۱، مکتوبات امام ربانی جلد ۲، ص ۱۶۷﴾

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی دوسری کتاب میں بھی لکھا ہے کہ نجات پانے والا گروہ اہل سُنت و جماعت ہے۔﴿مرج البحرین، ص ۴۸﴾

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کی پیروی سوادِ اعظم کی پیروی ہے۔﴿عقد الجید، ص ۵۴﴾

حضور اکرمؐ ﷺ نے فرمایا: کہ سوادِ اعظم کی پیروی کرو جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰، مستدرک جلد ا، ص ۱۹۹، حلیتہ الاولیاء جلد ۳، ص ۳۷﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ۔ اس دن (قیامت کے) کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی کالے ہوں گے، اسی آیت کی تفسیر حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی روایات میں ہے، کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے دن جن لوگوں کے چہرے چمکتے ہوں گے وہ اہل سُنت ہوں گے۔

﴿تفسیر در منثور جلد ۲، ص ۶۳، تفسیر مظہری جلد ۲، ص ۱۱۲، تفسیر قرطبی جلد ۲، ص ۱۶۷، الاتقان جلد ا، ص ۲۵، الفردوس جلد ۵، ص ۵۲۹﴾

اسی روایت کو وہابی مولوی عبدالغفور اثری نے بھی نقل کیا ہے۔

﴿اصلی اہل سُنت ،ص ۶۳﴾

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: کہ روز قیامت اہل سُنت کے چہرے روشن ہوں گے۔

﴿تفسیر درمنثور جلد۲،ص ۶۳،تفسیر مظہری جلد۲،ص ۱۶۷،تفسیر ابن کثیر جلد۱،ص۵۸۴،تاریخ بغداد جلد۷،ص۳۷۹،تفسیر خازن جلد۱،۳۶۹،معالم التنزیل جلد۲،ص ۸۷،تفسیر ابی حاتم ،جلد۲،ص۱۴۴،زادالمسیر جلد۱،ص۴۳۶،اس روایت کو وہابیہ کے امام ابن تیمیہ نے اپنے فتاویٰ جلد۳،ص۳۷۰،جامع الرسائل ،ص ۱۹۶،ابن قیم وہابی نے اعلام الموقعین جلد۱،ص۳۵۴،اجتماع جیوش الاسلامیہ جلد۱،ص ۱،شوکانی وہابی نے فتح القدیر جلد۱،ص ۳۷۱،محمد بن عبدالوہاب نجدی نے فضل الاسلام ص ۷،عبدالغفور اثری وہابی نے اصلی اہل سُنت ،ص۶۲، میں نقل کیا ہے﴾

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اہل سُنت سے خروج کرنے والے کو میری شفاعت نہیں ملے گی۔ ﴿تنبیہ الغافلین ،ص ۲۶۰﴾

مزید ارشاد فرمایا: اگر تم جنت اور اس کی پرُشکوہ نعمتوں میں سکونت اختیار کرنا چاہتے ہو تو سُنت و جماعت کو لازم پکڑلو۔ ﴿تنبیہ الغافلین ،ص ۲۶۱﴾

مزید ارشاد فرمایا: کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنتی جوانوں کے سردار اور اہل سُنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

﴿تاریخ کامل ابن اثیر جلد۴،ص ۶۲﴾

اس روایت کو شیعہ کی مشہور کتاب احقاق الحق کے حاشیہ پر شیعہ محقق نے خود نقل کیا ہے۔﴿احقاق الحق جلد ١١، ص ٦٢٢﴾

مزید فرمایا: کہ جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ اہل سُنت کے عقیدے پر فوت ہوا۔

﴿نزہتہ المجالس جلد ٢، ص ٢٢٢، روح البیان جلد ٤، ص ٥٣٤﴾

اس روایت کو شیعہ علماء نے بھی نقل کیا ہے، جامع الاخبار، ص ٦٧، کشف الغمہ جلد ١، ص ١٠٧، منہج الصادقین، جلد ٨، ص ٢١٩، تفسیر اثنا عشری، جلد ١١، ص ٤١٩، انوار حدیث ِکساء ص ٤٨، بحار الانوار جلد ٧، ص ٢٩ ٧، بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ، ص ٣ ٥٠، شیعہ مذہب کی مستند کتاب ''جامع الاخبار'' ص ١٨٩، میں ایک طویل حدیث قدسی نقل کی گئی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اہلسنت وجماعت کے لیے خوشخبری سنائی گئی ہے کہ: ترجمہ جو شخص مذہب اہلسنت وجماعت پر مرے گا اسے نہ قبر کا عذاب ہوگا اور نہ روز قیامت کی سختی، اے محمد ﷺ جو اس جماعت سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس سے محبت کریں گے

﴿جامع الاخبار، ص ١٨٩، عربی، ص ١٠٦، فارسی﴾

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ کی قسم بلاشبہ ہم سب اہل سُنت وجماعت ہیں۔ (رسالہ تبراء ص ١٥، مطبوعہ یوسفی دہلی) بحوالہ۔﴿مسلک اہلبیت کتب شیعہ کی روشنی میں، ص ٦، از ابوالحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ﴾

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ بصرہ میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ

ایک آدمی نے اُٹھ کرآپ سے پوچھا ''اے امیر المومنین !اہل جماعت ،اہل تفریق ،اہل بدعت اور اہلسنت کون ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا: تیرا بُرا ہو، اچھا اگرتو دریافت کرہی بیٹھا ہے توسُن !لیکن میرے بعد کسی دوسرے سے نہ پوچھنا ،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا''اہل (سُنت)وجماعت میں میرے متبعین ہیں ،اگر چہ تھوڑے ہی ہوں اور یہ حق اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے امر سے ہے ،اہل تفریق میرے اور میرے متبعین کے مخالف ہیں اگر چہ ان کی کثرت ہی ہواور اہلسنت تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول کے ان طریقوں کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں جو ان کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔

﴿احتجاج طبرسی جلد ا ،ص۳۹۵،۴۹۳﴾

اس سے یہ بات واضح ہے کہ ہم اہل سُنت و جماعت کومحبت اہل بیت شیعہ سے اُدھار لینے کی ضرورت نہیں ہے اہل بیت عظام کے حقیقی محبّ اوراُن کے عقائد ونظریات کے ترجمان صرف اہل سُنت و جماعت ہیں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں کہ اہل سُنت کے آدمی کے چہرے کودیکھنا عبادت ہے

﴿تفسیر قرطبی ،جلد۴،ص۱۴۱،تلبیس ابلیس،جلدا،ص۱۰،شرح اُصول اعتقاد اہل السنتہ للا لکائی ،حسن ابو لاشبال ،جلد۴،ص۷۱،حقیقہ السنتہ والبدعہ السیوطی ،جلدا،ص۷۰،الا بانتہ الکبری لابن بطتہ ،جلدا،ص۳۴۳،مفتاح الجنتہ فی الاحتجاج بالسنتہ ،جلدا،ص۶۳،اعلام الموقعین عن رب العالمین،ابن قیم وہابی ،جلد۳،ص۲۵۵﴾

امام زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں تمام لوگ اہل سُنت تھے۔

﴿منتخب کنز العمّال جلد۵،ص ۴۲۰ ،تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر جلد۳۴،ص ۲۷۷،جمع الجوامع جلد۲۴،ص ۱۵۷﴾

امام ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فتنہ جب سے شروع ہوا اس وقت سے ہم صرف اہل سُنت سے حدیث روایت کرتے تھے۔

(مسلم شریف جلد۱،ص ۱۱، جامع ترمذی جلد۲،ص ۲۳۶)

امام المحدثین حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل سُنت کے گناہ گاروں کی قبریں جنت کے باغات میں سے باغ بن جائیں گی ،اور اہل بدعت (بد مذہبوں) کے عبادت گذاروں کی قبریں جہنم کے گڑھوں میں سے گڑھا بن جائیں گی۔

﴿مناقب امام احمد بن حنبل لابن جوزی،ص ۲۵۳،طبقات الحنابلتہ ،ابو یعلیٰ ،جلد۱،ص ۱۸۴،الفروع وتصحیح الفروع،ابن مفلح ،شمس الدین ،جلد ۳،ص ۲۶۹ ،طبقات علماء الحدیث ،ابن عبدالھادی ،جلد۲،ص ۳۷۹﴾

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کو اہل سُنت کے امام قرار دیا ہے، کشف المحجوب،ص 98۔

غنیتہ الطالبین جو حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب سمجھی جاتی ہے اس میں بھی نجات پانے والا گروہ اہل سُنت قرار دیا گیا ہے۔

﴿غنیتہ الطالبین جلد۱،ص ۸۵﴾

سیّدالاولیاء حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل سلوک نے فرمایا ہے کہ جو پیر اہلسنت و جماعت کے طریقہ کار پر کاربند نہیں اوراس کے افعال واقوال، حرکات وسکنات، حدیث اور قرآن کسی کے مطابق نہیں وہ اس راہ میں راہزن ہے۔

﴿راحت القلوب، اکبر بک سیلرز لاہور، ص ۲۷﴾

سندالاولیاء حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام محققین اور صادقین کا اتفاق واجماع ہے کہ صراط مستقیم اہل سُنت و جماعت کا راستہ ہے جو اُنہوں نے الٰہیات ونبوت وعلوم آخرت کے بارہ میں بیان فرمادیا ہے۔

﴿مکتوبات شریف حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، ص۱۴﴾

دوسری جگہ: پھرفرمایا: کہ ہمارے طریقہ کا مدار اِن تین چیزوں پر ہے، اوّل سُنت و جماعت کے عقیدوں پر پکا ہونا، دوسرے دوام حضور، تیسرے عبادت، جس کسی میں اِن تینوں میں سے ایک میں فتور آگیا، وہ ہمارے عقیدہ سے نکل گیا۔

﴿مکتوبات شریف حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ
،ص ۳۵﴾

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اہل سُنت کے سوا عقیدہ کو زہر قاتل قرار دیا ہے۔﴿مکتوبات امام ربانی، جلد۲، ص ۲۰۵﴾

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ فقیر اہل سُنت والجماعت جس کا طریقہ قادری، سروری، سروری قادری ہے۔﴿رسالہ اورنگ شاہی، ص۳﴾

اوردوسری جگہ فرماتے ہیں کہ، پس جوکوئی طریقہ اہل سُنت والجماعت سے

قدم باہر نکالتا ہے وہ منزل مقام پر نہیں پہنچتا۔ ﴿رسالہ اورنگ شاہی، ص۲۴﴾

اور اپنے رسالہ کشف الاسرار میں فرماتے ہیں مذہب اہل سُنت و جماعت کا مطیع اور پکا سُنی ہو، چونکہ سوائے اتباع اس مذہب سُنی کے منازل طے نہیں ہوسکتیں اور صاحب مذہب سُنی قادری سروری ایک ساعت میں بقدرت قادر قدیر کونین کی منازل طے کراسکتا ہے، کیونکہ یہ طریقہ قادری سروری تمام سلسلوں سے آسان تر ہے۔ ﴿رسالہ کشف الاسرار، ص۴، اردو، ص۳ فارسی﴾

اور اپنی کتاب محک الفقر میں لکھتے ہیں کہ ''خیر سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو پیدا کیا اور آپ ﷺ کے پیرو کا نام اہل سُنت والجماعت رکھا یعنی جو لوگ حضور محمد ﷺ اور اُن کے اصحاب کی راہ پر چلے ہیں۔

﴿محک الفقر اُردو، ص۷۹﴾

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں ''اے برادر! مذہب اہل سُنت والجماعت مولا کی راہ ہے اور غافل اس سے گمراہ ہے راہ پر کون ہے اور گمراہ کون ہے، جس راہ محمد رسول اللہ ﷺ گئے وہ سنت والجماعت ہے اور خلاف اس کے گمراہ ہے۔

﴿محک الفقر اُردو، ص۲۶۵﴾

میں روافض اور خوارج کے مذہب وملت سے بیزار ہوں میں سُنی ہوں اور چہار یار (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کا دوست دار ہوں۔ ﴿عقل بیدار اُردو، ص۲۴۷﴾

عارف باللہ حضرت عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب تک کوئی شخص اہل سُنت و جماعت کے عقیدے پر ثابت قدم نہیں ہوگا اُس وقت تک اسے ''فتح'' نصیب نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے کسی ولی کا عقیدہ اہل سُنت والجماعت

سے ہٹ کر نہیں تھا۔

﴿الابریز، اُردو، ص ۵۶﴾

حضرت امیر (کلال) رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے خاص بندے وہ ہیں جو رسول اکرم ﷺ کی شریعت کا اتباع کرتے ہیں اور اہل سُنت وجماعت کے مذہب پر زندگی (بسر) کرتے ہیں۔

﴿آگاہی کلاں امیر کلال، اُردو، ص ۶۳﴾

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل سلوک کا ارشاد ہے کہ جس کا مرید اہل سُنت وجماعت کے مسلک پر قائم نہ ہو اور جس کا عمل قرآن حکیم اور سُنت رسول اللہ ﷺ کے موافق نہ ہو وہ حقیقت میں رہزن اور ڈاکو لٹیرا ہے۔

﴿جمال السالکین، از حضرت خوجہ مفتی محمد نظام بخش، از اُردو، ص ۴۹﴾

مشہور نقشبندی بزرگ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ اپنے رسالے اُنسیہ میں واقعہ نقل کرتے ہیں: حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا کہ میں قیامت کے روز آپ کو کس ذریعے سے پاؤں گا اُنہوں نے فرمایا: شریعت پر عمل کرنے سے، ان تین بشارتوں سے اس کی طرف اشارہ تھا جو اپنی زندگی میں فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے جو کچھ پایا وہ فضل الٰہی، آیات قرآن اور حدیث مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرنے کی برکت، اس عمل کا نتیجہ طلب کرنے، تقویٰ اور حدودشریعت کی پابندی، عزیمت میں قدم رکھنے، سُنت وجماعت پر عمل پیرا ہونے اور بدعت سے باز رہنے سے تھا۔

﴿رسالہ اُنسیہ، اُردو، ص ۶۳﴾

حضرت پیر سیّد جماعت علی لاثانی علی پوری علیہ الرحمہ نے وصیت فرمائی کہ صاجزادہ فدا حسین وصاجزادہ خادم حسین وصاجزادہ غلام رسول صاحب ان تینوں فرزندوں سے کہہ دینا کہ اپنا مذہب اہل سُنت و جماعت رکھیں اور اپنی اولاد کو بھی اسی مذہب پر قائم رہنے کی تاکید کرتے رہیں۔ ﴿انوار لاثانی مصنف محمد رفیق ،ص ۶۲، انوار لاثانی از پروفیسر محمد حسین آسی ص ۱۲۹﴾

امام خازن نے صراط مستقیم سے مراد اہل سُنت و جماعت بتلایا ہے۔

﴿خازن جلد ا، ص ۱۷﴾

ثابت ہو گیا حق مذہب صرف اہل سُنت باقی سب فرقے جہنمی ہیں

اہل سُنت ہی مسلک اعتدال ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی ہر نسبت کا حیا کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے سب پیاروں سے پیار کرتے ہیں حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام سے محبت ہمارے ایمان کی جان ہے اِن نفوس قدسیہ میں سے کسی کی بھی توہین تنقیص ایمان کی بربادی کا باعث ہے اعلیٰ حضرت امام اہل سُنت مجدد دین ملت الشاہ امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اہل سُنت کے عقیدے کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں کہ

اہل سُنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور نجم ہیں

اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

دور حاضر میں فتنوں کی برمار ہے بدعقیدگی کے توفان بدتمیزی زوروں پر ہیں اہل سُنت و جماعت پر اغیار چاروں طرف سے حملہ آور ہیں کہیں نبی کریم ﷺ کی

توہین وتنقیص کا خبیث فتنہ ہے تو کہیں صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی شان وعظمت پر حملے کئے جارہے ہیں بد قسمتی سے اس وقت بالخصوص رافضیت کا فتنہ عروج پر ہے بے شمار صاحبان جبہ و دستار مال و دولت کے لالچ میں ساری زندگی اہل سُنت کا کھانے کے باوجود رافضیت کے ترجمان بن بیٹھے، بہت سارے نام نہاد پیران طریقت رافضیت کا شکار ہوکر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تختہ مشک بنائے ہوئے ہیں اہل سُنت وجماعت کے اجماعی عقیدہ (انبیاء اور رُسل کے بعد پوری اُمت میں افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں) سے بغاوت کر کے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی افضلیت، جوکہ روافض کا مشہورزمانہ عقیدہ ہے کی بولی بول کر رافضیت کی نمک حلالی اور اہل سُنت کی نمک حرامی کا حق ادا کررہے ہیں حالانکہ جن اولیاءصوفیاء کے نام پر یہ جالی پیران طریقت وسادات چندے اور نذرانے بٹورتے ہیں وہ تمام اولیاءصوفیاء اہل سُنت وجماعت کے عقیدہ پرکاربندوترجمان تھے روافض سے سخت بیزار تھے مگر انہی اولیاءصوفیاء کا نام لینے والے روافض کی گود میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے انہی روافض کو اپنی مجالس میں سٹیجوں پر پروٹوکول دیتے ہیں اور خود اِن کی مجالس میں جاتے ہیں کاش یہ لوگ اپنے اباوٴاجداد اپنے اکابر مشائخ طریقت، اولیاءصوفیاء کے افکارونظریات سے بغاوت نہ کرتے اور عقیدہ اہل سُنت پر کاربندرہتے، اکابر اولیاءصوفیاء کرام کے روافض کے بارے میں عقائدونظریات پر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں کہ

امام الاولیاء قطب الاقطاب، محبوب سبحانی، حضرت سیّدنا غوث اعظم شیخ

عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جب میرے صحابہ کرام کا ذکر ہوتو خاموش رہو'' ایک روایت میں ہے میرے صحابہ کرام کے درمیان ہونے والے واقعات میں نہ پڑو اگر تم میں سے ایک اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی (خدا کے راستے میں) خرچ کرے تو اُن کی ایک مُد اور نہ ہی اس کے نصف کو پہنچ سکتا ہے،

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا'' رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''میرے صحابہ کو گالی مت دو جس نے اُن کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی روایت میں آپ ہی کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لیے میرے صحابہ کو پسند فرمایا پس اِن کو میرا معاون اور رشتہ دار بنایا اور آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو ان کی توہین کریں گے، خبردار ان کے ساتھ مت کھاؤ، خبردار اُن کے ساتھ مت پیئو، خبردار اُن کے ساتھ نکاح نہ کرو، خبردار اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اور خبردار اُن کا جنازہ بھی نہ پڑھنا اُن پر لعنت ہے''

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ان لوگوں میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی''

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے اہل بدر! جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے''

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کرام ستاروں کی مثل ہیں جس کا دامن پکڑو گے ہدایت پاؤ گے''

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا جو صحابی کسی مقام پر فوت ہو جائے وہ اس زمین والوں کے لیے شفیع بنا دیا جاتا ہے''

حضرت سیّدنا سفیان بن عینیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں
''جو شخص کسی صحابی کے بارے میں کوئی (ناشائستہ) کلمہ کہتا ہے وہ خواہش کا پجاری ہے''۔

﴿غنیۃ الطالبین، اُردو، ص ۲۶۹، جلد ا، ص ۷۹ عربی، اُصول الدین، ص ۲۸۱﴾

حضر سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے اپنی اسی کتاب غنیۃ الطالبین میں شیعہ کے متعدد فرقوں کا ذکر کیا ہے اور شیعہ کا خوب رد فرمایا ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے روافض کی تردید میں مستقل کتاب ردروافض تحریر فرمایا ہے۔

مشہور صوفی بزرگ خواجہ محمد پارسا رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں روافض کا جابجا رد فرمایا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ردروافض میں ایک رسالہ ''رسالہ المقدمتہ السّنیّۃ'' تحریر فرمایا ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس باب میں

ردروافض پر تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا۔

اسی باب میں اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے کتاب ''ردرفضہ'' تحریر فرمائی ہے۔

حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خارجی ورافضی نبی پاک ﷺ کے دشمن ہیں اور نبی پاک ﷺ کے دشمن سنگدل اور بدبخت ہوتے ہیں۔

﴿نُورالھُدیٰ کلاں، اُردو، ص ۸۹﴾

شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ آپ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے بیت اللہ! تیری بڑی عزت وعظمت ہے لیکن تجھے اگر کوئی ستر مرتبہ گرائے تو اتنا گناہ نہیں جتنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی صحابہ کے حق میں گستاخی کرنا گناہ ہے۔

﴿انوار قمریہ جلد ا، ص ۳۰۶﴾

شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ اپنی وصیت میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''اور جب تو صراط مستقیم دیکھنا پسند کرے تو اپنے اسلاف کاملین کا مسلک دیکھ لے اور تو مرزائیوں، خارجیوں اور شیعہ شنیعہ کے فتنوں کے سرغنہ کی طرف ہرگز مائل نہ ہو جو افضل صحابہ عادلوں کے امام اصحاب حیاء ایمان کے سردار اور اولیاء اللہ کے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ومن تبعہم الیٰ یوم الدین کی خلافت کا انکار کرتے ہیں اور غیر مقلدین کی لغویات کی پرواہ نہ کرو وہابیہ، نجدیہ، دیوبندیہ کی طرف مت دیکھ اور نہ

اُن کی طرف جومحبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کی تعلیم کے بغیر قرآن فہمی کا دعویٰ کرتے ہیں اوراپنے آپ کواہلِ قرآن کہتے ہیں۔﴿وصایا قمریہ،ص ۳۹﴾

شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کا روافض کے بارے میں مئوقف جاننے کیلئے ذیل کتاب ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

﴿انوارقمریہ حصہ سوئم،ص ۱۸﴾

تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ فرماتے ہیں کہ،شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اُن میں سے ایک کوملا جس کا کشف تمام سال باقی رہتا تھااور اُس پر روافض کا حال کشف ہوتا تھا روافض اُس کوخنزیر کی صُورت میں نظر آتے تھے،اگراُن میں سے کوئی اُن کے سامنے بہ صدق دل توبہ کرتا تو وہ اِنسانی صُورت میں نظر آنے لگتا،اور صرف زبان سے جھوٹی توبہ کرتا تو وہ خنزیر ہی کی شکل میں رہتا،اور یہ اُس شخص کو بتا دیتا کہ تیرا توبہ کا دعویٰ جھوٹا ہے۔﴿ملفوظات مہریہ،ص ۶۵ ،ملفوظ،۵۳﴾

تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ صاحب کا روافض کے بارے میں مئوقف جاننے کے لیے ’’آفتاب ہدایت،ردّ روافض وبدعت‘‘،ص ۳۶۳ ملاحظہ فرمائیں)

مشہور صوفی بزرگ پیر سیّد قطب علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ پیر محلوی نے روافض کی تردید میں مستقل کتاب شوائظ البرَقات تحریر فرمائی۔

امیر ملت پیر جماعت علی شاہ علی پوری علیہ الرحمہ اپنی شدید علالت کے ایّام میں روافض کی تردید کے لیے نارووال تشریف لے گئے اور کئی روز تک روافض کی تردید میں بیانات کئے انہی بیانات میں اپنے آخری خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ لوگو میں خودنہیں آیا بلکہ اللہ اوراُس کے رسول کا بھیجا ہوا آیا ہوں چنانچہ پیر سیّد حیدر حسین شاہ

صاحب لکھتے ہیں، جون ۱۹۵۱ء میں نارووال میں شیعہ سُنی کشید گی پیدا ہوگئی تو آپ نے باوجود یکہ آپ میں اُٹھنے بیٹھنے کی طاقت بھی نہ تھی مگر اپنی قیام گاہ سے اسٹیشن علی پور تک چارپائی پر لیٹ کر اور وہاں سے نارووال تک ریل میں اور پھر اسٹیشن نارووال سے جلسہ گاہ تک چارپائی پر جولائی کی جھلسا دینے والی دھوپ اور شدت کی گرمی میں تشریف لے جا کر صحیح عقائد کی تبلیغ مسلسل پانچ جمعوں تک فرمائی اور دو دو گھنٹے متواتر کرسی پر بیٹھ کر وعظ فرمایا تا کہ عام مسلمانوں کو قوت ایمانی حاصل ہو اور وہ راہ ہدایت پر استقامت کے ساتھ گامزن رہیں اور آخری جمعہ کو بدورانِ وعظ فرمایا کہ فقیر جس جگہ بیٹھ کر وعظ سُنا رہا ہے انشاء اللہ تعالےٰ اسی جگہ اہل سُنت و جماعت کی مسجد تعمیر ہوگی۔ ﴿تذکرۃ شاہ جماعت، ص ۶۸﴾

مشہور صوفی برگ خواجہ محمد عبداللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اور فرمایا: جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھتے ہیں وہ ایمان سے خالی ہیں صحابہ کرام کی گستاخی کرنے والوں سے میل جول حرام ہے اہل بیت کی سچی محبت وعقیدت صرف اہل سُنت والجماعت ہی کے سینے میں ہے۔

﴿فیوضات بارویہ، ص ۱۶۶﴾

کارئین کرام صوفیا کرام کے یہ چند ارشادات نقل کر کے اسی پر اکتفا کرتے ہیں وگرنہ سینکڑوں حوالہ جات اس بات میں موجود ہیں۔ ان لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو آج ان صوفیا کرام علیہم الرضوان کی محبتوں کے دم بھرتے ہیں مگر بولی روافض کی بولتے ہیں اپنی مجلسوں میں روافض کو پرٹوکول دیتے ہیں کیا ان لوگوں کی یہ روش ان اکابر اُمت سے بغاوت نہیں ہے؟ صوفیا کرام علیہم الرضوان یقیناً اہل سُنت کے

ترجمان تھے ان کے وہی عقائد تھے جو تمام اکابرین اہل سُنت کی کتب میں موجود ہیں لہٰذا عافیت اس میں ہے کہ ہم اپنے اکابر کے عقائد و نظریات پر قائم رہیں خدا کے فضل سے ہم نہ رافضی ہیں اور نہ ناصبی ہیں، اکابرین اہل سُنت کی چند تصریحات در بارہ اصحابہ کرام علیہم الرضوان نقل کی جاتی ہیں۔

﴿افضیلت شیخین رضی اللہ عنہما پر دلائل﴾

اہل سُنت کا اجماعی عقیدہ ہے انبیاء اور رُسل کے بعد انسانوں میں سب سے افضل ہستی ہیں وہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں اِن کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سب سے افضل ہیں۔

حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ)۔

﴿بخاری حدیث: ۳۶۷۱، ابوداؤد حدیث: ۴۶۲۹﴾

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) ہیں اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کے بعد سب سے افضل عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) ہیں۔

﴿مصنف ابن ابی شیبہ حدیث رقم: جلد ۸، ص ۵۷۴، السنۃ العبد اللہ ابن احمد رقم حدیث: ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۷، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۶۔

ابن ماجہ حدیث رقم:۱۰۶،مُسند احمد حدیث رقم

:۸۳۶،۸۳۷،۸۳۸،۸۳۹،۸۴۰،۸۷۴،۸۸۱،۸۸۲،۸۸۳،۹۱۱،۹۲۵،۹۳۵،

۹۳۶،۹۳۷،۱۰۳۴،۱۰۳۵،۱۰۳۶،۱۰۴۴،۱۰۵۵،۱۰۵۶،۱۰۵۸،

السنتہ لابن ابی عاصم حدیث رقم:۱۲۳۴،۱۲۳۵،۱۲۳۶،۱۲۳۷،۱۲۳۸،۱۲۳۹﴾

یہ حدیث مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے اس کی بعض اسناد صحیح ،بعض حسن اور بعض ضعیف ہیں ۔اس سے مجموعی صحت میں مزید اضافہ ہوگیا۔ذہبی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ یہ بات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے جمِ غفیر کے ذریعے تواتر کے ساتھ منقول ہے اس کے بعد ذہبی نے اس کی تمام اسانید کھول کھول کر بیان کی ہیں ۔اوراس کے روایت کرنے والوں کی تعداد اسی (80) سے زیادہ بتائی ہے، پھر فرمایا کہ:اللہ خراب کرے رافضیوں کو یہ کیسے جاہل ہیں:**هذا متواتر عن فلعن الله الرافضة ماأجلهم** ۔یعنی یہ حدیث حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے،اللہ کی لعنت ہو رافضیوں پر یہ کیسے جاہل ہیں۔

﴿تاریخ الاسلام جلد۱ص ۱۱۵،المنتقی من منہاج الاعتدال صفحہ ۳۶۰،۳۶۱،کلاھما للذھبی ،تاریخ الخلفاء،ص ۳۸،صواعق محرقہ،ص۶۰﴾

حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

”لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلیٰ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُّه‘ حَدَ الْمُفْتَرِیِّ“

یعنی میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے افضل کہتا

ہے، اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسی (80) کوڑے ماروں گا۔

﴿فضائل صحابہ امام احمد بن حنبل حدیث نمبر:۴۹، ۳۸۷، السنۃ لعبد اللہ ابن احمد حدیث نمبر:۱۲۴۲، السنۃ لابن ابی عاصم حدیث:۱۲۵۴، الاستیعاب ص۴۳۴، ابن عساکر جلد۳۰، ص۳۸۳، جلد۴۴، ص ۳۶۵، الریاض النضرۃ جلد۱، ص۸۸، المؤتلف المختلف للدار قطنی جلد۳، ص۹۲، تاریخ الخلفاء ص۳۸، صواعق المحرقہ ص۶۰، تفسیر قرطبی جلد۱۷، ص۲۰۶، کنز العمّال حدیث:۳۶۱۵۲، ازالۃ الخفاء جلد۱، ص۳۱۷﴾

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

”افضل الناس بعد رسول اللہ ﷺ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہُ ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان ثم علی بن ابی طالب“

یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر (رضی اللہ عنہُ) ہیں پھر عمر (رضی اللہ عنہُ) پھر عثمان (رضی اللہ عنہُ) پھر علی رضی اللہ عنہُ۔

﴿فقہ اکبر مع شرح صفحہ ۶۱، ۶۲﴾

حضرت داتا گنج بخش ہجویری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

”شیخ الاسلام و **اذبعد انبیاء خیر الانام**“ یعنی اسلام کے پیر اور نبیوں کے بعد تمام انسانوں سے افضل ابوبکر صدیق (کشف المحجوب صفحہ ۶۷) **صدیق اکبر مقدم جمیع خلائق است ازپس انبیاء صلوت اللہ علیھم اجمعین وروانہ باشد کہ کسی قدم اندر پیش وی نھد**“

یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام مخلوقات سے آگے ہیں اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ اِن سے آگے قدم رکھے (کشف المحجوب صفحہ ۶۹) نیز حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ نے اِن چار ہستیوں کا ذکر اسی ترتیب سے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے صدیق اکبر، پھر عمر فاروق، پھر عثمان غنی، پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

معروف درسی کتاب شرح عقائد نسفی میں ہے کہ

''افضل البشر بعد انبیاء ابو بکر صدیق''

یعنی تمام انبیاء کے بعد سب سے افضل حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں۔

﴿شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۵۰﴾

امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: **افضل الناس بعد النبی ﷺ ابو بکر ثم عمر ،ثم عثمان ،ثم علی رضی اللہ عنھم'**

﴿احیاء العلوم صفحہ ۱۱۹﴾

اِن الا ِمام الحق بعد رسول اللہ ﷺ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ،ثم علی رضی اللہ عنھم'

جان لو کہ اللہ کے ہاں فضیلت پا لینے کا سبب الگ چیز ہے اور لوگوں میں مشہور ہو جانے کا سبب دوسری چیز ہے، ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کی شہرت خلافت کی وجہ سے تھی جب کہ آپ کی فضیلت کا اصل سبب وہ راز تھا جو ان کے سینے میں سجا دیا گیا تھا، **'وکان فضلہ' بالسّرّ الّذی وقر فی قلبہ''**

﴿احیاء العلوم صفحہ ۳۵﴾

حضرت سیّدنا غوث اعظم شیخ القادر جیلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:
خلفائے راشدین نے خلافت بزور شمشیر یا جبر کے ذریعہ حاصل نہیں کی تھی بلکہ معاصرین پر اِن کی فضیلت حاصل تھی۔

﴿غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۸۲﴾

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

"اِعلم انه لیس فی اُمّة محمد من هو افضل من ابی بکر غیر عیسیٰ علیه الصّلوٰة و السّلام"

یعنی جان لو کہ اُمت محمد ﷺ میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو ابو بکر سے افضل ہو سوائے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔

﴿فتوحات مکیہ باب ۹۳ کما فی الیواقیت والجواہر صفحہ ۴۳۸﴾

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

"افضیلت شیخین بر باقی امت قطعی است انکار نه کند مگر جاهل متعصب"

یعنی شیخین کی افضلیت باقی اُمت پر قطعی ہے اس کا انکار وہی کر سکتا ہے جو جاہل ہو یا متعصب ہو۔

﴿مکتوبات مجدد الف ثانی جلد ۲، ص ۳۶﴾

قدوۃ السالکین حضرت خواجہ شمس الحق والدین سیالوی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں:

"افضیلت آنہا بالترتیب است انگاہ ایں حدیث بر زبان مبارک راند افضل الناس من بعدی ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی"

یعنی خلفائے راشدین کی فضیلت بالترتیب ہے پھر زبان مبارک سے یہ حدیث پڑھی کہ میرے بعد تمام لوگوں میں افضل ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہٗ) پھر عمر فاروق (رضی اللہ عنہٗ) پھر عثمان (رضی اللہ عنہٗ) پھر علی (رضی اللہ عنہٗ)

﴿مرآۃ العاشقین صفحہ ۲۲﴾

حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

نیابت نبوی کا مستحق وہی شخص ہوسکتا ہے جس کا جوہرِ نفس، انبیاء کے جوہرِ نفس کے قریب ہو بس اسے صورت خلاف (یعنی ریاستِ عامہ) اور معنی خلافت (یعنی قربِ انبیاء) دونوں کا جامع ہونا چاہیئے جیسا کہ خلفاء اربعہ علیہم الرضوان تھے۔

تفضیلیوں کی مزید جڑھ کاٹتے ہوئے لکھتے ہیں،

البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں صورتِ خلافت یعنی ریاست عامہ اور اجتماع المسلمین بدرجہ اتم موجود تھا، اور عہد مرتضوی میں اگر چہ معنی خلافت یعنی قربِ نبوی بدرجہ کمال تھا لیکن ریاستِ عامہ اور احتجاج مسلمین خلفاءِ ثلاثہ کے دور کی طرح نہ تھا۔

﴿فتاوٰی مہریہ صفحہ ۱۴۵﴾

فتاوٰی مہریہ کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ تین خلفاء کے دور میں خلافت ظاہری اور باطنی دونوں عروج پر تھیں، مگر خلیفہ رابع کے دور میں باطن تو موجود رہا مگر ظاہر

پہلے جیسا نہ رہا۔

دوسری جگہ ابو حفص حداد علیہ رالرحمہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں: بعد از پیغمبر کوئی شخص ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) سے افضل نہیں کیونکہ اس نے مقاتلہِ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے۔

﴿تصفیہ سُنی مابین شیعہ، ص ۱۹﴾

حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کوٹ مٹھن والے عشرہ مبشرہ والی حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ نص تفضیل کے ساتھ صحابہ کرام کی خلافت اور مراتب پر دلالت کرتی ہے اور رسول خدا ﷺ کے ساتھ جس قدر کسی کو قرب ومنزلت حاصل تھی وہی علی الترتیب ظاہر کرتی ہے۔

آگے فرماتے ہیں: نیز اِن چار خلفاء میں سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو خلافت نبویہ حاصل تھی

﴿مقابیس المجالس صفحہ ۹۲۴﴾

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”وانت لو فکرت وتدبّرت ذٰلک لعلمت فضل ابی بکر و زُهده٘ علیٰ جمیع الصّحابة ویکفیه فضلا و کمالاَ و مرتبة قوله٘ صلی الله علیه و آلهٖ وصحبهٖ وسلم“

یعنی اگر تم غور اور تدبر سے کام لو، تو تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہٗ) فضیلت اور زہد میں جمیع صحابہ سے آگے ہیں، آپ کے فضل وکمال اور مرتبے کے لیے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد کافی ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہٗ

)میرے کان، آنکھ اور روح کے بمنزلہ ہیں۔

﴿مذہب شیعہ صفحہ ۸۵﴾

﴿افضلیت شیخین رضی اللہ عنہما پر اُمت کا اجماع﴾

سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ مہاجرین وانصار علیہم الرضوان کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد تمام اُمت میں سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں۔

﴿بخاری حدیث: ۳۶۹۷، ابوداؤد حدیث: ۴۶۲۷﴾قولہ' رضی اللہ عنہُ

کنّا نخیّر تصریح علی الاجماع ﴿مرام الکلام صفحہ ۴۶﴾

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں کہ:

یعنی ہم صحابہ رسول کا گروہ، اور وافر مقدار میں ہوتے تھے، کہا کرتے تھے کہ اس اُمت میں ہمارے نبی ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہُ پھر حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہُ۔

﴿مرام الکلام صفحہ ۴۶ از علامہ پرہاروی علیہ الرحمہ﴾

نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں اجماع کی ضرورت نہیں ہوتی تھی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا کسی مسئلہ پر متفق ہونا منع تھا، یہی وجہ ہے کہ علماء اہل سُنت نے اس حدیث میں مذکور اجماع کو تسلیم کیا ہے، چنانچہ حضرت علامہ پرہاروی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''قَوْلُہ' رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کُنَّا نُخَیِّرُ تَصْرِیْح'' عَلَی الْاِ جْمَاعِ''

یعنی اس حدیث کے الفاظ کُنَّا نُخَیِّرُ میں اجماع پر تصریح ہے۔

﴿مرام الکلام صفحہ ۴۶﴾

امام اہل سُنت علیہ الرحمہ نے ''اَلْفَضْلُ الْاَوَّلُ فِی الْاَجْمَاعِ'' کا عنوان قائم کر کے سب سے پہلے اسی حدیث حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نقل فرمایا:

﴿مطلع القمرین ص ۶۷﴾

حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے نقل کرتے ہیں:

یعنی تمام مہاجرین اور انصار کا اس پر اجماع ہے کہ اس اُمت میں سب سے بہتر سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہُ ہیں اور پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہُ اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہُ۔﴿مرقاۃ جلد ۱۱، ص ۳۳۴﴾

بیہقی نے امام شافعی علیہ الرحمہ سے تفضیل شیخین پر صحابہ و تابعین کا اجماع نقل کیا ہے۔

﴿فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۱۳، مرام الکلام صفحہ ۴۶﴾

اور اس میں شک بھی کوئی نہیں، کیونکہ وہ لوگ بعد والوں کی نسبت احادیث اور فضائل صحابہ کو بہتر جانتے تھے، محبت میں سب سے سچے تھے اور سب سے زیادہ حق کا اتباع کرتے تھے اِن کے باطل پر متفق ہو جانے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

﴿مرام الکلام صفحہ ۴۶﴾

امام شرف الدین نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یعنی اس پر اہل سُنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ میں سب سے افضل سیّدنا ابو بکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں پھر سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ۔

﴿شرح نووی جلد۲ صفحہ ۲۷۲﴾

چشتی سلسلہ کے معروف بزرگ حضرت سیّدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ اپنی تصوف کی بلند پایہ تصنیف میں فرماتے ہیں کہ اس پر اہل سُنت کا اجماع ہے کہ نبیوں کے بعد دوسری تمام مخلوق سے بہتر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں، اِن کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ، اِن کے بعد حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور اِن کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہُ ہیں۔

﴿سبع سنابل صفحہ ۵۶﴾

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یعنی اہل سُنت کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق پھر حضرت سیّدنا عثمان پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ علیہم الرضوان، پھر باقی عشرہ مبشرہ، پھر باقی اہل بدر، پھر باقی اہل اُحد، پھر باقی اہلِ بیعت رضوان، پھر باقی صحابہ علیہم الرضوان، ابو منصور البغدادی نے بھی اسی ترتیب پر اجماع نقل کیا ہے۔

﴿تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۷﴾

علامہ سیوطی علیہ الرحمتہ نے نہ صرف افضلیت شیخین پر اجماع نقل کیا ہے بلکہ تمام صحابہ میں تفاضیل کی ترتیب پر بھی اجماع نقل کیا ہے، اب فرمائیے اگر افضلیت خلافت کی ترتیب پر محمول ہے تو عشرہ مبشرہ، بدری، اُحدی اور دیگر تمام صحابہ علیہم

الرضوان کی خلافت کہاں سے فراہم کروگے؟ انصاف باید

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شیخین کی افضلیت پر پوری اُمت کا اجماع ہے، اگر کوئی پوچھے کہ پوری اُمت کے پاس اس اجماع کی کیا بنیاد ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ (بنیاد تو قرآن اور بے شمار احادیث میں موجود ہے لیکن) اجماع بذاتِ خود ہر شخص پر حجت ہے، خواہ اس کی بنیاد معلوم ہو یا نہ ہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو گمراہی پر متفق ہونے سے محفوظ رکھا ہے، اس موضوع پر قرآن کی آیت بڑی واضح ہے کہ:

”وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا“

پھر افضلیت کی اسی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے انہیں خلافت کا حق دار بھی ٹھہرایا گیا ہے۔

﴿صواعق المحرقہ صفحہ ۵۹﴾

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی عبارت سے واضح ہو گیا کہ خلفاءِ ثلاثہ کی افضلیت پہلے سے ثابت تھی اور اسی افضلیت کی ترتیب پر انہیں خلافت ملتی گئی۔

یہی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ والی آیت کی وعید دکھا کر ہم تفضیلیوں پر سوال کرتے ہیں کہ تفضیل شیخین کے عقیدے پر کسی نے جہنم کی وعید نہیں سُنائی جبکہ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کو افضل ماننے والوں کو یہ آیت سنا کر جہنم سے ڈرایا جا رہا ہے فرمائیے احتیاط کا تقاضا کیا ہے؟

حضرت ملا علی قاری مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

یعنی حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اوّلین وآخرین تمام اولیاء سے افضل ہیں، اور اس پر پوری اُمت کا اجماع ہے، یہاں روافض کی مخالفت کی کوئی اوقات نہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کو نبی کریم ﷺ نے خود نماز میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا جس سے مکمل حق اور صدق کے ساتھ آپ کی خلافت پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔

﴿شرح فقہ اکبر صفحہ ٦١﴾

ملا علی قاری علیہ الرحمہ کی عبارت کئی وجوہ سے تفضیلیوں کے لیے مہلک ہے افضلیت حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ پر پوری اُمت کا اجماع، افضلیت کا تعلق ولایت سے نہ کہ سیاست سے، **افضل الاولیاء من الاوّلین و الآخرین** کے الفاظ جو ایوانِ رافضیت میں زلزلہ برپا کر رہے ہیں، ولایت میں افضلیت کا انکار کرنے والوں کو رافضی کہنا، نماز استخلاف کو استحقاق خلافت کی دلیل بنانا، خلیفہ کے ساتھ حقاً وصدقاً کے الفاظ استعمال کرنا جو سیاست اور ولایت کی تفریق کے پرخچے اڑا رہے ہیں، یہ سب خوبیاں اس عبارت میں بیک وقت موجود ہیں۔

جزاہُ اللہ احسن الجزاءِ۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے خلیفہ کے انتخاب کے وقت حضر سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے حق میں **خیر الامّۃ افضل الناس احقُّ بالخلافۃ** اور **احقُّ بھذا الامر** کے الفاظ استعمال فرمائے اور آپ رضی اللہ عنہُ کو فقہاء صحابہ نے افضل اُمت قرار دیا اور

اسی فضیلت کی بنا پر ان کو خلافت کا حق دار قرار دیا، باقی تمام صحابہ نے اس پر سکوت فرمایا اور تسلیم کرلیا اور یوں افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ پر صحابہ کا اجماع منعقد ہوگیا یہ ساری بحث ﴿ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ازالۃ الخفاء جلد ا صفحہ ۱۳۱ پر لکھا ہے ﴾

قارئین کرام ان تمام اکابرین اُمت کے اقوال ارشادات سے واضح ہوگیا کہ انسانوں میں انبیاء اور رُسل کے بعد سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں ان کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں اس پر اہل سُنت کا اجماع ہے جو شخص اس عقیدہ سے سرمو انحراف کرے وہ شخص اہل سُنت سے خارج ہے اُس کے بدعقیدہ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

﴿ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ کے متعلق اہل سُنت و جماعت کا عقیدہ ﴾

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ جلیل القدر صحابی ہیں اور کاتب وحی ہیں جو شخص اُن کی شان میں گستاخی کرے یقیناً وہ بدبخت اور خبیث ہے اس کا اہل سُنت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یعنی امام شعبی سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا: اے لوگو! معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کی امارت کو ناپسند نہ کرو اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں کھودیا تو سرگردنوں سے ایسے گریں گے جیسے حنظل گرتا ہے۔

﴿ سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی جلد ۳ صفحہ ۱۵۶ ﴾

یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہُ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے مقتولین اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ کے مقتولین جنت میں

ہیں۔

﴿افادۃ السادۃ العمد بتقریر معانی نظم الزبد ص ۱۱۳﴾

حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی ایک روز ایک شخص حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا، اے ابن رسول اللہ ﷺ! میں غریب و مفلس و عیالدار شخص ہوں مجھے آپ رضی اللہ عنہُ کی طرف سے آج شب کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے آپ رضی اللہ عنہُ نے فرمایا بیٹھ جاؤ ہمارا وظیفہ رستہ میں ہے آجائے گا تو دے دیں گے ،تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ پانچ تھیلیاں دیناروں کی لائی گئیں ، جو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی طرف سے آئی تھیں ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار تھے لانے والے نے عرض کیا: حضور! سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ معافی چاہتے ہیں اوران کی یہ خواہش ہے کہ یہ رقم غرباء میں تقسیم فرمادیں ،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے وہ تھیلیاں اسی سائل کو دے دیں اور معذرت فرمائی کہ تمہیں انتظار میں بہت دیر ٹھہرنا پڑا۔

﴿کشف المحجوب ، فارسی ص ۷۷﴾

حضرت سیّدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہُ سے کسی نے پوچھا : آپ رضی اللہ عنہُ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ؟ فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کی تحریر کے لیے مختص فرمایا اسے اپنی سرزمین میں امین بنایا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے کاتب ہونے کو پسند کیا میں اس کے بارے میں کہتا ہوں: کہ ابوعبدالرحمٰن معاویہ رضی اللہ عنہُ صاحب عقل وحلم

اور امین تھے اللہ تعالیٰ ابا عبد الرحمٰن کی بخشش فرمائے اور جو شخص ان کے مثالب بیان کرے اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت فرمائے ، حضرت سیّدنا زین العابدین رضی اللہ عنہُ سے عرض کیا گیا: اے رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے! آپ کے دادا جی اور اُن کے درمیان تو نزاع ہوا، فرمایا: یہ لوح محفوظ میں لکھا تھا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں طے شدہ کام ہو کر رہتا ہے، تم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ کے بارے سوائے خیر کے کچھ نہ کہو، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ بے شمار فضائل کے مالک تھے۔

﴿ذکر الامام الحافظ عبد اللہ بن مندہ، ص ۱۰۱﴾

یعنی امام حضرت سیّدنا جعفر صادق بن باقر رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ نے حضرت سیّدنا امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو مع ساتھیوں کے شام بلایا جب یہ سب آگئے تو یعنی ان کے لیے خطیب مقرر کیے گئے پھر کہا: اے حسن رضی اللہ عنہُ! اُٹھیے اور بیعت کیجیے وہ اُٹھے اور بیعت کی پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہُ کو کہا آپ اُٹھیے اور بیعت کیجیئے تو اُنہوں نے بھی اُٹھ کر بیعت کی پھر حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہُ کو فرمایا: اُٹھ کر بیعت کرو اس نے امام حسین رضی اللہ عنہُ کی طرف نظر کی تا کہ مرضی معلوم کر سکے آپ نے فرمایا: اے قیس! امام حسن رضی اللہ عنہُ میرے امام ہیں۔

﴿اختیار معرفۃ الرجال المعروف بہ رجال کشی، جلد ۲، ص ۱۷۶﴾

قارئین کرام حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہُ نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ سے صلح فرمائی اور اُن کی بیعت کی ، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ کی بیعت کی اس پر چند شیعہ کتب کے

حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

﴿آئمہ کی سیاسی فکر، ص ۲۷۵، بحار الانوار جلد ۱۰، ص ۲۱۹، الخصال جلد ۱، ص ۲۷۵، رجال کشی ص ۸۶﴾

شیعہ کی مشہور مستند کتاب ارشاد شیخ مفید ص ۴۲۶، بحار الانوار جلد ۱۰، ص ۳۳۹، اور شیعہ کی مشہور کتاب جلاء العیون، ص ۲۶۰ پر امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا فرمان موجود ہے کہ امام نے اس صلح کو دنیا اور و مافیہا سے بہتر قرار دیا۔

امام اہل سُنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں: اس نے صحابہ سے اس لیے محبت کی کہ وہ مجھ سے کرتا ہے اور یوں ہی صحابہ سے بغض رکھنے والا اسی لیے ان کو مبغوض رکھتا ہے تو حضور ﷺ کی محبت اور حضور ﷺ سے بغض، حب صحابہ اور ان سے بغض کی موجودگی کیلیے "لم" ہے اور اس (حب و بغض صحابہ) کی پہچان کے لیے "اَنّ" ہے، اور اس حدیث میں وہ ہے جس سے کمینے رافضیوں کی جڑ کٹ جاتی ہے میں خاص انہیں کو نہیں کہتا جنہوں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق وحضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے رفض کیا (ان کا ساتھ چھوڑا) بلکہ ہر اس رافضی کو کہتا ہوں جس نے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی ایک کو بھی جیسے حضرت سیّدنا امیر معاویہ، اور حضرت سیّدنا عمرو بن عاص اور حضرت مغیرہ بن شعبہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالی دی۔

﴿المعتقد المنتقد مع شرحہ المسمی المستند المعتمد، ص ۱۳۷﴾

محدث بریلوی علیہ الرحمہ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

یعنی خلافت تحکیم کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ کے لیے راست آئی

، رہا اہل حق کے نزدیک تو ان کیلیے خلافت کا راست آنا اس دن سے ہوا جب سیّدنا حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی اُمہ واخیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ سے صلح فرمائی اور صلح جلیل وجمیل ہے جس کی اُمید رسول اللہ ﷺ نے کی اور اس صلح کو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہُ کی سیادت سے ناشی قرار دیا اس لیے کہ حضور ﷺ صحیح حدیث میں فرماتے ہیں:

صحیح حدیث ہے جو جامع صحیح بخاری میں مروی ہے: میرا یہ بیٹا سیّد ہے اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح فرما دے، اور اسی سے ظاہر ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ پر طعنہ کشی حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہُ پر طعنہ زنی ہے بلکہ ان کے جد کریم ﷺ پر طعنہ ہے بلکہ یہ ان کے اللہ عزّ وجلّ پر طعنہ کرنا ہے اس لیے کہ مسلمانوں کے ساتھ خیانت ہے، اور معاذ اللہ (ان کے طور پر) یہ لازم آتا ہے کہ اس خیانت کا ارتکاب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہُ نے کیا، اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو پسند کیا، حالانکہ وہ تو اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے جو کچھ وہ بولتے ہیں وہ وحی خدا ہے جو انہیں خدا کی طرف سے آتی ہے، تو اس تقریر کو یاد رکھو اس لیے کہ یہ اس کے لیے نافع ہے جس کی ہدایت کا اللہ نے ارادہ فرمایا۔

﴿المعتقد المنتقد مع شرحہ المسمی المستند المعتمد، ص۱۹۲ تا ۱۹۳﴾

قارئین کرام جہاں تک حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشاجرات کا تعلق ہے اس باب میں اہل سُنت کا مئوقف یہ ہے کہ یہاں خاموشی اختیار کی جائے صحابہ کرام میں کسی کی توہین و تنقیص حرام ہے اہل سُنت کے عقیدہ کی تمام کتب میں یہی

مرقوم ہے صرف چند تصریحات درج ذیل ہیں۔

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں مداخلت حرام ہے حدیث میں ہے نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں: جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو زبان روکو، دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قریب ہے میرے اصحاب سے کچھ لغزش ہوگی جسے اللہ بخش دے گا اُس سابقہ کے سبب جوان کو میری سرکار میں ہے، پھر اُن کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ ناک کے بل جہنم میں اوندھا کرے گا۔

یہ ہیں وہ جو اُن لغزشوں کے سبب صحابہ پر طعن کریں گے، اللہ عزّ وجلّ نے تمام صحابہ سیّد عالم ﷺ کو قرآن عظیم میں دو قسم کیا، مومنین قبل فتح مکہ و مومنین بعد فتح ،اوّل پر تفضیل دی اور صاف فرمایا: ''وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى'' سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا، اور ساتھ ہی اُن کے افعال کی تفتیش کرنے والوں کا منہ بند فرمادیا ''وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ'' ''اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرنے والے ہو، بایں ہمہ وہ تم سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا پھر دوسرا کون ہے کہ ان میں سے کسی کی بات پر طعن کرے، واللہ الہادی واللہ تعالےٰ اعلم

﴿فتاویٰ رضویہ جلد ۲۹، ص ۳۳۶، رضا فاؤنڈیشن لاہور﴾

<u>عقیدہ:</u> کسی صحابی سے سوءِ عقیدت بد مذہبی و گمراہی واستحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگر چہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنی کہے۔ مثلاً حضرت امیر معاویہ اوران کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہند اسی طرح حضرت سیّدنا عمرو بن عاص و حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتیٰ کہ

حضرت وحشی رضی اللہ عنہُ جنہوں نے قبل اسلام حضرت سیّدنا سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کو شہید کیا اور بعد اسلام اخبث النّاس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیر النّاس و شر النّاس کو قتل کیا ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہوسکتی کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔

عقیدہ: کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا

عقیدہ: تمام صحابہ اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔ محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہیں کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔

﴿بہار شریعت، جلد ۱، ص ۳۹ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور﴾

یعنی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہُ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ہونے والی جنگ و قتال اور خونریزی کے بارے سوال ہوا تو جواب دیا: یہ پاکیزہ خون ہیں اللہ تعالیٰ نے جن کو بہانے سے میرے ہاتھ محفوظ رکھے اس لیے مجھے پسند نہیں کہ اپنی زبان کو ان خونوں سے رنگین کروں۔

﴿تفسیر القرآن لابن ابی جعفر منصور بن محمد بن عبد الجبار المروزی الشافعی جلد ۵، ص ۴۰۲، ۴۰۳، البحر المحیط جلد ۴، ص ۲۹۹، تحریر المقالہ فی شرح الرسالۃ ص ۲۰۴﴾

یعنی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہُ سے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی و حضرت امیر معاویہ اور مقتولین صفین رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا جواب لے کر جاؤں جس کے بارے میں مجھ سے سوال ہو اور اگر خاموش رہتا ہوں تو اس سے سوال نہ ہوگا تو جس کیساتھ میں مکلّف ہوں اس میں مشغول ہونا زیادہ بہتر ہے۔

﴿الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ النعمان بن ثابت رضی اللہ عنہُ، ص ۱۴۰﴾

پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں فرماتے ہیں:

یعنی حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور حضرت سیّدنا طلحہ، حضرت سیّدنا زبیر، حضرت سیّدہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کے مابین جھگڑے اور اس کے سوا صحابہ کرام کے مابین اختلافات اور جھگڑوں وغیرہ کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان سے اس چیز کو دفع فرمادے گا جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب دور کردیے، وہ آپس میں بھائی ہیں اور پلنگوں پر آمنے سامنے ہوں گے، اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ان سے لڑائی میں حق پر تھے اس لیے کہ آپ رضی اللہ عنہُ اپنی امامت اور خلافت کو اس بنا پر درست جانتے تھے کہ اس پر صحابہ کرام میں اہل حل وعقد کا اتفاق ہو چکا تھا۔

﴿غنیۃ الطالبین، جلد ا، ص ۱۶۱﴾

قارئین کرام تمام اکابرین اہل سُنت نے یہی تصریح کی ہے کہ مشاجرات صحابہ کرام میں حق حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ساتھ ہے آپ رضی اللہ عنہُ کے مدمقابل آنے والے صحابہ کرام کی اجتہادی خطاء تھی ان تمام نفوس قدسیہ میں سے کسی کی بھی تنقیص حرام ہے۔

اس پرُفتن دور میں سنی نما رافضی پیروں نے رافضیت کا ترجمان بن کر حضرات صحابہ کرام کی شان منور میں تنقیص کا بازار گرم کیا ہوا ہے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام میں عداوتیں بیان کر کے اہل سُنت سے بغاوت اور رافضیت کی ترجمانی کر رہے ہیں ہم نے عامتہ الناس کو اس فتنہ سے باخبر کرنے کے لیے اور اہل سُنت کا عقیدہ اور پیغام عام کرنے کے لیے یہ مختصر اور جامع رسالہ مرتب کیا ہے جس میں صحابہ کرام کی عظمت وشان قرآن وسُنت بلکہ کتب شیعہ سے بیان کی ہے اور اس کے ساتھ صحابہ کرام اہل بیت عظام کی آپس میں رشتہ داریاں شیعہ سُنی کتب سے نقل کردی ہیں، اور اس کے ضمن میں صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی اولاد، در اولاد بالخصوص بنو ہاشم اور بنو اُمیہ کی آپس میں رشتہ داریاں بھی بیان کردی ہیں ہمارے اس رسالہ سے رافضیت کے پھیلائے ہوئے شکوک وشبہات کے بادل چھٹ جائیں گے اور روز روشن کی طرح یہ عیاں ہو جائے گا کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام میں نفرتوں کی بات بکواس ہے ان میں آپس میں پیار محبت ہی تو تھا جس کی بنا پر ان کی آپس میں اتنی کثیر رشتہ داریاں ہیں۔

اس رسالہ میں ہم نے بڑی محنت سے مواد کو جمع کیا ہے کتب اہل سُنت کے

ساتھ شیعہ کی مشہور و مستند کتب کے حوالہ جات بھی اتمام حجت کے لیے دے دیئے ہیں تا کہ حق کا کوئی متلاشی متذبذب نہ رہے برادرم سجاد اکبر نے بڑی محنت سے اس رسالہ کی کمپوزنگ کی بلکہ اس کی ترتیب وتدوین میں بھی بڑی معاونت کی اللہ تعالیٰ ہمارے ان تمام معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

تمام احباب اہل سُنت اس رسالہ کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اپنی محافل، تقریر میں اس رسالہ کو تقسیم کریں تا کہ حق کا پیغام ہر خاص و عام تک پہنچ جائے اور عامتہ الناس ان فتنوں سے اپنا ایمان بچاسکیں ،،مولا کریم اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ہماری اس پرخلوص کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے، مذہب حق اہل سُنت و جماعت پر ہمیں زندگی اسی پر ہمیں موت عطا فرمائے۔آمین بجاہ سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

دعاؤں کا طالب

ابوحذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

خادم دارالافتاء مرکز اہل سُنت جامع مسجد گلزار مدینہ اڈا ستیانہ بنگلہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

الحمد لله رب العٰلمین و الصلوٰة و السلام علٰی سید المرسلین

امابعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے آقا مولیٰ حضور پرنور محبوب خدا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت خیر الامم ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلمہ پڑھنے والا ہر انسان قابل عظمت و تعظیم ہے اور یہی کلمہ طیبہ پڑھ لینا ساری عمر کفر کی حالت میں گزارنے والے کے لیے نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے غور فرمائیے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت کا کیا کہنا کہ جنہیں کلمہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ کلمے والے صاحب قرآن محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا جنہیں لا الہ الا اللّٰہ پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بیداری میں زیارت کرنے والے محبوب صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت و رفاقت حاصل ہوئی۔ جنہیں نور مجسم سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ کرم کے فیضان سے سارے عالم کے مسلمانوں سے ممتاز کر دیا۔ جنہیں ڈائریکٹ عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس سے شرف تلمذ حاصل ہو گیا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا تمغہ رضا عطا فرما دینے کا اعلان قرآن کریم میں فرما دیا۔ ہمارے لیے تمام صحابہ کرام لائق تعظیم ہیں اِن کی ذوات کی اتباع قرآن سُنت کا مظہر ہے۔ اور یہی راہ جنت ہے۔ اِن کی عزت و تکریم سے خدا تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اِن کے ذکر خیر سے دل کے چمن

میں بہار آجاتی ہے۔سُنی وہی ہے جوتمام حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کوبھی مرجع عظمت ولائق تعظیم وتکریم جانے اوراہل بیت کرام کی بھی عقیدت ومحبت اپنے لیے خوش بختی تصور کرے ،اعلیٰ حضرت امام اہل سُنت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین امام الشاہ احمدرضافاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے کیا خوب فرمایا:

اہل سُنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور نجم ہیں

اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ ﷺ کی

اہل سُنت وجماعت عقائد واعمال میں حُسن اعتدال کی حامل جماعت ہے ۔توحید باری تعالیٰ عظمت وشان مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ،اورشان و تکریم اہل بیت عظام وعدالت صحابہ کرام علیہم الرضوان اور مقام اولیائے کرام کی حقیقی محافظ وپاسبان ہے۔بدبخت ہیں وہ لوگ جوحضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان یا اہل بیت اطہار علیہم الرضوان سے عداوت رکھتے ہیں ۔اِن کا اہل سُنت سے کوئی تعلق وواسطہ نہیں ہے۔

دورحاضر میں بعض روافض کے علاوہ کئی اپنے آپ کوسُنی کہلوانے والے رافضیت کے پراپیگنڈے سے متاثر ہوکرصحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے غلط نظریات رکھتے ہیں ۔بعض نام نہاد پیرحضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ جیسے جلیل القدر صحابی کواپنی نام نہاد محبت اہل بیت کی وجہ سے مطعون کرتے ہیں ۔آپ اس رسالہ میں اختصار کے ساتھ ابتداً صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مجموعی عظمت وفضیلت کوقرآن وحدیث سے ثابت پائیں گے ۔پھرحضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ کی عظمت پراحادیث وآثار پھرآپ پر کیے جانے والے چند

مشہور مطاعن کے دندان شکن جوابات ملاحظہ کریں گے۔ انشاء اللّٰہ المولیٰ!

﴿ عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم قرآن کریم کی روشنی میں ﴾

سب سے پہلے صحابی کی اصطلاح شریعت میں تعریف علما اہل سُنت کے حوالہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنابہ ومات علی الاسلام فھو صحابی.

جس شخص نے حالت ایمان میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم سے ملاقات کرنے کا شرف پایا اور اسلام پر اس کی موت واقع ہوئی، وہ صحابی ہے۔

(الاصابہ، جلد ا، ص ۸، الناھیہ ص ۳)

فخر الدین شیعی نے صحابی کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

کل مومن رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .

ہر مومن جس نے رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا وہ صحابی ہے۔

(مجمع البحرین ص ۹۹)

اب جملہ صحابہ کرام علیھم الرضوان کی عظمت وفضیلت پر چند آیات کریمہ ملائیں۔

1۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَایَسۡتَوِیۡ مِنۡکُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِکَ

اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ط وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ" o

(پارہ ۲۷ رکوع ۱۷ آیت ۱۰ سورۃ الحدید)

ترجمہ: "تم میں سے جس نے فتح (مکہ) سے پہلے (راہ خدا میں) خرچ کیا اور جہاد کیا وہ برابر نہیں ہوسکتا، ایسے لوگوں سے جنہوں نے بعد فتح خرچ کیا، درجہ میں کہیں بڑھے ہوئے ہیں، اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ نے اجر نیک کا وعدہ تو سب ہی سے کیا ہے۔ اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے"

(ترجمہ مقبول شیعی)

امام ابن جریر طبری نے حضرت مجاہد اور قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر یہ نقل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(جامع البیان جلد 13 ص ۲۸۸)

امام قرطبی نے بھی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس وعدہ حسنیٰ سے مراد جنت کا وعدہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمانے کا اعلان ہے۔

(الجامع الاحکام القرآن جلد ۹ ص ۲۱۹)

قارئین کرام اس آیت کریمہ میں رب تعالیٰ نے حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے تمام صحابہ کرام سے وعدہ حسنیٰ فرمایا ہے۔ اب اگر کوئی ان میں سے کسی کو علیحدہ کرتا ہے تو کس دلیل سے کرتا ہے؟ اور کیسے کہتا ہے کہ فلاں صحابی سے وعدہ حسنیٰ نہیں ہوا۔ اس کے پاس کون سی نئی وحی اُترتی ہے۔ اور وہ کیا حق رکھتا

ہے کہ وہ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے صحابہ کرام علیھم الرضوان کے بارے زبان درازی کرے؟ ان کے خلاف زبان درازی یا ان کو مطعون کرنا رب تعالیٰ سے دشمنی ہے۔جس نے ان صحابہ کرام کی عظمتوں اور رفعتوں سے نوازا ہے، اور وعدہ حسنیٰ فرمایا ہے پھر یہی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم سے بھی عداوت ہے۔جن کی زبان حق ترجمان سے یہ سب بیان ہوا ہے اور قرآن مجید سے بھی مخالفت ہے۔ثابت ہوا کہ حضرات صحابہ کرام علیھم الرضوان کو مطعون کرنے والا ان کا بے ادب گستاخ نہ رحمٰن سے کوئی تعلق رکھتا ہے ۔نہ قرآن سے نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم سے اس کا کوئی واسطہ ہے ۔نا معلوم وہ کس ابلیس کی ذریت ہے، یا مرزا قادیان جیسے دجال کا پیروکار ہے۔وہ مسلمان تو کجا ایک عام انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں، کیوں کہ انسانیت ہی کوئی نہیں، بلکہ خالق انسانیت کو بھی صحابہ کرام علیھم الرضوان پر ناز ہے ،اور محبوب مکرم نور مجسم، رسول اکرم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کو بھی اپنے ان جانثاروں پر فخر ہے، یہ ہدایت کے درخشندہ وتابندہ ستارے ہیں اور نور نبوت کے عظیم الشان شاہکار ہیں ۔انکی اداؤں میں شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کی مبارک ادائیں نظر آتی ہیں۔

2۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيۡكُمُ الۡاِيۡمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَ كَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ۙ

''لیکن اپنے فضل وکرم سے ایمان کوتمہارا محبوب بنا دیا ہے اوراس کو تمہارے دلوں میں زینت دے دی ہے اور کفرونافرمانی اور گناہ کوتمہارے لیے نا پسند قرار دے دیا ہے ایسے ہی لوگ ہوشیار (ہدایت یافتہ) ہیں۔ 49/7
(الحجرات: آیات: ۷، ترجمہ مقبول شیعی)

3. وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَاO
''ترجمہ: اوراُن کیلیے کلمہ تقوٰی لازم کردیا ہے اوروہ تھے بھی اس کے مستحق اوراس کے اہل''۔ (ترجمہ مقبول شیعی)

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۱ آیت ۲۶ سورۃ فتح)

4. ''يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَه‘ نُوْرُ هُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ''O
''اُس دن جس دن خدا تعالیٰ نبی کواوراُن لوگوں کو جواُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوانہ کرے گا، اُن کا نوراُن کے سامنے اوراُن کے دائیں بائیں ہاتھ چلتا ہوگا''۔ (ترجمہ مقبول شیعی)

(پارہ ۲۸ رکوع ۲۰ آیت ۸ سورۃ التحریم)

5. ''اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَ ة'' وَّ اَجْر'' عَظِيْم'' O
''ترجمہ: وہی توہیں جن کے دلوں کواللہ نے پرہیزگاری سے امتحان لے لیا ہے، اُن کیلیے بہت بڑا اجر ہے''۔ (ترجمہ مقبول شیعی)

(پارہ۲۱ رکوع ۱۳ آیت ۳ سورۃ الحجرات)

6. ”اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الۡاِیۡمَانَ وَ اَیَّدَہُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ ؕ وَ یُدۡخِلُہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ “O

”ترجمہ: وہی تو ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے (نقش کر دیا ہے) اور اپنی طرف سے روح ایمان سے ان کی تائید فرمائی ہے، اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہوں گے، اللہ ان سے راضی ہو گیا، اور وہ اس سے راضی ہو گئے، وہی خدا کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ وہی ٹولہ پوری پوری فلاح پانے والے ہیں“۔ (ترجمہ مقبول شیعی)

(پارہ۲۸ رکوع ۳ آیت ۲۲ سورۃ مجادلہ)

قارئین کرام ان آیات طیبات محکمات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے صحابہ کرام کی تعریف وتوصیف بیان فرمائی ہے۔

ان آیات بینات میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے امتحان تقویٰ کا بھی ذکر فرمایا ہے، اِن کے دلوں میں ایمان کا نقش فرمانے کا اعلان اور ایمان کو اِن کے لیے محبوب ہونے کا اعلان خود فرماتا ہے، پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی تعلیم وتربیت سے اعلیٰ درجات ملے۔ تزکیہ نفس کے اعلیٰ درجات حاصل ہوئے۔ پھر رب تعالیٰ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے امتحان میں کامیابی کے بعد

اِن کی بخشش ومغفرت کا اعلان فرمادیا۔وہ لوگ کتنے بد بخت ہیں جو خدائی فیصلہ کو تسلیم نہیں کررہے ہے، پھر روز قیامت بھی اِن کی کامیابی کی ضمانت بھی خود رب تعالیٰ نے عطا فرمادی ہے اوراس وقت ان کے ساتھ نور ہوگا، روز قیامت اس منظر کو دیکھ کر اہل سُنت کے چہروں پر مسکراہٹ ہوگی۔مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمتوں کو دیکھ کر دشمنان صحابہ کے منہ پر پھٹکار پڑے گی۔اور یہ بد بخت اس وقت سوچیں گے۔کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان تو نور والے ہوگئے،اور ہم ان کی دشمنی کی وجہ سے ناری ہوگئے۔

قارئین کرام غور فرمائیں، بھلا جن سے خود رب تعالیٰ راضی ہو جائے کسی مومن مسلمان کو ان سے ناراض ہونے کی کیا ضرورت پڑی ہے اگر کوئی ان سے ناراض ہوتا ہے تو اس کا اپنا ایمان جاتا رہے گا،ایمان کی سلامتی اس میں ہے کہ جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے وہ بھی اس سے راضی رہیں وگرنہ نقصان ان ہی کا ہوگا۔

قارئین کرام حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت وفضیلت پر متعدد آیات موجود ہیں مگر ہمیں اختصار مانع ہے۔

عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبر 1

عن عمران بن حصین یقول قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خیر اُمتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم.

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہترین زمانہ میرا ہے پھر جوان (صحابہ کرام) کے بعد ہوں گے پھر جوان (تابعین) کے بعد ہونگے۔ (یہ روایت متعدد صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہے)

﴿صحیح بخاری جلد۱ص ۵۱۵، صحیح مسلم جلد۲ص ۳۰۹، جامع ترمذی جلد۲ص ۴۶، سنن ابوداؤد جلد۲ص ۲۸۴، سنن ابن ماجہ ص۱۷۲، مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۵۳، صحیح ابن حبان ج۹ص ۲۵۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۷ص ۵۴۹، مصابیح السنۃ جلد۴ص۱۴۴، شرح معانی الآثار جلد۲ص ۳۱۳، مسند امام احمد بن حنبل جلد۲ص ۲۴۸، مسند ابی الجعد ص۱۹۶، کنز العمال جلد۱۱ص ۲۴۰، مسند ابی داؤد طیالسی جلد۱ص ۱۱۳، مسند ابی یعلیٰ جلد۹ص۴۰، السنۃ لابن ابی عاصم جلد۲ص ۶۲۹، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۳ص ۲۵۸، المعجم الصغیر للطبرانی جلد۱ص ۳۸، المعجم الاوسط للطبرانی جلد۳ص ۳۲۹، الآحاد والمثانی جلد۵ص۳۷، حلیۃ الاولیاء جلد۴ص ۱۸۹، مجمع الزوائد جلد۱۰ص۳۲، الاصابہ جلد۷ص ۵۵۹، المستدرک جلد۱ص ۲۱۵﴾

حدیث نمبر 2

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

لاتمس النار مسلما رانی او رانی من رانی

اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔

﴿جامع ترمذی جلد۲ص ۲۲۵، مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۵۴، مصابیح السنۃ جلد۴ص ۱۴۶، کنز العمال جلد۱۱ص ۲۴۲﴾

حدیث نمبر 3

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور دیگر صحابہ کرام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لیے خوشخبری ہے اور جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا اس کے لیے بھی خوشخبری ہے۔

﴿صحیح ابن حبان جلد۱۰ص ۱۷۷، ۱۷۸، کنز العمال جلد۱۱ص ۲۴۱، مسند امام احمد بن حنبل جلد۴ص ۱۵۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۲۲ص ۲۸۹، مجمع الزوائد جلد۱۰ص ۱۸﴾

حدیث نمبر: 4

حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد

فرمایا: (دعا فرمائی) اے اللہ میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کو بخش دے، اور جس نے مجھے دیکھنے والے (صحابہ کرام علیہم الرضوان) کو دیکھا اسے بھی بخش دے۔

﴿المعجم الکبیر للطرانی جلد ۶ ص ۱۶۶، حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۲۹۱، ۲۹۲، کنزالعمال جلد ۱۱ ص ۲۴۳﴾

حدیث نمبر 5

حضرت سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم تم اس وقت تک بھلائی میں رہو گے، جب تک تمہارے درمیان وہ شخص باقی ہے جس نے مجھے دیکھا اور میری صحبت اختیار کی، خدا کی قسم تم اس وقت تک بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود ہے، جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا، اور اُس کی صحبت اختیار کی۔

﴿مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۵۴۹﴾

حدیث نمبر 6

حضرت سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزشمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

میرا جو صحابی جس علاقہ میں فوت ہوگا۔ تو وہ قیامت کے دن ان لوگوں

کے لیے قائداور نور ہوگا۔

﴿جامع ترمذی جلد۲ص ۲۲۵،مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۵۴،مصابیح السنۃ جلد۴ص ۱۴۶،شرح السنۃ جلد۱۴ص ۲۷،جمع الجوامع جلد۱ص ۱۲۷، ریاض النضرہ جلد۱ص ۱۷، ۱۸﴾

حدیث نمبر 7

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت،شہنشاہ نبوت،مخزن جودوسخاوت، پیکر عظمت وشرافت،محبوب ربُ العزت،محسنِ انسانیت،صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشادفرمایا: کہ

اللہ تعالیٰ نے انبیاء ومرسلین کے علاوہ تمام لوگوں پر میرے صحابہ کرام کو فضیلت دی ہے۔

﴿مجمع الزوائد جلد۱۰ص ۱۸﴾

حدیث نمبر:8

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ شہنشاہ خوش خصال، پیکرحسنُ جمال،دافع رنج وملال،صاحب جودونوال،رسول بے مثال،بی بی آمنہ کے لال،صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشادفرمایا: کہ

میں نے رب تعالیٰ سے اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس اختلاف کے بارے میں سوال کیا، جومیرے بعد ہوگا،تو مجھ پر وحی کی گئی،اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ میرے نزدیک ستاروں کے مانند ہیں بعض بعض روشنی میں افضل ہیں اور ہرایک کو(ہدایت کی) روشنی حاصل ہے،پس جس نے ان کے اختلاف میں

سے کچھ لے لیا، تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔

﴿مسند الفردوس للدیلمی جلد۲ص ۳۱۰﴾

حدیث نمبر 9

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ خوش خصال، پیکر حسنِ جمال، دافع رنج وملال، صاحب جودونوال، رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

میرے صحابہ کرام کو بُرا مت کہو، اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی (خدا تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کر دے، تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

﴿صحیح بخاری جلد۱ص ۵۱۸، جامع ترمذی جلد۲ص ۳۲۵، سنن ابوداؤد جلد۲ص ۲۸۴، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۷ص ۵۴۸، کنز العمال جلد۱۱ص ۲۴۰، صحیح ابن حبان جلد۱۰ص ۱۸۸، مصابیح السنۃ جلد۴ص ۱۴۳﴾

حدیث نمبر 10

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، ، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر وبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

میرے صحابہ میری اُمت کے لیے امان ہیں۔ اور جب میرے صحابہ کرام چلے جائیں گے، تو میری اُمت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

﴿مصنف ابن ابی شیبہ جلد۷ص ۵۴۸﴾

حدیث نمبر:11

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العالمین، جناب صادق وامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کردے تو پھر وہ ان میں سے کسی ایک صحابی کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

﴿صحیح مسلم جلد۲ص ۳۱۰، سنن ابن ماجہ ص ۱۵، سنن کبریٰ للنسائی جلد۵ص ۸۴، صحیح ابن حبان جلد۱۰ص ۱۸۸، کنز العمال جلد۱۱ص ۲۴۰﴾

حدیث نمبر 12

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور،، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ پر سبّ وشتم کرتے ہیں تو تم کہو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

﴿جامع ترمذی جلد۲ص ۲۲۵، المعجم اوسط للطبرانی ص ۱۹۱، مسند الفردوس جلد۱ص ۲۶۳، مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۵۴، کنز العمال جلد۱۱ص ۲۴۲﴾

۞ حدیث نمبر 13 ۞

حضرت سیدنا ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے (آپس میں) کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک نماز عشاء بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے ساتھ پڑھیں۔(تو ہمارے لیے بہتر ہے)وہ فرماتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم باہر تشریف لائے ارشاد فرمایا کہ تم ابھی تک یہیں ہو،ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی پھر خیال کیا کہ ہم یہیں بیٹھے رہیں تا کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء ادا کریں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا درست کیا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر انور آسمان کی طرف اُٹھایا،اور آپ ﷺ اکثر چہرہ انور آسمان کی طرف اُٹھاتے تھے۔پھر ارشاد فرمایا کہ تارے آسمان کے لیے امان ہیں۔اور جب تارے ختم ہو جائیں گے،تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (قیامت) آسمان پر آجائے گی،اور میں اپنے صحابہ کرام کیلیے ڈھال ہوں،اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا،جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ کرام میری اُمت کے لیے امان ہیں۔اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے،تو میری اُمت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۞ صحیح مسلم جلد۲ ص ۳۰۸،مسند امام احمد جلد۴ ص ۲۴۹،صحیح ابن حبان جلد۱۰ ص

۱۸۶، مسند ابی یعلیٰ جلد ۱۳ص ۳۶۰، مصابیح السنۃ جلد ۴ص ۱۴۳، کنز العمال جلد ۱۱ص ۲۴۲، مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۵۳ ﴾

حدیث نمبر 14

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ،نور مجسم ،رسول اکرم ،شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں کہ نمک کے بغیر کھانا اچھا نہیں ہوتا ،حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کا نمک ہی چلا گیا۔

﴿ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ص ۵۴۸،فضائل الصحابہ امام احمد بن حنبل جلد ۱ص ۵۹،کتاب الزھد لابن المبارک جلد ۱ص ۲۰۰،الریاض النضرہ جلد ۱ص ۱۸، کنز العمال جلد ۱۱ص ۳۴۲ ﴾

حدیث نمبر:15

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ،نور مجسم ،رسول اکرم ،شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ان کو میرے بعد تنقید کا نشانہ نہ بنانا ،جس نے ان سے محبت کی اُس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی ،اور جس نے ان سے بغض رکھا ،اُس نے میرے بغض کی وجہ سے ہی ان سے بغض رکھا ،جس نے انہیں ایذا دی ،اُس نے مجھے ایذا دی ،اور جس نے مجھے

ایذا دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی تو وہ جلدی اُسے پکڑے گا۔

﴿جامع ترمذی جلد۲ص ۳۲۵،مشکوٰۃ المصابیح ص۵۵۴،الاصابہ جلد۱ص۱۰،الشفاء جلد۲ص ۲۶۶،مسند الرؤ یانی جلد۲ص ۹۲،صحیح ابن حبان جلد۱۰ص ۱۸۹،مسند الفردوس جلد۱ص۲۴۲،مواردالظمعان ص۹ ۵۶۸-،مصابیح السُنۃ جلد۴ص ۱۴۶، کنز العمال جلد۱۱ص ۲۴۲،مسند امام احمد جلد۴ص ۴۹۱﴾

حدیث نمبر 16

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ میں نے کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا، پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

میرے صحابہ (علیہم الرضوان) کی عزت کرو، پھر اِن کی جو اِن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، پھر اِن کی جو اِن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، پھر جھوٹ ظاہر ہو گیا، یہاں تک کے آدمی قسم طلب کیے جانے سے پہلے قسم اُٹھائے گا، اور گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دے گا۔ پس جو جنت کی وُسعت کا طالب ہے تو اُس پر لازم ہے کہ جماعت کو لازم پکڑے، اور جدائی اور تفرقہ سے بچے، بے شک شیطان ہر ایک کے ساتھ ہوتا ہے، اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برائی پریشان کرے، تو وہی مومن ہے۔

﴿مسند امام احمد بن حنبل جلد۱ص ۲۶، مستدرک جلد۱ص ۲۱۵،تحفۃ الاشراف جلد۸ص۶۲، جامع ترمذی جلد۲ص ۳۹،مسند بزار جلد۱ص ۲۶۹،السنۃ

جلد۲ص ۴۶۱،صحیح ابن حبان جلد۱۰ص ۱۸۸،سُنن کبریٰ للنسائی جلد۵ص ۸۴،المعجم الاوسط للطبرانی جلد۳ص ۲۰۴،مصابیح السنۃ جلد۴ص ۱۲۵،سنن ابن ماجہ ص ۲۷۱،شرح معانی الاثار جلد۲ص ۳۱۳،مسند ابی داؤد طیالسی جلد۱ص ۷،
کنز العمال جلد۱۱ص ۲۴۲﴾

حدیث نمبر 17

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی مانند ہے جن سے راستے کی تلاش کی جاتی ہے، پس تم میرے صحابہ میں سے جس کے قول کو پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

﴿مسند عبد بن حمید جلد۱ص ۲۵۰﴾

حدیث نمبر 18

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ نبی مکرم،نور مجسم،رسول اکرم،شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا،جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی،تو اُن سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے،جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کا صحابی ہے پس وہ لوگ کہیں گے ہاں تو اُن کو فتح حاصل ہو جائیگی۔پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی بڑی جماعت جہاد کرے گی،تو اُن سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے صحابہ کرام کا صاحب ہے تو وہ کہیں گے ہاں تو اُنہیں فتح حاصل ہو جائے گی ، پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی بڑی جماعت جہاد کرے گی ، پھر اِن سے کہا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اصحاب کی صحبت پائی تو وہ کہیں گے کہ ہاں تو اُن کو فتح حاصل ہو جائیگی

﴿صحیح بخاری جلد ۱ص ۸ - ۵۰۵،صحیح مسلم جلد۲ص ۳۰۸،مسند امام احمد جلد۳ص ۸،مسند ابی یعلیٰ جلد۲ص ۲۶۳،صحیح ابن حبان جلد۸ص ۱۳۲،مشکوٰۃ المصابیح ص۵۵۳،مصابیح السنۃ جلد۴ص ۱۴۴،کنز العمال جلد ۱۱ص ۲۴۴﴾

حدیث نمبر 19

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

جب میرے صحابہ (علیہم الرضوان) کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ۔

﴿المعجم الکبیر للطبرانی جلد۲ص ۹۶﴾

حدیث نمبر 20

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار والا تبار ،ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزشمار، دوعالم کے مالک ومختار ،حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: کہ

لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ (علیہم الرضوان) قلیل تعداد میں ہیں پس میرے صحابہ (علیہم الرضوان) کو بُرا مت کہو جس نے اُن پر سبّ وشتم کیا

اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

﴿المعجم الاوسط للطبرانی جلد۲ص ۴۷،مُسند ابی یعلیٰ جلد۴ص ۱۳۳،حلیۃ الاولیاء جلد۳ص ۴۰۱،مسند الفردوس جلد۴ص ۳۰۱، کنز العمال جلد ۱۱ص ۴۴۸﴾

حدیث نمبر 21

حضرت سیدنا عویم بن ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مروی ہے کہ بے شک کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا پسندیدہ رسول) اختیار فرمایا پس اُس نے میرے لیے ان میں سے وزراء بنائے ،اور قریبی رشتہ دار اور انصار، پس جس نے اُنہیں گالی دی (سبّ وشتم کیا) پس اُس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور بروز قیامت اللہ تعالیٰ ان کے کسی ہیر پھیر اور دلیل کو قبول نہیں فرمائے گا۔

﴿کنز العمال جلد ۱۱ص ۲۴۱، مستدرک جلد۴ص ۳۵۸، المعجم الاسط للطبرانی جلد ۱ص ۱۴۴، الآحاد والمثانی جلد۳ص ۳۷۰، السنۃ لابن ابی عاصم جلد۲ص ۴۸۳، الشریعہ ص ۶۸۵﴾

حدیث نمبر 22

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ،نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے صحابہ (علیہم الرضوان) کو سبّ وشتم کرے، اُس پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ اس کے نفل وفرض قبول نہیں فرمائے گا۔

﴿کنز العمال جلد ۱۱ص ۳۴۲، المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۲ص ۲۷۷، تاریخ بغداد جلد ۴ص ۲۴۱، شرف النبی ص ۲۷۳، الریاض النضرہ جلد ۱ص ۲۳﴾

حدیث نمبر: 23

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے صحابہ پر سبّ وشتم نہ کرو۔ اُن کی ایک ساعت کا مقام تمہاری زندگی کے نیک اعمال سے بہتر ہے۔

﴿سنن ابن ماجہ ص ۱۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ص ۱۷۸، الریاض النضرہ جلد ۱ص ۱۷﴾

حدیث نمبر: 24

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

میرے صحابہ کی برائیاں بیان نہ کرو کہ ان کے لیے تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے، میرے صحابہ (علیہم الرضوان) کی خوبیاں محاسن ذکر کرو، یہاں تک کہ تمہارے دل اِن کیلیے اکٹھے ہو جائیں۔

﴿مسند الفردوس جلد ۵ص ۳۱، کنز العمال جلد ۱۱ص ۲۴۷﴾

حدیث نمبر: 25

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کا وعدہ فرماتا ہے اُس کے دل میں میرے صحابہ کی محبت القا فرما دیتا ہے۔

﴿تاریخ اصبہان جلد ا ص ۶ ۷ ۴ کنز العمال جلد ۱۱ ص ۲۴۲﴾

مزید ارشاد فرمایا: کہ

آخری زمانہ میں ایک جماعت میرے صحابہ (علیہم الرضوان) پر سبّ وشتم کرے گی تم اُن کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اور اُن سے رشتہ ناطہ نہ کرنا، اور اُن کے ساتھ نہ بیٹھنا اگر بیمار ہو جائیں تو اُن کی عیادت نہ کرنا۔

﴿الشفاء جلد ۲ ص ۲۶۶، کنز العمال جلد ۱۱ ص ۲۴۷﴾

حدیث نمبر: 26

کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ارشاد فرمایا: کہ

اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ)! کچھ لوگ ہوں گے جو تجھ سے محبت کا گمان کریں گے لیکن وہ اسلام سے نکل جائیں گے، صرف زبان سے اس کا نام لیں گے ،قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلقوں کے آگے نہیں جائے گا انہیں روافض کہا جائے گا اگر وہ قوم تجھے ملے تو اُن سے جہاد کرنا، اس لیے کہ وہ مشرک ہیں، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم ان کی علامات کیا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ وہ جمعہ اور جماعت میں حاضر نہیں ہونگے۔ اور بزرگوں

(صحابہ کرام علیہم الرضوان) پر طعن و تشنیع کریں گے۔

﴿مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۲۵﴾

حدیث نمبر: 27

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو ان میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کو چُنا۔ تو اُنہیں رسالت دے کر لوگوں کی طرف منسوب فرمایا اور اپنے علم کے لیے انہیں منتخب فرمایا۔ پھر لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو آپ ﷺ کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو چُنا، انہیں اپنے دین کے مددگار اور اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم) کے معاون بنایا۔

﴿مسند امام احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۳۷۹، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۵۸، حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص ۳۷۵، نصب الرایہ جلد ۴ ص ۱۳۳، مسند بزار جلد ۵ ص ۲۱۲، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۱۲، المقاصد الحسنہ ص ۳۶۸، الاعتقاد للبیہقی جلد ۱ ص ۳۴۴﴾

احقاق حق

وہ دونوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) عادل اور منصف امام تھے دونوں حق پر رہے اور حق پر ہی دونوں کا وصال ہوا، قیامت کے دن ان دونوں پر اللہ کی رحمت ہو

﴿احقاق الحق، ص ۱۶﴾

۞ عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کتب شیعہ کی روشنی میں ۞

۞ حدیث نمبر:1 ۞

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

خوشخبری ہے اسے جس نے مجھے دیکھا، خوشخبری ہے اسے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا، اور خوشخبری اسے جس نے مجھے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔

﴿امالی شیخ صدوق ص ۲۴۱، بحار الانوار جلد ۲۲ ص ۳۰۵﴾

۞ حدیث نمبر:2 ۞

امام سیدنا جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

اگر کسی امر میں میری حدیث موجود نہ ہو تو پھر جو میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) فیصلہ دیں وہی مانو، اس لیے کہ میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پا جاؤ گے، اور میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے۔

﴿انوار نعمانیہ جلد ۱ ص ۱۰۰، بحار الانوار جلد ۲۲ ص ۳۰۷، عیون الاخبار جلد ۲ ص ۸۵، معانی الاخبار ص ۱۵۶﴾

حدیث نمبر:3

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

جس نے مجھے گالی دی (سبّ وشتم کیا) وہ کافر ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کو گالی دی (سبّ وشتم کیا) وہ بھی کافر ہے اور جو انہیں گالی دے اُسے کوڑے لگاؤ۔

﴿جامع الاخبار ص۱۸۲، عربی ص۱۲۲، مترجم فارسی﴾

حدیث نمبر:4

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

میں اپنے صحابہ (علیہم الرضوان) کا امین ہوں اور میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) میری اُمت کے امین ہیں۔ اور یہ دین تمام ادیان پر غالب رہے گا جب تک تم میں ایک بھی مجھے دیکھنے والا (صحابی) موجود ہے۔

﴿بحار الانوار جلد۲۲ ص۳۱۰﴾

حدیث نمبر:5

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا (خدا تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرے تو صحابہ کے ایک مُد یا نصف مُد (خیرات) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

﴿تفسیر منہج الصادقین جلد۹ ص۱۷۱﴾

حدیث نمبر:6

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر ارشاد فرمایا: کہ

زندگی صرف آخرت کی ہے، اے اللہ انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔

﴿مناقب آل ابی طالب جلد ا ص ۱۸۵﴾

حدیث نمبر: 7

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ

میرے صحابہ (علیہم الرضوان) میری ڈھال ہیں ان کے عیب چھپاؤ اور خوبیاں بیان کرو۔

﴿امالی ص ۱۶۰، بحار الانوار جلد ۲۲ ص ۳۱۲﴾

حدیث نمبر: 8

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ارشاد فرمایا: کہ

اے مسلمانو! میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے صحابہ (علیہم الرضوان) کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ انہیں بُرا نہ کہو۔ اس لیے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے بعد کوئی کام خلاف اسلام نہیں کیا اور نہ ایسا کرنے والوں کو دوست بنایا نہ پناہ دی۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے اِن کے متعلق یہی وصیت فرمائی ہے۔

﴿بحار الانوار جلد ۲۲ ص ۳۰۶﴾

اصحاب بدر جنتی ہیں

اللہ تعالیٰ نے اصحاب بدر کے حق میں فرمایا ہے:۔

اعملو ماشئتم فقد غفرت لکم (خلاصۃ المنہج شیعہ) کروتم جو کچھ تم چاہو، تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا"۔

اس کی تفسیر میں نبی علیہ السلام نے فرمایا:

"لعل اللّٰہ اطلع علی اھل البدر فغفرلھم فقال لھم اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم". (تفسیر مجمع البیان شیعہ)

"اللہ تعالیٰ اہل بدر پر ظاہر ہوا پس اُنہیں بخش دیا، اور فرمایا کروتم جو چاہو، میں نے تم کو بخش دیا ہے"

﴿تفسیر مجمع البیان جلد۵، ص۲۷۰، تفسیر ثقلین، تفسیر کنز الدقائق زیر سورۃ ممتحنہ، بحار الانوار جلد۲۱، ص۹۷، کشف الغمہ جلد۱، ص۲۱۴، الارشاد، ص۵۴، اعلام الوریٰ جلد۱، ص۲۱۵﴾

اصحاب غزوہ تبوک جنتی ہیں

بدر الدجیٰ شیعوں کی مشہور اور مستند کتاب ہے اس کی دوسری جلد فارسی صفحہ ۶۸ کا اُردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

امام رضا سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر علیہ السلام کے سبب سے مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول فرما کر ان پر رحمت کی۔ مہاجرین و انصار کی صفت میں فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے نبی علیہ السلام کی تنگی اور عُسرت میں

پیروی کی، اور تبوک کے لشکر کو جیش عسرت کہتے ہیں اس لیے کہ وہ سخت تنگی میں تھے اور دس آدمیوں کے پاس صرف ایک ایک اونٹ تھا اور یہی حالت سامان خوراک کی تھی کہ ایک دن میں دو آدمی ایک خرما پر گزارہ کرتے تھے“

نتیجہ یہ نکلا کہ جیش عسرت میں شامل اصحاب مومنین کاملین میں سے تھے اور لطف یہ کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اس لشکر میں سرے سے موجود ہی نہ تھے۔ بلکہ بطور محافظ مدینہ میں چھوڑ دیئے گئے تھے۔

۞ صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان میں شامل تمام جنتی ہیں ۞

”لقد رضی اللّٰہ عن الموء منین اذ یبایعونک تحت الشّجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السّکینۃ علیھم و اثابھم فتحا قریباً“

کی تفسیر میں علامہ فیض اللہ کاشانی شیعی المتوفی ۱۰۹۳ھ تفسیر منہج الصادقین میں لکھتے ہیں

آنحضرت فرمودند کہ یک کس بدوزخ نرود ازاں موموناں کہ در زیر درخت سمرہ بیعت کردندوایں بیعت را بیعت الرضوان نام نہادند بجہت آنکہ حق تعالیٰ درحق ایشاں فرمودہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ	نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اِن مومنوں میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے اِن کے حق میں فرمایا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہوگیا۔

﴿تفسیر منہج الصادقین جلد ۸ ص ۳۷۳﴾

اصحاب غزوہ حنین بھی جنتی ہیں

شیعوں کی مشہور تفسیر مجمع البیان للطبرسی:۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا:۔''افلا ترضون یا معشر الانصار اَن یذھب الناس الخ''اے گروہ انصار کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر گھر جائیں۔اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو لے کر گھر جاؤ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر وہ لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں تو میں یقیناً انصار کے ساتھ چلوں گا۔اور اگر ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا۔اے اللہ تو انصار پر انصار کے بیٹوں پر اور انصار کے پوتوں پر رحم فرماتے رہنا''

﴿تفسیر مجمع البیان للطبرسی شیعی جلد۳،ص۱۹﴾

صحابہ کرام نے نبی علیہ السلام کا جنازہ پڑھا

''عن ابی جعفر علیہ السلام قال قبض النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلت علیہ الملٰئکۃ والمھاجرین والانصار فوجاً فوجاً.''

اُصول کافی میں ہے سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ُفرماتے ہیں:۔

کہ جب نبی علیہ السلام کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر فرشتوں،مہاجرین اور انصار نے گروہ درگروہ نماز پڑھی۔

''اب اس روایت'' سے صغریٰ کبریٰ نکال کر آپ جو چاہیں کہتے پھریں،مگر حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے۔

﴿اُصول کافی جلد ۱، ص ۴۴۳﴾

نہج البلاغۃ میں آپ (حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کا ارشاد بایں الفاظ مرقوم ہے: ''الامر واحد الاما ختلفنا فیه من دم عثمان و نحن منه براء'' ﴿نہج البلاغۃ جلد ۳، ص ۱۲۵﴾

''ہمارا اور معاویہ (رضی اللہ عنہما) کا سب معاملہ ایک ہی ہے بجز اس کے کہ ہم نے عثمان کے خون کے متعلق اختلاف کیا''۔ مگر ہم اس الزام سے بری ہیں۔

۞ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) پر تبرّا کی ممانعت شیعہ کتب سے ۞

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا: جو لوگ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے تبرّا کرتے ہیں میں اِن سے بری ہوں۔

﴿حضرت سیدنا امام جعفر الصادق ص ۲۶۶ مقدمہ﴾

اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ساتھیوں کے متعلق فرمایا:۔
میں اسے پسند نہیں کرتا کہ تم کسی کو دشنام دو۔ لیکن اگر تم اُن کے کردار کو بیان کرو اِن کے حالات کا تذکرہ کرو تو بے شک یہ مناسب ہے اور مقام عذر میں بلیغ تر اور رساتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ انہیں سبّ و شتم کرنے کی بجائے یہ کہو بارخدایا! ہمارے اور ان کے خون کو بہنے سے بچا، ہمارے اور ان کے درمیان اصلاح کر دے۔

﴿نہج البلاغۃ ص ۵۸۶﴾

۞ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کن لوگوں پر لعنت کرتی ہیں ۞

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی دونوں بہنوں کی قبروں پر رمضان میں جاتیں اور اُن کے لیے اس طرح دعا کرتیں۔ اے اللہ! اپنے نبی کی بیٹی رقیہ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور اُم کلثوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر اپنی رحمتیں نازل فرمایہ تیرے نبی علیہ السلام کی بیٹیاں ہیں۔اور جو انسان تیرے برگزیدہ نبی علیہ السلام کو اِن کے بارے میں دُکھ اور تکلیف پہنچائے اس پر تیری لعنت ہو اور تو اُسے دونوں جہانوں کی نعمتوں سے محروم رکھ۔

﴿الاستبصار ص ۲۵۱، زاد المعاد باقر مجلسی ص ۲۳﴾

اہل شام کے متعلق حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہُ کا ارشاد

لما سمع امیر المومنین لعن اھل الشام من الصحابہ خطب وقال اصحٰبنا نقاتل اخوانـنا فی الا سلام علی ما دخل فیہ من الزیغ الخ

جب امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے اپنے یاروں سے شامیوں پر لعن طعن کرنا سُنا تو خطبہ پڑھا اور کہا کہ اہل شام ہمارے بھائی ہیں گو ہم ان سے لڑتے ہیں مگر وہ ہرگز کافر نہیں۔ بلکہ ان کو ہماری خلافت میں شبہ ہوا ہے اس سبب سے وہ ہماری خلافت میں شُبہ کرتے ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے اس ارشاد سے مندرجہ ذیل اُمور سامنے آتے ہیں۔حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے اہل شام پر لعن طعن کرنے سے اپنے ساتھیوں کو منع کیا۔اہل شام کو اپنا بھائی قرار دیا۔باوجود جنگ کرنے کے صرف اس قدر کہا کہ ان کو ہماری خلافت میں شُبہ ہوا ہے۔

حضرت سیدنا جعفر (صادق) رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا کہ حضرت سیدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ میرے نانا ہیں کیا کوئی اپنے اباؤ اجداد کو سبّ و شتم کرتا ہے۔﴿احقاق الحق ثانی اثنین ص ۱۵۰﴾

کشف الغمہ اور نہج البلاغتہ میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا ارشاد مرقوم ہے ''انی اکرہ لکم ان تکرنوا سبابین''۔ میں تمہارے لیے اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ تم سبّ کرنے والوں میں سے ہو۔

شیعہ کی معتبر کتاب مفتاح الشریعت اور مفتاح الحقیقت میں ایک حدیث ہے جسے بحار الانوار میں ملا مجلسی نے اور قاضی نور اللہ شوستری نے بھی بیان کیا ہے فرمایا: حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا غیبت بہت بڑا گناہ ہے۔ اور بہتان وافترا اس سے بھی بڑھ کر ہے جب عام آدمیوں کے حق میں غیبت گناہ کبیرہ ہے تو اصحاب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں کتنا بڑا گناہ ہے، پس اِن کے حق میں نیک اعتقاد رکھنا ضروریات دین میں سے ہے۔ اِن کے فضائل بیان کرنے میں رطب اللسان رہنا چاہیئے اور ان کے دشمنوں سے نفرت رکھنا چاہیئے کہ اس سے نفاق خفی دل میں پیدا ہوتا ہے۔﴿بحوالہ آیات بیّنات﴾

الحمد للہ کہ اہل سُنت و جماعت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ارشاد کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے دشمنوں سے نفرت کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کے دین کا تمام مدار صرف دو باتوں پر ہے واقعہ کربلا کے فرضی واقعات پر رونا پیٹنا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر سبّ و شتم کرنا اِن لوگوں کو برسات کے اندھے کی طرح ہر بات میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی برائی ہی سوجھتی ہے۔

۞ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے حق میں کیا فرماتے ہیں ۞

نہج البلاغۃ اور شیعہ کتب کی روشنی میں:۔

1۔ میں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا لیکن تم میں سے کسی کو بھی ان سے مشابہ نہیں پایا وہ پریشان حال صبح کرتے تھے رات سجدہ اور قیام (عبادت) میں گذارتے تھے اپنی پیشانیوں اور رخساروں کو وہ خاک پر رکھتے تھے اور یاد باز گشت (قیامت) کے خوف سے انگاروں کی طرح تڑپتے اور نگراں نظر آتے تھے۔ان کی پیشانیوں پر طول سجدہ کے باعث بکریوں کے زانو کے گھٹے کی طرح نشان پڑ گئے تھے۔جب کبھی خداوند سبحان کا ذکر ہوتا تو خوف خدا اور جزا اور اُمید ثواب سے (روتے روتے) اُن کی آنکھوں سے اس طرح آنسو بہتے کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے۔وہ لرزہ براندام ہو جاتے۔جس طرح باد تند سے (بڑے بڑے تناور) درخت ہلنے اور ڈولنے لگتے ہیں۔

﴿ترجمہ نہج البلاغۃ ص ۳۳۷، رئیس احمد جعفری﴾

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس رقت قلب دردانگیزانہ انداز میں روح کی گہرائیوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی توصیف فرما رہے ہیں۔آپ نے ساری زندگی میں ایک بار بھی کسی ایک مقام پر کسی کے سامنے یہ نہیں فرمایا کہ نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔

”لقد رایت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم فما اریٰ منکم یشبھھم لقد کانوا یصبحون “ الخ نہج البلاغۃ عربی)

میں نے کریم آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کو دیکھا میں تم میں

سے کسی کو بھی ان جیسا نہیں پاتا۔وہ صبح کو ڈھول میں اٹے ہوتے تھے اور رات کو سجدوں اور قیام کی حالت میں گذارتے تھے۔وہ کبھی اپنی پیشانیاں زمین پر رکھتے تھے اور کبھی رخسار۔وہ اپنی آخرت یاد کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ انگاروں پر کھڑے ہیں ان کی آنکھوں کے درمیان لمبے سجدے کرنے کی وجہ سے مینڈھے کے گھٹنوں کی طرح گٹے پڑے ہوتے تھے۔جب اللہ کا ذکر ہوتا تو ان کی آنکھیں برستیں یہاں تک کہ (ان کے) گریبان تر ہوجاتے اور عذاب کے خوف اور ثواب کی اُمید سے ایسے لرزتے اور کپکپاتے جیسے تیز آندھی میں (مضبوط اور تناور) درخت کی حالت ہوتی ہے۔

﴿اردو ترجمہ نہج البلاغۃ لاہور ص ۱۷﴾

" وکان احب اللقاء الیھم تعاء اللّٰہ وانھم ینقلبون علی مثل الجمر من ذکر معادھم"

ان کو (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم) اللہ تعالیٰ کی ملاقات ہی سب ملاقاتوں سے بڑھ کر محبوب تھی وہ اپنی آخرت کا ذکر کر کے ایسے اضطراب سے تڑپتے تھے گویا آگ کے انگاروں پر تڑپ رہے ہیں۔

﴿نہج البلاغۃ جلد۲،ص ۱۳۱﴾

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے متعلق جمہور اہل اسلام کا موقف

حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق جمہور اہل اسلام کا موقف یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان

عادل ہیں ان کی تعظیم وتوقیر ہر مسلمان پر واجب ہے اور ان کی تنقیص شان ممنوع ہے۔ان سے حُسن ظن رکھنا اور حق کی مخالفت سے پاک سمجھنا واجب ہے۔ان پر سبّ وشتم کرنا حرام ہے،اور بڑی بے حیائی کا کام ہے،اور جمہور کے ہاں یہ لوگ سخت سزا کے مستحق ہیں،اور بعض مالکی علماء نے تو اِن کے قتل کا حکم فرمایا ہے۔

﴿کذافی نووی علی المسلم جلد۲ص ۲۷۲،شرح عقائد ص ۱۶-۱۰۹ شرح فقہ اکبر ص ۸۵،مرقاۃ المفاتیح جلد ۱۱ص ۳۷۳﴾

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آپس میں تنازعات مشاجرات کے متعلق جمہور اہل اسلام کا یہی موقف ہے،اِن سے زبان کو روکنا واجب ہے اور اِن کو عنداللہ ماجور ماننا بھی ضروری ہے اس لیے کہ وہ سب عادل ہیں۔

﴿کذافی الیواقیت والجواہر جلد۲ص ۴۴۴،شواہد الحق ص ۳۶۳﴾

اور یہ تنازعات ومشاجرات حُسن نیت پر ہی محمول کیئے جائیں گے۔کذافی کتب العقائد۔

اس میں سرکار علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہٗ حق پر تھے اور ان کے لیے دو اجر تھے اور فریق ثانی اجتہادی خطاء کی وجہ سے عنداللہ ماجور ہوگا،اس اجتہادی خطاء کی بنا پر اِن پر لعن طعن جائز نہیں ہے بلکہ ان کے لیے بھی ایک اجر ہے جمہور اہل اسلام کا یہی موقف ہے۔سیدنا امام غزالی،امام ابن ھمام،امام شعرانی،حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہم یہی ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿کذافی شواہد الحق ص ۳۵۳،۳۶۴،مکتوبات امام ربانی دفتر دوئم مکتوب ۹۶،دفتر سوئم،مکتوب ۲۴،۱۷،وغیرہم﴾

عظمت صحابہ کرام علیہم الرضوان پر ہم نے قرآن وسُنت کے متعدد دلائل سے قدرے تفصیل سے اس لیے گفتگو کی ہے،تاکہ قارئین کرام پر واضح ہو جائے ،تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بڑی عظمت کے مالک ہیں عادل ہیں اِن سے حُسن ظن رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے لہٰذا اِن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں ایک ہستی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ہے لہٰذا اِن کو مطعون کرنا بڑی بدبختی اور گمراہی و بے دینی ہے۔

خلفائے ثلاثہ اوراہل بیت عظام کی باہمی رشتہ داریاں

خلیفہ بلافصل افضل البشر بعدالانبیاء حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کی نبی پاک ﷺ اوراہل بیت عظام کے ساتھ باہمی رشتہ داریاں

افضل البشر بعدالانبیاء بالتحقیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اوراُن کے خاندان کے ساتھ اہل بیت عظام کی رشتہ داریاں درج ذیل ہیں۔

رشتہ اول: 1

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سب سے اوّل ایمان والے اورآپ ﷺ کے یار غار تھے اور یار مزار بھی ،اوراُن کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سُسر ہونے کا شرف حاصل ہے۔اُم المومنین حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال باکمال کے بعد کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی صاحبزادی اُم المومنین سیدتنا عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اور مہر کی رقم بھی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے ہی بارگاہ رسالت میں پیش کی۔

﴿تاریخ آئمہ للشیعی ص ۱۴۷﴾

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سُسر اور داماد جنتی ہیں

شیعہ مسلک کی تفسیر لوامع التنزیل میں ہے کہ

مرویہ شیعہ وسُنی است کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ من زوجنی وتزوج منی من الامۃ احد لا یدخل النار لانی سئلک اللّٰہ عنہ ووعدنی بذٰلک۔ میری اُمت میں سے جس نے مجھ سے شادی کی اور جس کو مجھ سے شادی ملی وہ دوزخ میں نہ جائے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے میں نے عرض کیا تھا تو اُس نے مجھ سے وعدہ فرمالیا ہے۔

﴿لوامع التنزیل ص، ۶ ۴۷، جلد دوم مطبوعہ لاہور﴾

اسی تفسیر کے اِس حدیث کے سلسلہ میں حاشیہ پر لکھا ہے کہ در حدیث نبوی ہر کہ بمن دختر بدہد یا ازمن دختر بگیر داد بجہنم نمیرود۔ حدیث نبوی کا بیان ہے کہ جس کسی نے مجھے لڑکی دی یا مجھ سے لڑکی لی۔ وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

ناظرین حضرات! اِس ارشاد نبوی کی رو سے سرکار سیدنا ابو بکر صدیق ،حضرت سیدنا عمر فاروق، اور سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کا جنتی ہونا واضح ہے رافضی اور خارجی دونوں حضرات کیلیے اس فرمان مصطفوی سے اِن کے نظریات باطلہ کا بطلان واضح ہے اور اہل سُنت وجماعت کی حقانیت عیاں ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

رشتہ دوئم:2

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم زلف بھی تھے کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ محترمہ اُم المومنین حضرت سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا تعلق قبیلہ بنی خشعم سے تھا ان کی والدہ کا نام ہند بنت عوف تھا، اُم المومنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک بہن حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں دونوں ماں جائی بہنیں تھیں جن کا نکاح دوم حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا جن سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔

﴿طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد۸ ص ۲۹۰﴾

رشتہ سوئم:3

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بھائی حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ساتھ تعلق ہے حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا۔ اِن دونوں میاں بیوی نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ حضرت سیدنا جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے اِن کے دو صاحبزادے پیدا ہوئے ۔اِن میں سے ایک کا نام عبداللہ اور دوسرے کا نام محمد ایک اور لڑکا عون بھی پیدا ہوا ،حضرت سیدنا جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی شہادت کے بعد حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہُ سے ہوا۔

﴿طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد۸ص ۳۸۹، کتاب المحبر ص ۳۸۳﴾

رشتہ چہارم:4

کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا سید الشہدا حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ہم زلف تھے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدہ اسما بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن سلمہ بنت عمیس کا نکاح سید الشہدا حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا جن سے عمارہ بیٹی پیدا ہوئی۔

﴿طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد۸ص ۳۹۲﴾

رشتہ پنجم:5

نبی مکرم ،نور مجسم ،رسول اکرم ،شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ بھی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ہم زلف تھے ۔حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی زوجہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں جائی بہن حضرت سیدہ اُم فضل لبابہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا ،جن سے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بیٹے فضل ،عبد اللہ ،عبید اللہ ،معبد ،قثم ،عبد الرحمٰن اور ایک بیٹی اُم حبیب پیدا ہوئے۔

﴿طبقات الکبرٰی لابن سعد جلد۸ص ۳۸۸﴾

رشتہ سوئم تا پنجم کے عنوانات کے تحت حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ، اور حضرت سیدنا امیر حمزہ سید الشہدا رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ہم زلف تھے۔

رشتہ ششم: 6

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے وصال باکمال کے بعد حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے خود نکاح فرمالیا، جن سے آپ کے دو بیٹے عون بن علی اور یحییٰ بن علی پیدا ہوئے۔ محمد بن ابی بکر کی پرورش اور تربیت بھی حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے ہی فرمائی۔

﴿طبقات الکبرٰی جلد۸ص ۳۹۱، کشف الغمہ جلد۱ص، ۳۶۰، ۴۲۱﴾

محمد بن ابی بکر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ربیب تھے خود شیعہ نے نقل کیا ہے، مجالس المومنین جلد۱ص ۱۱۶، کہ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا کہ محمد بن ابی بکر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پُشت سے میرا بیٹا ہے۔ ﴿درہ نجفیہ ص ۱۱۳﴾

درج بالا عبارات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور حضرت سیدنا جعفر طیار اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو اولادیں پیدا ہوئیں ماں

جائے بہن بھائی تھے۔

رشتہ ہفتم: 7

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم زلف تھے۔ اُم المومنین حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں جائی بہن قریبۃ الصغریٰ کا نکاح عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا۔

﴿کتاب المحبر ص ۱۰۳، طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد ۸ ص ۴۶۶﴾

رشتہ ہشتم: 8

حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے داماد تھے۔ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا نکاح حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا۔

﴿شرح نہج البلاغہ لابن ابی حدید شیعی جلد ۴ ص ۵، بحارالانوار جلد ۴۴، ص ۲۴۰، ناسخ التواریخ جلد ۲، ص ۲۶۸ مطبوعہ ایران﴾

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی دو صاحبزادیاں آئیں۔

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے ہند بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی نکاح فرمایا۔

﴿شرح نہج البلاغہ لابن ابی حدید شیعی جلد ۴ ص ۵﴾

رشتہ نہم: 9

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد تھے۔ حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح مبارک ہوا۔

﴿طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد ۸ ص ۴۶۶، کتاب المحبر ص ۲۴۸﴾

رشتہ دہم: 10

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا محمد بن ابی بکر کے ہم زلف تھے یز دگر بادشاہ کی دو بیٹیاں اہل اسلام کی مال غنیمت میں ملیں، ایک کا نکاح حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دوسری کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا اس اعتبار سے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم زلف تھے۔

﴿منتہی الآمال جلد ۲ ص ۳، مناقب آل ابی طالب لابن شہر آشوب جلد ۴ ص ۵۶، کشف الغمہ جلد ۲ ص ۶۴۷، الارشاد للشیخ المفید ص ۳۵۳، مجالس المومنین جلد ۱ ص ۱۱۶، جلاء العیون مترجم جلد ۲ ص ۳۶۴، اصول کافی مع الصافی جلد ۲ ص ۲۰۴، اصول کافی جلد ۲ ص ۴۹۱﴾

رشتہ یازدہم: 11

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے امام زین العابدین

اورحضرت سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے حضرت سیدنا قاسم بن محمد بن ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ آپس میں خالہ زاد بھائی تھے۔ یزدگرد بادشاہ کی دو بیٹیاں میں ایک کا نکاح حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا جس سے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ پیدا ہوئے، جبکہ دوسری کا نکاح حضرت سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بیٹے حضرت سیدنا محمد بن ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا جس سے حضرت سیدنا قاسم بن محمد بن ابوبکررضی اللہ تعالیٰ عنہُ پیدا ہوئے (اس اعتبار سے سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اورسیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہُ خالہ زاد بھائی تھے)

﴿منتہی الآمال جلد۲ص ۳، مناقب آل ابی طالب جلد۴ص ۵۶، کشف الغمہ جلد۴ص ۶۴۷، عمدۃ الطالب ص۱۹۴، جلاء العیون جلد۲ص ۶۳ ۴، الارشاد ص۲۵۳﴾

رشتہ دوازدہم: 12

حضرت سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پڑپوتی حضرت سیدہ اُم فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا نکاح حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے پوتے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا۔

حضرت اُم فروہ کا حضرت سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے دو طرح کا رشتہ منقول ہے حضرت اُم فروہ حضرت سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پڑپوتی ہیں اُم فروہ بنت قاسم بن محمد ابوبکررضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور پھر اُم فروہ کی والدہ اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکررضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

﴿اُصول کافی جلد۴ص ۴۹۱،طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد۸ص ۴۶۲﴾

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی والدہ حضرت اُم فروہ کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نانا اور دادا لگتے ہیں اس لیے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ میرے نانا ہیں کیا کوئی شخص اپنے آباء (اپنے بڑھوں) کو بھی گالی دینا پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے مقدم نہ کرے (عزت و بڑائی نہ دے) اگر میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کو مقدم نہ کروں۔﴿احقاق الحق ص ۷﴾

اور یہی سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہُ کی دو طرح سے اولاد ہوں۔

﴿احقاق الحق ص ۷،عمدۃ المطالب ص ۱۹۵﴾

رشتہ سیز دہم: 13

حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی صاحبزادی اُم الحسن کا نکاح حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے نواسے حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا۔

﴿ناسخ التواریخ زندگانی حسن مجتبیٰ جلد۲ص ۲۷۱﴾

خلیفہ دوم ابو حفص حضرت سیدنا عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی نبی پاک ﷺ اور اہل بیت کے ساتھ رشتہ داریاں

رشتہ اول:1

تاریخ آئمہ:

خلیفہ دوم کی صاحبزادی حضرت سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابتدا میں ''خنیس'' کے نکاح میں تھیں۔ اِن کے مرنے کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شادی کی درخواست کی مگر کسی نے منظور نہ کیا۔ بالآخر ۳ھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آ گئیں۔

﴿تاریخ آئمہ صفحہ ۱۴۸، مصنفہ سید علی حیدر نقوی مطبوعہ لاہور، تذکرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا﴾

رشتہ دوم:2

حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد زوجیت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے کتب اہل سُنت سے تو ثابت ہے ہی، ہم انشاء اللہ کتب شیعہ سے ٹھوس دلائل پیش کریں گے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا سیّدہ اُمّ کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کا ثبوت اہل سُنت کی بیشمار کتب میں موجود ہے چند حوالہ جات درج ذیل ہیں: ملاحظہ فرمائیں۔

﴿صحیح بخاری شریف جلد۱،ص۴۰۳،فتح الباری جلد۶،ص۶۰،ارشاد الساری جلد۵،ص۸۴،کنز العمّال جلد۱۳،ص۳۷۵۸۶،۳۷۵۸۷،طبقات ابن سعد جلد۸،ص۴۶۳،۴۶۴،ذخائر العقبیٰ ص۱۶۹،۱۶۸،اصابہ فی تمیز الصحابہ جلد۴،ص۴۹۲،الاستیعاب جلد۴،ص۴۹۰،تاریخ خمیس جلد۲،ص۱۸۷،۲۸۵،﴾

عمدۃ الطالب:

"اُم کلثوم من فاطمة واسمها رقیه خرجت الیٰ عمر بن خطاب فا ولد ها زیدا"

1۔عمدۃ الطالب صفحہ۶۳ عقد امیر المومنین مطبوعہ نجف اشرف 2۔بالفاظ مختلفہ ناسخ التواریخ تاریخ خلفاء جلد۳ص۵۵ طبع جدید تہران ترجمہ: اُم کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے عقد ہوا

ان سے ایک لڑکا بنام زید پیدا ہوا اور بروایت ناسخ التواریخ ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئی۔

(1۔☆منتہی الآمال مصنفہ شیخ عباس قمی جلد اول مطبوعہ تہران صفحہ۲۱۷ باب دوم فصل ششم در ذکر اولاد حضرت امیر المومنین علیہ السلام،مجالس المومنین مصنفہ نور اللہ شوستری جلد۱ص۲۰۴ مطبوعہ تہران طبقہ دوم تقریر لطیف فی علۃ توقف امیر المومنین فی محاربۃ القوم،2۔☆فروع کافی جلد۲ص۳۱۱،۳۱۲ مطبوعہ تہران،3۔☆بحار الانوار جلد۴۲،ص۹۳،4۔☆الاستبصار جلد۳،ص۳۵۲،5۔☆تہذیب الاحکام جلد۸،ص۱۶۱،6۔☆زینب الکبریٰ ص۳۳،7۔☆قرب الاسناد ص۱۰۹، ۔☆وسائل شیعہ

جلد ا،ص ۸۱۱،9۔☆ کتاب اعلام الوریٰ جلد ۸،ص ۲۰۴،10۔☆ ناسخ التواریخ جلد ۴،ص ۱۱۸،11۔☆ منتخب التواریخ ص ۱۱۳،12۔☆ کتاب لباب انساب ص ۳۳۷،13۔☆ مرأۃ العقول جلد ۲۰،ص ۴۵،14۔☆ عمدۃ المطالب ص ۶۳،15۔☆ مناقب آل ابوطالب ص ۳۰۴،16۔☆ منتخب الآمال جلد ا،ص ۱۸۶،17۔☆ مجالس المومنین جلد ا،ص ۱۹۵،18۔☆ کتاب وسائل شریف مرتضٰی جلد ۳،ص ۱۴۹،19۔☆ انوار نعمانیہ جلد ا،ص ۳۷۱،20۔☆ نزل الابرار فی مناقب اہل بیت اطہار ص ۷۸،21۔☆ مسالک الافہام فی شرائع الاسلام جلد ا،ص ۳۹۸،22۔☆ اعیان شیعہ جلد ۳،ص ۴۸۵،23۔☆ تلخیص الشافی ص ۱۶۰،24۔☆ خزینۃ الانبیاء ص ۵۹،25۔☆ تاریخ یعقوبی جلد ۲،ص ۱۴۹،26۔☆ تذکرۃ الائمہ ص ۶۵،27۔☆ تنقیح المقال فی علم الرجال جلد ۳،ص ۷۳،28۔☆ حدیقۃ الشیعہ ص ۲۷۷،29۔☆ امام حسین یوم عاشورہ ص ۴۹،30۔☆ شرح نہج البلاغہ ابن حدید جلد ۳،ص ۱۲۴،31۔☆ فصل الخطاب علامہ کرمانی ص ۲۹۷،32۔☆ کتاب الشافی ص ۱۱۴،33۔☆ کتاب صافی شرح اصول کافی جلد ۳،ص ۲۸۲،34۔☆ تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین ص ۳۸۷،35۔☆ فروع کافی جلد ۶،ص ۱۱۵)

جامع القرآن کاتب وحی دامادرسول امیرالمومنین حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی نبی پاک ﷺ اوراہل بیت عظام کے ساتھ رشتہ داریاں

جامع القرآن کامل الحیاء والایمان کاتب وحی دامادرسول امیرالمومنین حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نبی مکرم ،نور مجسم ،رسول اکرم ،شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلیل القدرصحابی اور تیسرے خلیفہ راشد تھے آج کل رافضی لوگ اہل بیت عظام اور حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے مابین عداوت وکدورت بتلاکر عامتہ الناس کوگمراہ کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں حالانکہ یہ عداوت ،بکواس ،سراپا جھوٹ کا پلندہ ہے ۔اسی دعویٰ باطلہ کی تردیداور احقاق حق اور ابطال باطل کی خاطر ہم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اوران کے گھروالوں کے ساتھ اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہُم کی رشتہ داریاں بیان کررہے ہیں تاکہ روافض کے جھوٹ کی قلعی کھُل جائے۔

رشتہ اول:1

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی نانی اُم حکیم جن کوالبیضاء بھی کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سگی پھوپھی اور حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی صاحبزادی تھیں۔(مستدرک جلد۳ص ۹۶،المحبر ص۹،طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد۸ص ۴۲،اُسد الغابہ جلد۵ص ۱۹۱)

اس اعتبار سے حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی والدہ اروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھانجے تھے۔

رشتہ دوم:2

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے داماد تھے نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی یکے بعد دوصاحبزادیاں حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے نکاح میں آئیں اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کوذوالنورین کہتے ہیں اس لیے امام اہل سُنت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی چار نورزادیاں:

1۔ حضرت سیّدہ زاہدہ طیبہ طاہرہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا
2۔ حضرت سیّدہ زاہدہ طیبہ طاہرہ سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا
3۔ حضرت سیّدہ زاہدہ طیبہ طاہرہ سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا
4۔ حضرت سیّدہ زاہدہ طیبہ طاہرہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

کتب شیعہ میں صراحتاً یہی مرقوم ہے۔ملاحظہ کیجیئے:

☆منتہی الآمال جلد۱،ص ۱۲۵،مروج الذہب جلد۲،ص ۲۹۱،انوار نعمانیہ جلد۱،ص۸۰،۳۶۷،☆شرح نہج البلاغہ فیض الاسلام خطبہ

۱۴۳،ص ۵۲۸، ☆قرب الاسنادص ۶۷، ☆کتاب شیخ الصدوق قمی جلد۱،ص ۱۶۷، ☆اعلام الوریٰ ص۲۲، ☆وسائل شیعہ جلد۷،ص ۱۷۸، ☆تفسیر مجمع البیان طبرسی جلد۳،ص۲۳۳، ☆بحار الانوار جلد۲۲،ص۱۵۱، ☆مجالس المومنین جلد۱،ص۲۰۴، ☆ناسخ التواریخ جلد۳،ص ۲۶۸، ☆کتاب نہج البلاغہ شیخ عبدہ جلد۲،ص۳۲۲، ☆رجال کشی ص۱۴۲، ☆تنقیح المقال فی علم الرجال جلد۳،ص ۷۷،۸۷، ☆حیات القلوب جلد۲،ص ۵۸۸،

☆مرأۃ العقول جلد۵،ص۱۸۰، ☆اُصولی کافی جلد۱،ص۴۳۹، ☆تہذیب الاحکام جلد۳،ص۱۲۰، ☆امالی شیخ طوسی جلد۱،ص۴۲، ☆منتخب التواریخ جلد۱،ص۲۷، ☆فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص۵۲۸، ☆الاستبصار جلد۱،ص۴۸۵، ☆من لایحضرہ الفقیہہ جلد۴،ص۱۴۶، ☆نزل الابرار فی مناقب اہل بیت اطہار ص۷۵، ☆ذبیح العظیم ص۷۷،۸۷، ☆تذکرۃ المعصومین ص۳۴، ☆مسالک الافہام فی شرائع الاسلام جلد۱،ص ۳۹۸، ☆قصص الانبیاء ص۸۵۰، ☆نقش عائشہ صدیقہ سید مرتضٰی عسکری ص ۱۴۳، مفاتیح الجنان ص۲۱۲، ☆شجرہ الطوبی جلد۲،ص ۲۳۸،۲۴۲،

☆زندگانی حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالی عنہا)ص۱۸۳، ☆فاطمہ فاطمہ ہے[رضی اللہ تعالیٰ عنہا]ص۱۶۱،۱۶۲، ☆چہاردہ معصوم جلد۱،ص۲۲۴، ☆اعیان شیعہ جلد۳،ص ۴۸۷،

☆سکینۃ البحار ص۳۷۹، ☆کشف الغمہ جلد۱،ص۴۴۳، ☆مناقب آل ابوطالب جلد۱،ص۱۶۲، ☆تحفۃ العوام سلیم کیف حلالی طبع انڈیا لکھنو قدیم ص۱۱۳، ☆

جلاء العیون ص ۲۲۴، ☆ زندگانی فاطمہ علیہ السلام ص ۲۲۴، ☆ حق الیقین باب فکر عثمان بن عفان ص ۳۷۴، ☆ مروج الذہب باب ذکر عثمان غنی جلد۳،ص ۳۳۱، ☆ تفسیر منہاج الصادقین جلد۴،ص ۴۵۷،

☆ تفسیر صافی سورۃ النساء جلد ا،ص ۳۳۷، ☆ اخبار ماتم ص ۸۵، ☆ تذکرۃ الائمہ ص ۲۶، ☆ شرح نہج البلاغہ ابن حدید جلد۵،ص ۱۹۵، ☆ الکنی القاب جلد ا،ص ۱۱۴، ☆ عورت پردے کی آغوش میں مرتضٰی مطہری ص ۲۰۱، ☆ بیت الاخذان فی ذکر سیدۃ النساء العٰلمین ص ۱۳۳، ☆ حملہ حیدری کرمانی ص ۱۳۱، ☆ فصل الخطاب ص ۱۲۵، ☆ لباب الانساب ص ۳۳۷، ☆ وسائل شریف مرتضٰی جلد۳،ص ۱۴۹، ☆ مُسند الفوائد تالیف زین الدین شہید ثانی ص ۹۵، ☆ مجع الفوائد والبرھان جلد۳،ص ۴۷۰، ☆ فاطمۃ الزہرہ تالیف آغا محمد سلطان مرزا دہلوی ص ۱۰۵،۲۳۰، ☆ کتاب الوافی جلد۲،ص ۲۲۷، ☆ کتاب العقائد جعفریہ ص ۲۵، ☆ زینب الکبرٰی بنت امیر المومنین ص ۳۶، کتاب الازواج ص ۱۱، تاریخ اسلام تالیف بشیر الانصاری ص ۱۹۱، ☆ ریاض السالکین جلد ا،ص ۴۳۲، ☆ فاطمۃ الزہرہ ص ۱۶، ☆ مجالس سُنہ ص ۴۵

کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا (جبکہ دونوں صاحبزادیوں کا وصال ہوگیا) کہ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو وہ بھی عثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہُ) کے نکاح میں دے دیتا۔شرح نہج البلاغہ لابن ابی حدید جلد۳،ص ۴۶۳، کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی موقع پر ارشاد فرمایا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے عثمان (رضی

اللہ تعالیٰ عنہُ) کے نکاح میں دے دیتا۔ کتب شیعہ میں کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد موجود ہے کہ جس نے مجھ سے نکاح کیا اور جس کو مجھ سے شادی ملی وہ دوزخ میں نہ جائے گا گویا جو شخص میرا سُسر بنے یا داماد بنے وہ جنتی ہے۔﴿ تاریخ الخلفاء ص ۵۳۳، اُسد الغابہ جلد ۳، ص ۳۷۶،

تفسیر لوامع التنزیل جلد ۲، ص ۴۷۶﴾

رشتہ سوم:3

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے پوتے عبد اللہ بن عمر بن عثمان کا نکاح حضرت امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی صاحبزادی فاطمہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ گویا حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا پوتا حضرت سیدنا حسین شہید کربلا ابن علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا داماد تھا ،(مسالک الافہام جلد ۱، ص ، مقاتل الطالبین ، ص ۲۰۲، شرح نہج البلاغہ لابن حدید للشیعی جلد ۳، ص ۴۵۹، ناسخ التواریخ جلد ۶، کتاب دوم ، ص ۵۳۴، التنبیہہ والاشراف ص ۲۵۵، نسب قریش ، ص ، ۵۱، ۵۲، ۵۹)، جن سے حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے دو عثمانی نواسے محمد الاصغر اور قاسم اور ایک نواسی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیدا ہوئے یعنی دادا حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ داماد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور پوتا سرکار حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا داماد حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہے۔

رشتہ چہارم:4

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے پوتے زید بن عمرو بن عثمان

کا نکاح حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی صاحبزادی سکینہ بنت حسین سے ہوا اور یہ اِن حضرت سیدہ سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تیسری شادی تھے۔ اِن کی پہلی شادی مصعب بن زبیر سے ہوئی ان کی شہادت کے بعد عبد اللہ بن عثمان بن عبد اللہ سے ہوئی۔ اِن کے بعد تیسری شادی زید بن عمرو بن عثمان سے ہوئی۔

﴿طبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد ۸، ص ۴۷۵، نسب قریش جلد ۴، ص ۱۰۲، المعارف لابن قتیبہ، ص ۱۸۷﴾

رشتہ پنجم: 5

حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے پوتے مروان بن ابان بن عثمان کا نکاح حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پوتی اُم القاسم بنت سیدنا حسن مثنیٰ بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ساتھ ہوا۔

﴿المحبر، ص ۴۳۸، نسب قریش جلد ۲، ص ۵۲﴾

رشتہ ششم: 6

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے صاحبزادے ابان بن عثمان کا نکاح حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بھائی حضرت سیدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پوتی اُم کلثوم بنت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا۔ المعارف، ص ۸۶۔

رشتہ ہفتم: 7

حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی صاحبزادی عائشہ بنت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے

ہوا۔ اِن کی شہادت کے بعد انہی سیدہ عائشہ بنت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا۔

﴿مناقب آل ابی طالب، جلد۴، ص ۳۹﴾

گویا حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے داماد تھے۔

رشتہ ہشتم:8

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پڑپوتی عائشہ بنت عمر بن عاصم بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے پڑپوتے اسحاق بن عبداللہ الارقط بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہوا۔ جن سے ایک لڑکا یحییٰ بن اسحاق پیدا ہوا۔ نسب قریش، ص ۶۵۔

رشتہ نہم:9

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ماں باپ دونوں کی طرف سے بالترتیب چھٹی اور پانچویں صلب میں کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مل جاتے ہیں۔

﴿مروج الذہب للشیعی، جلد۴، ص ۳۳۱، شرح نہج البلاغہ فیض الاسلام﴾

رشتہ دہم:10

سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی بڑی صاحبزادی سکینہ نے یکے بعد دیگر چھ مردوں سے شادی کی تھی ان چھ میں سے ایک اصبغ بن مروان اُموی تھے۔ (نسب قریش، ص ۵۹) اصبغ اُموی کے انتقال کے کچھ دنوں بعد سکینہ کی شادی سیدنا عثمان کے

پوتے زید بن عمرو سے ہوئی تھی۔ ﴿نسب قریش، ص۵۹﴾

رشتہ یازدہم: 11

حضرت سیدنا حسن کے ایک پوتے ابراہیم بن عبداللہ بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا عقد حضرت سیدنا عثمان بن عفان اُموی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی سگی پوتی رقیہ صغریٰ بنت محمد دیباج الاصغر بن عبد اللہ بن عمر بن عثمان بن عفان سے ہوا تھا۔

﴿انساب لاشراف جلد پنجم، ص۱۱۱﴾

رشتہ دوازدہم: 12

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ایک پڑپوتے اسحاق بن عبد اللہ بن علی بن زین العابدین نے حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پڑپوتی عائشہ بنت عمر بن عاصم سے عقد کیا تھا۔

﴿نسب قریش، ص۴۰﴾

رشتہ سیزدہم: 13

منصور کے فرزند اور عباسی خانوادہ کے تیسرے خلیفہ محمد المہدی نے سیدنا عثمان اُموی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے خانوادہ کی ایک دختر رقیہ بنت عمرو بن خالد بن عبداللہ نے عمرو بن عثمان اُموی سے ۱۴۰ھ میں شادی کی تھی۔ (طبری جلد ہشتم، ص ۱۳) انہیں رقیہ سے بعد میں علی بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے عقد کرلیا تھا۔ ﴿طبری جلد ہشتم، ص۲۱۹﴾

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی نبی پاک ﷺ اور اہل بیت عظام کے ساتھ رشتہ داریاں

☆ نام ونسب:۔ امیر معاویہ بن ابوسفیان بن اُمیہ بن شمس بن عبد مناف رضی اللہ عنہم

☆ ولادت:۔ حضور سید عالم ﷺ کے اعلان نبوت کے پانچ سال قبل حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ولادت ہوئی۔

﴿الاصابہ لابن حجر عسقلانی، جلد۳، ص۴۱۲﴾

☆ قبول اسلام:۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ خود فرماتے ہیں میں نے عمرۃ القضاء (۷ ہجری) سے قبل اسلام قبول کر چکا تھا مگر میں نے اپنی والدہ ہند بنت عتبہ کے ڈر سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت نہ کی۔

﴿الاصابہ جلد۳، ص۴۱۳، طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد۷، ص۱۲۸، اُسد الغابہ لابن اثیر جلد۴، ص۳۸۵، تطہیر الجنان لابن حجر مکی ص۷، البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد۸، ص۱۱۷، تاریخ بغداد للخطیب جلد۱، ص۲۰۷، نسب قریش الزبیدی ص۱۲۴﴾

بعض علماء نے آپکے قبول اسلام کا موقع فتح مکہ بتلایا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اسلام عمرۃ القضاء کے سال قبول کیا مگر اپنے قبول اسلام کا اظہار فتح مکہ کے موقع پر کیا ہے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور آپکے خاندان کے حضور ﷺ کے خاندان نبوت سے نسبی تعلق اور رشتہ داریاں

رشتہ اول:1

امیر المومنین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے چوتھے دادا عبد مناف حضور ﷺ کے تیسرے دادا لگتے ہیں۔

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸،ص ۱۱۷،تاریخ بغداد ص ۲۰۷،شیعہ کی تاریخ یعقوبی میں بھی یہی لکھا ہے﴾

رشتہ دوم:2

امیر المومنین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ہمشیرہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اس اعتبار سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے برادر نسبتی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہوئے اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ حضور ﷺ کی اُمت کے ماموں ہوئے۔

﴿منتخب التواریخ شیعی جلد۱،ص۲۲،مناقب ابن شہر آشوب شیعی جلد۱،ص ۱۶۰،تاریخ یعقوبی شیعی جلد۱،ص ۲۲،طبقات ابن سعد جلد۸،ص ۶۸﴾

رشتہ سوم:3

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی چھوٹی بہن حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے نکاح میں تھیں اس اعتبار سے حضرت سیدنا امیر

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضور ﷺ کے ہم زلف ہوئے۔

﴿کتاب المحبر ص ۱۰۲﴾

رشتہ چہارم:4

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ہمشیرہ ہند حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے چچازاد بھائی کے صاحبزادے حارث بن نوفل کے نکاح میں تھیں۔

﴿اصابہ جلد۴، ص ۴۰۹، تہذیب التہذیب جلد۸، ص ۱۸۱، طبقات ابن سعد جلد۸، ص ۲۴۰، شرح نہج البلاغہ ابن حدید شیعی جلد۴، ص ۲۰﴾

رشتہ پنجم:5

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی حقیقی پھوپھی اُم سعید حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بیوی تھیں۔

﴿منتخب التواریخ جلد۱، ص ۱۲۲﴾

رشتہ ششم:6

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی حقیقی بھانجی لیلیٰ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بیوی تھیں۔ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے صاحبزادے حضرت سیدنا علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی نانی (امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ساس) میمونہ بنت ابوسفیان کے بھائی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تھے۔

﴿نسب قریش ص ۵۷، تاریخ خلیفہ ابن خیاط جلد۱، ص ۲۵۵، مقاتل

﴿الطالبین شیعی ص ۸۰، منتہیٰ الآمال شیعی ص ۱۴۱ ۵، منتخب التواریخ جلد ۱، ص ۱۲۲﴾

رشتہ ہفتم: 7

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پوتی لبابہ بنت عبید اللہ کا نکاح حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بھتیجے ولید بن عقبہ سے ہوا۔

﴿نسب قریش ص ۱۳۲، عمدۃ الطالب شیعی (حاشیہ) ص ۱۰﴾

رشتہ ہشتم: 8

حضرت سیدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پوتی رملہ بنت محمد کا نکاح حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے ابوالقاسم بن ولید بن عقبہ سے ہوا۔

﴿کتاب المحبر ص ۴۴۹﴾

رشتہ نہم: 9

نفیسہ بنت زید بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بھتیجے ولید بن عبد الملک بن مروان سے ہوا۔

﴿عمدۃ الطالب شیعی ص ۸۰، طبقات ابن سعد جلد ۵، ص ۲۳۴﴾

حضور سید عالم ﷺ کی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے حق میں دعائیں

صحابی رسول حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے حق میں دعا فرمائی کہ: اے اللہ معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کو کتاب و حساب کا علم عطا فرما اسے عذاب سے محفوظ فرما۔

﴿کنز العمال جلد۶،ص ۱۹۰، مُسند امام احمد جلد۴،ص ۱۶۲، صحیح ابن حبان جلد۱۰،ص ۱۷۰، مجمع الزوائد ص ۳۵۶، کتاب المعرفۃ و التاریخ جلد۲،ص ۳۴۵، تاریخ اسلام لذھبی جلد۲،ص ۳۱۸، انساب الاشراف جلد۴،ص ۱۰۷۔﴾

دعائے رسول اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہٗ کو ہادی اور مہدی بنا

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جو صحابی رسول ﷺ ہیں نے فرمایا کہ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے حق میں بایں الفاظ دعا مانگی۔ اے اللہ امیر معاویہ کو ہادی بنا اور لوگوں کو اس کے ذریعہ ہدایت فرما۔

﴿تاریخ بغداد جلد۱،ص ۲۰۸، مطبوعہ مدینہ منورہ﴾

ساب معاویہ پر لعنت خدا و ملائکہ

حضرت رباح بن جراح موصلی کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو ''معافی بن عمران'' سے سوال کرتے سُنا۔ اُس نے پوچھا۔ اے ابو مسعود! عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مقابلے میں کیسے ہیں؟ یہ سُن کر ''ابن عمران'' انتہائی غضبناک ہو گئے۔ اور فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کے ساتھ کسی غیر صحابی کا مقابلہ مت کرو۔ حضرت سیدنا امیر

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی، سالے اور اللہ کی وحی کے کاتب اور امین تھے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے سُسرال مجھ پر رہنے دو (یعنی میں تم سے بہتر اُنہیں سمجھتا ہوں، ان پر کوئی اور الزام نہ دھرو) جس نے ان میں سے کسی کو گالی دی۔ اُس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔

﴿تاریخ بغداد جلد ا، ص ۲۰۹، مطبوعہ مدینہ منورہ﴾

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جس دن اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تھے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا دیکھو کون ہے؟ کہا معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) ہیں۔ فرمایا اندر آنے دو۔ حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کانوں میں قلم رکھے ہوئے اندر آئے جس سے لکھتے تھے۔ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا۔ اے معاویہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) تیرے کان میں قلم کس مقصد کے لیے ہے؟ عرض کی میں نے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے تیار کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے نبی کی طرف تجھے بہتر جزا عطا کرے۔ خدا کی قسم! میں نے تجھے لکھنا صرف اس لیے سکھایا۔ تا کہ تو اللہ کی وحی لکھے میں چھوٹا موٹا ہر کام اللہ کی وحی سے ہی کرتا ہوں اگر اللہ تمہیں خلافت کی قمیص پہنائے تو اس کے متعلق تیرا کیا خیال ہے'' اُم حبیبہ'' کھڑی ہوئیں۔ اور کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے جا بیٹھیں، اور کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ معاویہ (رضی

اللہ تعالیٰ عنہُ) کو قمیص پہنائے گا (یعنی خلیفہ بنائے گا) فرمایا ہاں ،لیکن اس میں تکالیف ہیں ۔اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی حضور! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پھر اِن کے لیے دعا فرمائیں ۔آپ ﷺ نے دعا کی ۔اے اللہ ! معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کو ہدایت عطا فرما۔اور بد خلقی سے بچا ،اور دنیا اور آخرت میں اس کی مغفرت فرما۔

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۷،ص ۱۲۰،مطبوعہ بیروت ریاض﴾

عمرو بن عاص کہتے ہیں میں نے سُنا کہ کریم آقا نبی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کے لیے یوں دعا فرما رہے تھے ''اے اللّٰہ! اسے ''الکتاب'' سکھا اور شہروں پر تسلط عطا کر اور عذاب جہنم سے اِسے بچا۔

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸،ص ۱۲۱﴾

﴿ اِن چار روایات سے مندرجہ ذیل اُمور ثابت ہوئے ﴾

1۔ کوئی آدمی (انبیاء علیہ السلام کے علاوہ) کتنا ہی صاحب مرتبہ ہو۔وہ مقام صحابی اور صحابیت تک نہیں پہنچ سکتا۔

2۔ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہونے کے علاوہ آپ ﷺ کے سُسرال بھی ہیں۔

3۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ اور سُسرال کو گالی دینے والے اور بُرا بھلا کہنے والے پر لعنت کی۔اُس پر اللہ اُس کے تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔

4۔ جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی یا آپ ﷺ کے

سُسرال پر لعنت کی۔ اُس پر اللہ اُس کے تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔

5۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کو وحی کی کتابت کا فریضہ اللہ کے حکم سے عطا فرمایا تھا۔

6۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دور میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کو خلافت عطا ہونے کی بشارت دی تھی۔ گویا آپ ﷺ نے نورِ الٰہی سے اِن کی خلافت دیکھ لی تھی۔

7۔ آپ ﷺ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا اللہ تجھے ہدایت دے ہر ردی چیز سے بچائے، اور دنیا و آخرت میں معاف کر دے۔

8۔ شہروں پر تسلط ملنے اور عذاب سے محفوظ رکھنے کی بھی اللہ سے دعا مانگی۔

بنواُمیہ اور بنو ہاشم کے مابین ازدواجی رشتے

بین القبائل شادی کا رواج عربوں میں ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے اور ان میں اکثر و بیشتر کفائت یعنی سماجی برابری کا خیال بھی رکھا جاتا تھا۔انساب عرب کی کتابوں میں خاص کر اور سیر و تواریخ میں عام طور پر عربوں کے مابین قبائلی ازدواجی تعلقات کا ذکر بڑی کثرت سے ملتا ہے اگر ان کے مابین قبائلی ازدواجی روابط کا تحقیقی تجزیہ کیا جائے تو عرب معاشرت کا ایک سنہری پہلو سامنے آجائے گا۔اسی سلسلہ کی اہم کڑی ہمارا موجودہ مطالعہ ہے جس میں قریش مکہ کے دو عظیم ترین خاندانوں بنو ہاشم اور بنو اُمیہ کے درمیان ازدواجی تعلقات کا مفصل تحقیقی تجزیہ پیش کیا جارہا ہے یہ مطالعہ اس وجہ سے بڑی اہمیت کا حامل ہو گیا ہے کے ان دونوں خاندانوں کے درمیان خاندانی یا قبائلی رقابت کی کہانی شہرت عام کے درجے پر ہے ۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے عم زاد خاندان تھے۔لہٰذا ان دونوں میں ازدواجی روابط کا قائم ہونا غیر منطقی یا باعث حیرت نہیں ہے کیونکہ عرب سماج میں ''بنت عم'' کو جو رومانوی درجہ حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں ملا۔بہر حال ! ہمارے موجودہ مزعومات اور دل پسند رجحانات کے خلاف ان دونوں قریشی خاندانوں میں ازدواجی تعلقات تاریخ اسلام کے ہر دور میں قائم ہوئے آئیندہ صفحات میں ان کی کم و بیش تین سو سالہ تاریخ کا ایک تنقیدی جائزہ ملے گا۔بنو ہاشم اور بنو اُمیہ کے درمیان ازدواجی روابط کا آغاز عہد جاہلیت میں تقریباً چھٹی صدی عیسوی کے وسط سے ہوا اور عہد عباسی کے عہد زریں تک یعنی نویں صدی عیسوی کے وسط تک برابر اس کی مثالیں ملتی رہیں۔موجودہ مطالعہ میں اس طرح اسلامی معاشرتی تاریخ کے پانچ ادوار عہد

نبوی، خلافت راشدہ، بنو اُمیہ اور دولت بنی عباس میں ان دونوں خاندانوں کے درمیان قائم ہونے والے ازدواجی روابط کی تاریخی تحقیق ہے جو بہت اہم دلچسپ اور فکرانگیز ہے۔

عہد جاہلیت:

ھاشم بن عبد مناف (تقریباً ۱۰۲، ۱۴۷ قبل ہجری مطابق ۴۷۰، ۸۴۰، ۵۲۴ عیسوی) اور بنو اُمیہ کے جد امجد عبد شمس (تقریباً ۱۰۵، ۱۵۵ ہجری مطابق ۴۶۷، ۵۴۷ عیسوی) کے فرزندوں اور دختروں میں کوئی ازدواجی تعلق نہیں ہوا تھا (نسب قریش ،مرتبہ لیفی بروفنال ،مصر ۱۹۵۳ء، ص ،۱۵، ۱۷، ۹۷) البتہ بعد کی پیڑھی میں اس کا پہلا ثبوت ملتا ہے۔

عبدالمطلب کی بڑی صاحبزادی اُم حکیم بیضاء کا عقد اُموی خاندان کے ایک ممتاز فرد کرزین ربیعہ سے ہوا تھا (نسب قریش ،ص ،۱۸) عبدالمطلب کی دوسری صاحبزادی سیدہ صفیہ کا پہلا عقد حرب بن اُمیہ کے بیٹے حارث سے ہوا تھا (ابن سعد طبقات الکبریٰ، بیروت ۱۹۵۸ء ہشتم ص ۴۵) عبدالمطلب کی تیسری صاحبزادی اُمیمہ کا عقد اُموی خاندان کے ایک حلیف جحش بن ریاب اسدی سے ہوا تھا۔(نسب قریش ،ص ۹۱) یہاں یہ امر ذہن نشیں رہے کہ عرب کے قبائلی سماج میں حلیف اسی خاندان کا رکن شمار ہوتا تھا۔عبدالمطلب کے ایک صاحبزادے ابو لہب کا عقد حرب بن اُمیہ کی بیٹی اُم جمیل سے ہوا تھا۔﴿نسب قریش ،ص ۸۹﴾

عہد نبوی:

خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شادی ابوسفیان بن حرب

اُموی کی صاحبزادی سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی (طبری دوم ص۱۵۳،۱۵۴) بنو ہاشم کے ایک اور فرد حارث بن نوفل بن عبد المطلب نے ابوسفیان کی دوسری دختر ہند سے عقد کیا تھا۔(احمد بن یحییٰ بلاذری ،انساب الاشراف ،مرتبہ محمد حمید اللہ قاہرہ ۱۹۵۹ء اول ،ص۴۴۰) سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے بڑے بھائی حضرت سیدنا عقیل بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا عقد ولید بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی فاطمہ سے ہوا تھا۔

﴿واقدی کتاب المغازی ،مارسدن جونس ،آکسفورڈ۱۹۴۴ء ص۹۱۸﴾

سیدنا زید بن حارثہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نکاح خاندان بنو اُمیہ کی ایک معزز خاتون اُم کلثوم بنت عتبہ بن ابی معیط اُموی سے ہوا۔(ابن سعد ہشتم ،ص۲۳۰) عہد نبوی میں ہاشمی اور اُموی خاندانوں کے درمیان ازدواجی تعلقات کا مزید ذکر ہماری متداول ودستیاب کتب تاریخ وسیر وانساب میں اب تک نہیں مل سکا۔لیکن اس سے یہ مطلب نکالنا قطعی غلط ہوگا کہ مذکورہ بالا رشتے ہی تھے جو ان دونوں قریشی خاندان کے درمیان قائم ہوئے تھے اس لیے کہ نہ جانے ایسے کتنے ہی رشتے ہوں گے لیکن اِن کا ہم کو علم نہیں ہوسکا۔

خاندان حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہُ کے خاندان بنواُمیہ سے رشتہ داریاں

عہد خلافت راشدہ:

اس عہد میں اِن دونوں خاندانوں کے درمیان ازدواجی تعلقات سب سے کم

قائم ہوتے نظر آئے ہیں پورے تیس سالہ عرصے میں اگرچہ دو چار ازدواجی رشتوں کا پتہ چلتا ہے لیکن عددی اعتبار سے کم ہونے کے باوجود یہ سماجی اور تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں یہ عجیب وغریب دلچسپ حقیقت ہے کہ یہ تمام رشتے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے خاندان کے افراد سے ہوئے تھے۔

سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا ایک عقد ان کی پہلی بیوی فاطمہ بنت ولید بن عقبہ بن ربیعہ کی ہم نام پھوپھی فاطمہ بنت عتبہ سے ہوا تھا۔

﴿طبقات ابن سعد جلد چہارم، ص ۲۳﴾

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے ابوالعاص بن ربیع اُموی کی ایک صاحبزادی اُمامہ (جو سیدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ کے بطن سے تھیں) سے شادی کرلی تھی۔ (نسب قریش، ص ۲۲) سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ایک شادی سیدنا ابوسفیان اُموی کی بیٹی میمونہ کی صاحبزادی آمنہ یا لیلیٰ بنت ابی مرۃ ثقفی سے ہوئی۔ ﴿نسب قریش، ص ۱۵۸، ۱۲۴﴾

عہدِ اُموی:

بڑی دلچسپ اور فکر انگیز تاریخی حقیقت ہے کہ اس عہد میں (جو کہ اِن دونوں خاندانوں کے بعض اہم افراد کے درمیان سخت سیاسی مخالفت کا زمانہ تھا) اتنی کثرت اور تیزی سے اِن دونوں خاندانوں کے درمیان ازدواجی رشتے استوار ہوئے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ہوئے اور نہ اس کے بعد، یہ بات اسی جگہ واضح ہو جاتی ہے کہ سیاسی سطح پر بنو ہاشم اور بنو اُمیہ کے کچھ افراد میں سیاسی کشمکش ضرور تھی مگر یہ کوئی خاندانی رقابت وکشمکش کا معاملہ نہ تھا۔

اس عہد میں کیونکہ یہ دونوں خاندان کافی پھیل گئے تھے اور بجائے خود قبیلے بن گئے تھے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بنو ہاشم کے الگ الگ خاندانوں سے بنواُمیہ کے ازدواجی روابط کا ذکر کیا جائے۔

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ایک صاحبزادی رملہ بنت علی کی دوسری شادی معاویہ بن مروان بن حکم بن عاص اُموی سے ہوئی۔ (نسب قریش، ص ۴۵)

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی دوسری صاحبزادی خدیجہ کی دوسری شادی بنواُمیہ کے خاندان بنوحبیب بن عبدشمس کے ایک اہم فرد ابوالسنابل عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے ہوئی تھی۔

﴿ابن حزم، جمہرۃ انساب العرب مرتبہ لیفی بروفنال قاھرہ ۱۹۴۸ء، ص ۴۸﴾

غالباً بنات سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ میں سب سے اہم رشتہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ایک گمنام صاحبزادی کا ہوا تھا جو مشہور اُموی خلیفہ عبدالملک بن مروان سے منسوب ہوئی تھیں۔

﴿تاریخ طبری جلد ششم، ص ۴۲، البدایہ والنہایہ جلد ۹، ص ۶۹﴾

حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پوتی زینب بنت حسن بن حسن بن علی کا نکاح مشہور اُموی خلیفہ ولید بن عبدالملک سے ہوا تھا۔

﴿طبقات ابن سعد جلد پنجم، ص ۳۱۹، نسب قریش، ص ۵۲﴾

انہی زینب بنت حسن ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بعد میں ولید کے چچا معاویہ بن مروان سے شادی کر لی تھی۔

﴿جمہرۃ، ص ۱۰۰، ۸۰﴾

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ایک اور پوتی نفیسہ بنت زید بن حسن کی شادی ان کے والد محترم زید ہاشمی نے مشہور اُموی خلیفہ ولید بن عبد الملک بن مروان سے اس کے عہد خلافت کے دوران کی تھی۔

﴿نسب قریش، ص۳۲﴾

حضرت سیدنا حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ایک پڑپوتی فاطمہ بنت محمد بن حسن بن حسن کی شادی عبد الملک بن مروان کے ایک غیر معروف بیٹے ابوبکر سے ہوئی تھی۔

﴿نسب قریش، ص۵۳﴾

حضرت سیدنا حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پوتی خدیجہ بنت حسین بن حسن کا عقد اسماعیل بن عبد الملک بن حارث بن حکم بن ابی العاص سے ہوا تھا۔

﴿جمہرۃ، ص۱۰۰﴾

اور اسی خدیجہ بنت الحسین کی چچا زاد بہن حمادہ بنت الحسن بن حسن بن علی کا نکاح مروان کے بھائی الحارث کے پوتے اسماعیل بن عبد الملک کے ساتھ ہوا۔

﴿جمہرۃ انساب، ص۱۰۹﴾

حضرت سیدنا حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ایک پوتی حمادۃ بنت حسن بن حسین کا عقد انہی اسماعیل سے ہوا تھا۔

﴿جمہرۃ، ص۱۰۰﴾

اسی طرح تاریخ کے آئینے میں ہم دیکھتے ہیں کہ خاندان حسنی نے بنواُمیہ کے مختلف خاندانوں سے ازدواجی تعلقات قائم کئے تھے اور یہ تعلقات یک طرفہ نہیں

بلکہ دوطرفہ تھے۔حسنی اور اُموی صاحبزادیاں حسنی سادات کے ازدواج میں تھیں اگرچہ دونوں کے فیصد تناسب اورتوازن میں فرق تھا۔

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے صاحبزادوں میں سے کسی کی کوئی شادی بنواُمیہ میں نہیں ہوئی ،البتہ دختران حسین میں سے کوئی نہ کوئی شادی اُموی خاندان میں ضرور ہوئی ۔اسے اتفاق کہیے یاایک دلچسپ تاریخی حقیقت کہ حسینی خانوادہ کی پہلی پیڑھی کے بعض افراد نے اُمویوں سے رشتہ ازدواج قائم کرلیا تھا ۔جبکہ حسنی خانوادہ کے بنواُمیہ سے ازدواجی تعلقات دوسری پیڑھی سے قائم ہونا شروع ہوئے تھے ۔اسلامی تاریخ کے سیاسی پس منظر میں خودسیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی دختروں کا اس طرح اپنے والدمحترم کے سیاسی حریفوں کے خاندان کے افراد سے ایسے نازک سماجی رشتے قائم کرنا بجائے خوداس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا عثمان شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بعد کی آہ وزاری اور کربلا کا عظیم سانحہ دونوں خاندانوں کی قبائلی رقابت یا جماعتی تعصب کا المناک نتیجہ نہیں تھا۔

(سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی دو صاحبزادیوں کی اُموی خاندان میں شادیاں ہوئیں دیکھیئے حضرت سیدنا عثمان کی اہل بیت کے ساتھ رشتہ داریاں میں)

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ایک پڑپوتے حسین بن حسین بن علی بن زین العابدین نے سعید بن عاص اُموی کی پڑپوتی خلیدہ بنت مروان بن عتبہ سے شادی کی تھی۔

﴿نسب قریش،ص ۵۹﴾

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی غیر فاطمی (علوی) اولاد کے بنو اُمیہ خاندان سے رشتہ داریاں

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندان سیدنا حسین کے علاوہ ان کے تین فرزندان گرامی سے بھی چلا تھا اس لیے وہ سب علوی کہلائے۔ اگرچہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِن صاحبزادوں کو سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح وہ مقام حاصل نہیں ہے جو خاندان رسول ﷺ کو حاصل ہے تاہم ان کا اصلاً حسباً نسباً ہاشمی ہونے کی بدولت ایک مقام ہے۔

مئورخین اور ماہر انساب نے حسنی اور حسینی خاندانوں کے مقابلے میں علوی خاندان پر کم توجہ دی ہے اس لیے ان کے بارے میں کم معلومات مل سکیں تاہم جو کچھ مل سکا پیش کیا جا رہا ہے۔

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ کی پوتی لبابہ بن عبداللہ نے بنو اُمیہ کے مشہور سعیدی خاندان کے ایک فرد سعید بن عبداللہ بن عمر ابن سعید بن عاص بن اُمیہ سے شادی کی تھی۔

﴿نسب قریش، ص ۷۴﴾

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک اور صاحبزادے عباس بن کلابیہ کی ایک پوتی نفیسہ بنت عبیداللہ بن عباس نے اُموی خلیفہ یزید بن معاویہ کے ایک پوتے عبداللہ بن خالد سے شادی کی تھی۔

﴿نسب قریش، ص ۷۹﴾

یہ رشتہ حادثہ کربلا کے پس منظر میں تاریخی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے ۔کیونکہ یہ وہی عباس بن علی تھے ۔جو اپنے علاتی بھائی سیدنا حسین بن علی ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ساتھ کارزار کربلا میں شریک تھے ۔ان کے ساتھ ان کے تین سگے بھائی عثمان ،جعفر ،اور عبداللہ (حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے کلابی بیوی سے فرزند) بھی شریک معرکہ جانثاری تھے ۔

اس پس منظر میں کیا یہ حیرت انگیز اور اپنی جگہ اہم بات نہیں کہ انہی عباس علوی کے فرزند عبید اللہ علوی نے جو اپنے باپ کے وارث اپنے دو چچا محمد بن الحنفیہ اور عمر بن التغلبیہ کی حیات میں بن گئے تھے ۔(نسب قریش ،ص ۴۳) اپنی دختر کی شادی اس اُموی خلیفہ کے پوتے سے کردی تھی جس کے عہد میں ان کے باپ اور تین چچا قتل کر دیئے گئے تھے ۔مؤرخین اور ماہر انساب نے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے پانچویں فرزند عمر بن التغلبیہ کے کئی فرزندوں اور صاحبزادوں کا ذکر ضرور کیا ہے ۔(نسب قریش ،ص ۸۰ ،جمہرۃ ،ص ۴۰) تاہم ان میں سے کسی کی بھی بنو اُمیہ میں شادی کا حوالہ نہیں دیا ہے ۔اس مجموعی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ فرزندوں میں سے چار کے گھرانے میں بنو اُمیہ کے مختلف خاندانوں نے ازدواجی تعلقات قائم کیے ہیں ۔جن میں عثمانی ،سفیانی ،اور مروانی خانوادے شامل تھے ۔جس کے حسنی ،حسینی اور علوی خاندانوں سے ازدواجی تعلقات بوجود خاص بہت اہم ہیں ۔

حضرت سیدنا جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے خاندان کی بنواُمیہ خاندان کے ساتھ رشتہ داریاں

حضرت سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ایک سگڑ پوتی تھیں۔ ربیحہ بنت محمد بن علی بن عبداللہ کی پہلی شادی یزید بن عبدالملک بن مروان سے ہوئی تھی۔ (کتاب المحبر ، ص ۴۴۰) انہی ربیحہ کی دوسری شادی بکار بن عبدالملک بن مروان اُموی سے ہوئی تھی۔ (کتاب المحبر ، ص ۴۴۰) جعفر خانوادے کی ان سات شادیوں کی ایک خاص تاریخی اہمیت اس لیے ہے کہ واقعہ کربلا کو گزرے ابھی کچھ خاص مدت نہ ہوئی تھی کہ یہ شادیاں ہوئیں۔

حضرت سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے پوتے کا نام معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہُ۔

﴿روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب ص 72 ، مراۃ العقول جلد ا، ص ۸۷۰﴾

حضرت سیّدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے چچازاد بھائی اور بہنوئی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی ایک صاحبزادی اُم ابیہا عبدالملک بن مروان کے حبالۂ عقد میں تھیں۔

﴿جمہرۃ انساب العرب ص ۶۲﴾

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے خاندان کی بنواُمیہ خاندان کے ساتھ رشتہ داریاں

سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی پوتی لبابہ بنت عبیداللہ کی ایک شادی

ابوسفیان کے ایک پوتے ولید بن عتبہ سے ہوئی جو یزید کے عم زاد بھائی اوراس کے عہد میں مکہ اور مدینہ میں گورنر تھے۔

﴿نسب قریش، ص۳۲﴾

دوسری شادی ہاشمی خانوادوں کی مانند عباسی خانوادہ کی ایک دختر کا واقعہ کربلا کے فوراً بعد یزید اُموی کے عم زاداوراُس کے ایک گورنر سے شادی کرنا جبکہ ان کے پہلے شوہر (عباسی علوی) اور ان کے ایک بیٹے واقعہ کربلا میں سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی جانب سے لڑتے ہوئے شہید ہو چکے تھے کافی اہم تاریخی حقیقت ہے انہی لبابہ کی بہن میمونہ نے ابوالسنابل عبدالرحمٰن اُموی سے شادی کی تھے۔

﴿نسب قریش، ص۳۲﴾

مشہور صحابی رسول سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک پوتی ریطہ بنت عبیداللہ کی شادی مشہور اُموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کے بیٹے عبداللہ اُموی سے ہوئی۔

﴿نسب قریش، ص۳۰﴾

یہ ہے عہد اُموی کے دوران بنو ہاشم اور بنو اُمیہ کے درمیان ازدواجی تعلقات کی دلچسپ، اہم اور مفصل تاریخ اتنے وسیع تعلقات کے بارے میں بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ وہ نہ تو سیاسی، سماجی اوور معاشی دباؤ کے تحت قائم ہوئے تھے نہ بے انصافی ظلم یا جور کے ڈنڈے سے..........

چند معاملات میں تو سیاسی مصالح، وقتی ضرورت یا کسی نوع کی سیاست کارفرما ہوسکتی ہے لیکن اتنے کثیر ازدواجی تعلقات کی اساس صرف ایک ہوسکتی تھی اور وہ

دونوں قریشی خاندانوں کے درمیان باہمی مفاہمت ،آپس میں سماجی لحاظ سے ہم مرتبہ اور کفو ہونے کا شعور اور خون کے رشتہ سے پیدا ہونے والی مہر ومحبت'' یہ درخت اس قدر طاقت ورتھا اور اس کی جڑیں زمین میں اتنی گہری پیوست تھیں کہ دولت بنی اُمیہ کے آواخر اور آغاز دولت بنی عباس میں بنو ہاشم اور بنو اُمیہ کے سیاسی رقابت کی زبردست آندھی میں وہ اپنی جگہ کھڑا ہی نہیں رہا بلکہ برگ وبار بھی لاتا رہا

عہدعباسی:

یہ عجیب تاریخی حقیقت ہے کہ عباسی انقلاب میں آنے والی حشر سامانیوں ،نفرتوں اور کدورتوں کے نتیجہ میں اُموی خون کے دھارے بہنے ابھی پوری طرح بند نہیں ہوئے تھے کہ ہاشمی اور اُموی خاندانوں کی فطری محبت و الفت کے سوتے اُبلنے شروع ہوگئے۔

دوسرے عباسی خلیفہ ابوجعفر عبداللہ المنصور نے اپنی خلافت کے دوران ہی خاندان بنو اُمیہ سے عہد عباسی کی پہلی شادی جو ہوئی (نفیس کی بیوی کا نام عالیہ بنت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن خالد اسید اُموی)

﴿انساب لاشراف جلد چہارم ،ص ۱۴۹﴾

منصور کی ایک اور خاتون سے شادی کا ذکر ابن حزم نے کیا ہے لیکن ان کا نام ذکر نہیں کیا۔(جمہرۃ ،ص ۱۹) اسی اُموی خاتون کی ایک بہن سے منصور نے اپنے بیٹے جعفر کا عقد کیا تھا۔(جمہرہ ،ص ۱۹) طبری کے ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جعفر کی ایک دختر عالیہ کی والدہ بھی اُموی تھیں۔(طبری جلد ہشتم ،ص۱۰۲) غالباً یہ کوئی اور اُموی خاتون رہی ہوں گی ۔اس لیے ماہرین انساب ان

خواتین کے ساتھ اولادوں کا بھی ذکر کرتے ہیں اور یہ نام وہاں نہیں ملتا، یعنی منصور نے اپنے دوران خلافت چار شادیاں بنو اُمیہ میں کی تھیں اور یہ ایک بڑی تاریخی حقیقت ہے کہ ابھی نہایت پر آشوب دور کو گزرے کچھ زیادہ زمانہ نہ ہوا تھا۔ منصور کے فرزند اور عباسی خانوادہ کے تیسرے خلیفہ محمد المہدی نے سیدنا عثمان اُموی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے خانوادہ کی ایک دختر رقیہ بنت عمرو بن خالد بن عبداللہ نے عمرو بن عثمان اُموی سے ۱۴۴ھ میں شادی کی تھی۔ (طبری جلد ہشتم، ص ۱۳) انہیں رقیہ سے بعد میں علی بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے عقد کر لیا تھا۔

﴿طبری جلد ہشتم، ص ۲۱۹﴾

مشہور اسلامی خلیفہ ھارون رشید نے ایک عثمانی اُموی خاتون عائشہ بنت عبداللہ سے شادی کی تھی۔ (نسب قریش، ص ۱۱۰) ھارون رشید کی وفات کے بعد ان کے بھائی منصور بن مہدی نے اسی عائشہ بنت عبداللہ سے شادی کر لی تھی۔ ﴿نسب قریش، ص ۱۱۹﴾

ابن حزم کا بیان ہے کہ ان کے بعد منصور بن مہدی نے ان کی پھوپھی سے شادی کر لی تھی۔ (جمہرہ، ص ۷۷) ممکن ہے کہ عہد عباسی میں ان دونوں خاندانوں کے افراد نے آپس میں مزید شادیاں کی ہوں لیکن ہمیں اس سلسلہ میں مزید معلومات نہیں ہو سکی ہیں۔ خیال یہ ہوتا ہے کہ اس عہد میں خاص کر عہد متوکل کے بعد سے مؤرخین کی سیاسی توجہ اندرونی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور سیاسی افراتفری پر رہی کہ یہی ان کی دلچسپی کا محور تھا اور اس وجہ سے دیگر پہلو چھپ گئے۔

آخر میں ان دونوں خاندانوں کے ازدواجی تعلقات کا ایک مجموعی جائزہ لینا

ضروری ہے اس سے مختلف ادوار کے سیاسی وسماجی پہلوؤں کا تجزیہ کرنے کا موقع ملے گا تاریخی ترتیب کے مطابق ان ازدواجی روابط کی ابتداء ہاشم کے بیٹے عبد المطلب کے ہاتھوں ہوئی۔ جب اُنہوں نے اپنی بیٹی کی شادی حرب کے ایک بیٹے سے کی، پھر عہد جاہلیت میں بنو ہاشم نے تین تین نسبتیں بنواُمیہ میں کیں (اور اگر ان کی ایک صاحبزادی کے بنواُمیہ کے حلیف سے عقد ہونے کو شامل کرلیا جائے تو یہ تعداد چار ہو جاتی ہے، یہی چار رشتے عہد جاہلیت میں ہوئے تھے جن میں تین ہاشمی دختریں بنواُمیہ میں گئیں تھیں اور ایک اُموی دختر بنو ہاشم میں آئی تھی اس وقت تک بالکل مساوی سطح پر اقرابت قائم نہیں ہوئی تھی۔ عہد نبوی میں رشتوں کی تعداد بڑھ کر چھ ہوگئی جن میں دونوں خاندانوں کی تین تین دختریں ایک دوسرے کے یہاں منسوب ہوئیں اور اگر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہُ (مولائے رسول ﷺ) کی اُموی بیوی حضرت سیدہ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شامل کرلیا جائے تو اُموی دختروں کی تعداد چار ہو جاتی ہے۔

عہد خلافت راشدہ میں سب سے کم رشتے ہوئے لیکن اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو یہ رشتے اپنی اہمیت کے لحاظ سے کسی طرح کم نہ تھے۔ جو دو براہ راست رشتے ہوئے تھے۔ ان میں ایک حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا سیدہ اُمامہ بنت ابوالعاص اُموی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اور دوسرا سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بڑے بھائی سیدنا عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا فاطمہ بن عتبہ کے ساتھ اور یہ دونوں رشتے بہت اہم تھے۔ تیسرا رشتہ اگرچہ براہ راست بنواُمیہ سے نہ تھا۔ لیکن اس لیے اہمیت کا حامل تھا کہ اس کی رو سے سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ بنواُمیہ

کے داماد لگتے تھے۔اس زمانے کے تمام رشتوں کا سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور اُن کے عزیزوں سے متعلق ہونا اگر اتفاق ہے تو بڑا ہی اہم اور تاریخ ساز اتفاق ہے ۔جس سے اس نظریہ کی جڑ کٹتی ہے کہ اس عہد میں بنو اُمیہ اور بنو ہاشم خلافت کے مسئلے پر دو متصادم گروہوں میں بٹ گئے تھے۔اُموی دور خلافت میں سب سے زیادہ ازدواجی تعلقات ہوئے اس دور کے آغاز ہی میں اِن کی ابتداء ہوگئی تھی اپنے مخصوص تاریخی پس منظر میں اس عہد میں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی تین دختروں کا بنو اُمیہ سے تعلقات استوار کرنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔اسی طرح حسنی اور حسینی خانوادوں کا بنو اُمیہ کے یہاں سے ازدواجی تعلقات کا دیگر ہاشمی خانوادوں کے مقابلے میں زیادہ قائم کرنا بڑی اہم تاریخ ساز حقیقت ہے۔اس لیے کہ اس سے کچھ ہی پہلے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے بنو ہاشم کے بڑے سنگین قسم کے اختلاف چل چکے تھے۔پھر بیچ میں یزید بن معاویہ سے بھی ایسے ہی اختلافات ہوئے جن میں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی شہادت بھی ہو چکی تھی۔

بہر کیف! اِن صبر آزما اور پریشان کن اعداد و شمار کی مفصل بحث کا لب لباب یہ ہے کہ بنو ہاشم اور بنو اُمیہ میں ازدواجی تعلقات ہر دور میں قائم ہوتے رہے ۔چاہے ان کا تناسب ہر خاندان کے اعتبار سے کچھ بھی کیوں نہ رہا ہو اِن دونوں عم زاد خاندانوں میں اُلفت و محبت کے رشتے ہمیشہ استوار ہوتے رہے۔رہی دونوں کی سیاسی مخالفت تو انگریزی کا مشہور مقولہ یاد رکھنا چاہیئے ’’حکومت و حکمرانی رشتہ داری و قرابت نہیں جانتی‘‘

حارث بن ابی طالب بن عبدالمطلب کے بنواُمیہ کے ساتھ ازدواجی رشتے

مغیرہ بن نوفل بن حارث نے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے انتقال کے بعد اِن کی ایک اہلیہ اُمامہ بنت ابی العاص اُموی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔ (انساب لاشراف اوّل، ص ۴۰۰)

عبدالرحمٰن بن عباس بن ربیعہ بن حارث نے زیاد بن ابی سفیان اُموی کی بیٹی جویریہ سے شادی کی۔(انساب لاشراف ،جلد۴،ص ۷۵)اسی خاندان کی ایک دختر اُم کلثوم بنت محمد بن ربیعہ بن حارث بنواُمیہ کے یحییٰ بن حکم بن ابی العاص سے منسوب ہوئی تھیں۔﴿نسب قریش،ص ۱۷۱﴾

آئمہ اہل بیت اطہار کا خلفاء ثلاثہ کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھنا

ناظران کرام حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ الکریم نے اپنے بچوں کے نام خلفاء ثلاثہ کے ناموں پر رکھے نہ صرف سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم بلکہ سیدنا امام حسن ،سیدنا امام حسین، سیدنا امام زین العابدین، سیدنا امام باقر، سیدنا امام جعفر، سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہُم نے بھی اپنے بچوں کے نام خلفاء ثلاثہ کے ناموں پر رکھے اور سیدنا امام زین العابدین اور سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کنیت ابوبکر ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آئمہ اہل بیت کو خلفاء ثلاثہ سے بے حد پیار اور محبت تھی جو اِن کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھے جس کی تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے غور کریں کہ آج تک کیا کسی نے اپنے بچوں کا نام

فرعون ، ہامان ، رکھا ؟ کیونکہ کہ وہ خدا اور اُس کے نبیوں کے دشمن تھے کیا کسی نے اپنے بچے کا نام یزید یا شمر رکھا ؟ اس لیے نہیں رکھا کہ وہ اہل بیت اطہار کے دشمن تھے آئمہ اہل بیت اطہار کا اپنے بچوں کے نام خلفاء ثلاثہ کے ناموں پر رکھنا اس بات کی دلیل اور ثبوت ہے کہ آئمہ اہل بیت کو خلفاء ثلاثہ سے محبت وعقیدت تھی اس سے اہل سُنت و جماعت کی حقانیت اور روافض کے باطل ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ الحمدللہ !

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بیٹوں کے نام، ابوبکر، عمر شیعہ کتب سے

1۔ حضرت سیدنا ابوبکر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

2۔ حضرت سیدنا عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

☆ کتاب مناقب آل ابو طالب جلد۴ ص ۱۱۲، ☆ عمدۃ الطالب ص ۵۶، ☆ منتھی الآمال جلد۱ ص ۱۸۷، ☆ انوار نعمانیہ جلد۳ ص ۳۶۳، ☆ جلاء العیون جلد۱ ص ۵۷۰، ☆ کشف الغمہ جلد۱ ص ۴۴۰، ☆ تنقیح الآمال جلد۳ ص ۷۰، ☆ الارشاد شیخ مفید جلد۱ ص ۱۲۹، ☆ تذکرۃ الآئمہ ص ۸۵، ☆ رجال طوسی ص ۸۱، ۱۰۱، ☆ مقاتل الطالبین ص ۵۵، ۶۵، ☆ بصائر الدرجات ص ۵۲، ☆ امالی شیخ مفید ص ۲۵۱، ☆ فرق الشیعہ ص ۶۸، جامع التواریخ مقتل حسین ص ۲۲۷، ☆ سیرت سید الشھداء ص ۲۲۷، ☆ مقتل مکرم ص ۴۸۰، ☆ کتاب حسین از زبان حسین ص ۱۵۴، ☆ انصار حسین ص ۱۶۲، ۱۲۴، ۱۲۲، ۱۱۸، ☆ مقتل مجلسی ص ۳۳۹، ۳۴۱، ☆ مقتل حسین

ص ۲۸۵،☆ مصحف کربلا ص ۲۲۰،☆ روضۃ الطالب فی اخبار ابی طالب ص 57۔﴾

3۔ حضرت سیّدنا علی بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ۔

﴿روضۃ الطالب فی اخبار ابی طالب ص 57﴾

حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بیٹوں کے نام ،ابوبکر، عمر شیعہ کتب سے

1۔ حضرت سیدنا ابوبکر بن امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

2۔ حضرت سیدنا عمر بن امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

﴿☆ عمدۃ الطالب ص ۴۸۶، ☆ مناقب آل ابوطالب ص ۲۹۲، ☆ منتہی الآمال جلد ا ص ۳۸۱، ☆ ناسخ التواریخ جلد ۲ ص ۳۷۱، ☆ الارشاد شیخ مفید جلد ا، ص ۳۷۳، ☆ انوار نعمانیہ جلد ۳، ص ۲۶۳، ☆ جلاء العیون ص ۵۸۲، ☆ کشف الغمہ جلد ا، ص ۵۷۵، ☆ مقاتل الطالبین ص ۵۷، ذبیح العظیم ص ۴۰۹، ☆ جامع التواریخ مقتل حسین ص ۲۰۸، ۲۲۵، ☆ روضۃ الطالب فی اخبار ابی طالب ص 67﴾

حضرت سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بیٹوں کے نام ،ابوبکر، عمر شیعہ کتب سے

1۔ حضرت سیدنا ابوبکر بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

2۔ حضرت سیدنا عمر بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

﴿☆الارشاد شیخ مفید ص ۱۳۰، ☆مناقب آل ابوطالب جلد ۴، ص ۱۱۳،
جلاء العیون فارسی جلد ۱، ص ۵۸۲، ☆سیرت سید اشہداء ص ۴۱﴾

حضرت سیدنا امام زین العابدین بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بیٹے کا نام عمر شیعہ کتب سے

1۔ حضرت سیدنا عمر بن زین العابدین بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُم

﴿☆مناقب آل ابوطالب جلد ۱، ص ۱۷۶، ☆عمدۃ الطالب ص ۱۹۴
☆ناسخ التواریخ جلد ۲، ص ۲۷۸، ☆تنقیح المقال جلد ۲، ص ۳۴۶، ☆الارشاد شیخ مفید جلد ۱، ص ۲۶۱، ☆کشف الغمہ جلد ۲، ص ۸۲، جلد ۱، ص ۴۷،﴾

﴿حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی کنیت ابوبکر﴾

امام زین العابدین رضی اللہ عنہُ کی کنیت ابوبکر ہے۔

﴿بحارالانوار جلد ۶، ص ۱۰، اعیان شیعہ جلد ۱، ص ۶۲۹﴾

﴿حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بیٹے کا نام عمر شیعہ کتب سے﴾

1۔ حضرت سیدنا عمر بن امام باقر بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُم

﴿عمدۃ الطالب ص ۶۴﴾

حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بیٹے کا نام عمر، اور بیٹی کا نام عائشہ شیعہ کتب سے

1۔ حضرت سیدنا عمر بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر بن امام باقر بن امام زین

العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

﴿☆ کشف الغمہ جلد۲،ص۲۱۶،عربی ☆ تذکرۃ الائمہ مجلسی ص۱۱۰﴾

1۔ حضرت سیدتنا عائشہ بنت امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر بن امام زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عالیٰ عنہم

﴿عمدۃ الطالب ص۱۹۷، ☆ انوار نعمانیہ جلد۲،ص۳۶۷، ☆ منتہی الآمال فارسی جلد۲،ص۲۲۳﴾

حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی کنیت ابو بکر ہوگی شیعہ کتب سے

﴿☆ مقاتل الطالبین ص۳۷۴، ☆ النجم الثاقب جلد۱،ص۳۱، ☆ اعیان شیعہ جلد۲،ص۱۳، ☆ کتاب تاریخ مولد الائمہ عربی ص۲۴﴾

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بھائی حضرت سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ (حضرت سیّدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کے پوتے اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بھتیجے کا نام معاویہ رکھا۔

﴿عمدۃ الطالب فی انساب ابی طالب،ص۳۵،انساب الطالبین،ص۲۲۱،روضۃ الطالب،ص۱۷۲،مراۃ العقول،ص۱۷۸،طبقات ابن سعد جلد سوئم حصہ پنجم وششم ،ص۲۹۲﴾

علمائے انساب نے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی صاحبزادی رملہ کا نکاح اور شادی مروان بن حکم کے لڑکے معاویہ کے ساتھ ذکر کی ہے۔

﴿جمہرۃ لانساب العرب لابن حزم، ص ۸۷﴾

اور یہی نہیں نبی پاک ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک مسجد کا نام بھی مسجد بنی معاویہ تھا۔

﴿مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۱۵، ص ۲۶۲، ۲۶۳، رقم الحدیث: ۳۰۱۲۳﴾

ویسے آج کل کے روافض کو نام "معاویہ" سے سخت نفرت ہے اور یہ لوگ نام "معاویہ" کو معاذ اللہ گالی کے طور پر استعمال کرتے ہیں لیکن جب ان روافض کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان میں کئی "معاویہ" نام کے لوگ ملتے ہیں جن کو روافض نے ائمہ اہل بیت علیہم الرحمہ کے اصحاب میں شمار کر رکھا ہے ہم چند نام روافض کی کتب سے پیش کرتے ہیں: علامہ ابوالعباس احمد بن علی بن عباس النجاشی الکوفی شیعی اپنی کتاب "رجال النجاشی" میں لکھتا ہے:

1۔ معاویہ بن میسرہ بن شریح بن حارث الکندی، قاضی تھے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ الرحمہ سے حدیث کا سماع کیا۔

2۔ معاویہ بن سعید، انہوں نے امام رضا علیہ الرحمہ سے حدیث کا سماع کیا۔

3۔ معاویہ بن عثمان، ان کی کتاب کی روایت کرنے والوں میں ایوب بن نوح ،انہوں نے صفوان بن یحیٰی سے سنا اور انہوں نے معاویہ بن عثمان سے سنا۔

4۔ عاویہ بن عمار بن ابی معاویہ خباب بن عبداللہ الدھنی یہ رافضی حدیث میں ثقہ مامون راوی ہے اور یہ امام ابوعبداللہ (جعفر صادق) امام ابوالحسن (موسیٰ کاظم) علیہ الرحمہ سے روایت کرنے والا تھا۔

5۔ معاویہ بن وہب البجلی ابوالحسن یہ رافضی حدیث میں ثقہ مامون راوی ہے

اور یہ امام ابوعبداللہ (جعفر صادق) اور امام ابوالحسن (موسیٰ کاظم) علیہما الرحمہ سے روایت کرنے والا تھا۔

6۔ معاویہ بن حکیم بن معاویہ بن عمار الدھنی یہ رافضی حدیث میں ثقہ ہے اور نجاشی کے مطابق یہ امام علی رضا علیہ الرحمہ کے اصحاب میں سے تھا۔حوالہ جات

﴿رجال النجاشی، ابی العباس احمد بن علی النجاشی، ص۴۱۰، ۴۱۲، مطبوعہ ایران﴾

امام عبداللہ بن جعفر بن محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ کے اصحاب میں "معاویہ" نام کے لوگ درج ذیل ہیں:

معاویہ بن عمار بن ابی معاویہ البجلی، معاویہ بن عبداللہ بن عبیداللہ، معاویہ بن وھب البجلی، معاویہ بن میسرہ بن شریح، معاویہ بن صالح الاندلسی، معاویہ بن سلمہ المزنی، معاویہ بن سوادہ الکنانی، معاویہ سعید الکندی، معاویہ بن سلمہ النصری، معاویہ بن کلیب بن معاویہ، معاویہ بن العلاء العجلی۔حوالہ

﴿رجال الطّوسی، ابوجعفر محمد بن الحسن الطّوسی، ص۳۰۳ تا ۳۰۴﴾

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے اصحاب میں سے ایک صاحب معاویۃً بن سعید الکندی الکوفی ہیں۔

﴿تنقیح المقال للمامقانی، ص۲۲۲﴾

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے اصحاب میں ایک صاحب ''معاویۃً ابن صعصتہ ابن اخی لاخف۔

﴿رجال النجاشی، ص۴۱۱، اختیار معرفۃ الرجال جلد۲، ص۵۹۶﴾

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے اصحاب میں ایک صاحب

معاویہ بن عمار ہیں۔

﴿فروع کافی جلد۲،ص ۵۰،۸۵،معجم رجال الحدیث، جلد۱۹،ص ۲۲۸﴾

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے اصحاب میں ایک صاحب معاویہ بن وہب نام کے ہیں۔

﴿فروع کافی، جلد۲،ص ۱۵۶﴾

نام "معاویہ" پر اعتراض کرنے والے پچیس راویوں کے گستاخ ہیں: احادیث مبارکہ میں پچیس حضرات وہ جن کے اسماء گرامی "معاویہ" ہیں ان میں تین صحابہ کرام ہیں کچھ تابعین اور کچھ جلیل القدر مشائخ حدیث ہیں، کیا ان تمام ناموں والے حضرات کے والدین عربی سے بے خبر تھے کیا سب کے نام اس لیے رکھے گئے کہ یہ بڑے ہو کر تمہارے جیسے منہ پھٹے لوگوں کی بکواس سنیں؟ جنہیں جب اور کوئی اعتراض کرنے کا موقع نہیں ملتا تو وہ نام "معاویہ" کو لے لیتے ہیں، (معاذ اللہ) یا انہوں نے اس لیے رکھے تھے کہ یہ فصیح ہوں گے، بڑے خطیب ہونگے، بڑے بہادر ہونگے، کافروں پر سخت ہونگے، اپنوں پر رحم دل ہونگے، اور سوچنے کی بات ہے! کہ اتنے بڑے جلیل القدر، مشائخ نے جب اپنے کئی استادوں سے پڑھا تو انہوں نے بھی ان کو ان کے نام کی طرف "توجہ" نہ دلائی کہ اس نام کا "معانی" کیا بنتا ہے؟ آیئے! معاویہ نام والے راویوں کی تفصیل دیکھئے:

"(1) معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبیداللہ التیمی ابو لازہر کوفی (تابعی) ہیں (2) معاویہ بن جاہمہ سلمی (صحابی) ہیں (3) معاویہ بن خدیج بن جفتہ ان کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" زیادہ ان پر ابونعیم بضم النون وفتح العین مصری کندی کا اطلاق

ہوتا ہے، ان کی صحابیت میں اختلاف ہے، مفضل اور ابن حبان نے ان کو صحابی کہا ہے اور ابن اثرم اور حرب نے امام احمد علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ صحابی نہیں تھے واللہ اعلم (4) معاویہ بن خدیج کوفی جعفی (پہلے جن کا ذکر کیا وہ مصری، کندی ہیں) (5) معاویہ بن الحکم "بفتح الحاء والکاف" سلمی (صحابی) ہیں (6) معاویہ بن حکیم بن معاویہ النمیر ی ،شامی (7) معاویہ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر قشیری (8) معاویہ بن سبرہ بن حصین السوائی العامری (9) معاویہ سعید شریح بن عروہ التجیبی فہمی (10) معاویہ بن یزید کا نام لیا جا سکتا ہے (11) معاویہ بن سفیان (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ) فتح مکہ کے دن بلکہ اس سے پہلے اسلام قبول کیا ان کی روایات بغیر کسی واسطہ کے نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور حضرت سیّدہ اُمّ المومنین حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا (جو آپ رضی اللہ عنہُ کی بہن ہیں) کے واسطہ سے بھی مروی ہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ کو ان کے بھائی زید بن ابی سفیان کے بعد خلیفہ بنایا وغیرہ (12) معاویہ بن سلمہ بن سلمان نصری، ان کی کنیت ابوسلمہ تھی، دمشق میں بسیرا تھا کوفی کہلاتے تھے (13) معاویہ بن سلام بن ابی سلام (14) معاویہ بن صالح بن حدیر بن سعید بن سعد بن فہر الحضر می (15) معاویہ بن صالح بن الوزیر ،ان کا نام معاویہ بن عبید اللہ بن یسار اشعری (16) معاویہ بن عبد الکریم ثقفی (17) معاویہ بن عمار بن ابی معاویہ الدہنی البجلی الکوفی (18) معاویہ بن عمرو بن المہلب بن عمرو بن وشبیب الاذدی المعنی الکوفی ابوعمر البغدادی (19) معاویہ بن

عمرو ابو المہلب الجرمی، ان کی کنیت ابونوفل بن ابی عقرب (20) معاویہ بن غلاب ،ان کی کنیت "ابن عمر" (21) معاویہ بن قرۃ بن اباس المزنی (22) معاویہ بن ابی مزود (23) معاویہ بن ہشام القصار الازدی (24) معاویہ بن یحییٰ صدفی (25) معاویہ بن یحییٰ دمشقی ۔(الماخوذ من تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی)

۞ خادم اہلسنت ۞

۞ ابوحذیفہ مفتی محمد کاشف اقبال مدنی زید مجدہٗ ۞

کتابیات (مآخذ ومراجع)

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
1	تفسیر قرطبی	2	روح البیان
3	تفسیر خازن	4	معالم التنزیل
5	تفسیر ابن کثیر	6	تفسیر ابی حاتم
7	تفسیر فتح القدیر	8	تفسیر القرآن لابن ابی جعفر منصور
9	تفسیر مظہری	10	درمنثور
11	صحیح بخاری	12	صحیح مسلم
13	جامع ترمذی	14	سنن ابوداؤد
15	سنن ابن ماجہ	16	مشکوٰۃ المصابیح
17	صحیح ابن حبان	18	مصنف ابن ابی شیبہ
19	شرح معانی الآثار	20	مسند امام احمد بن حنبل
21	مصابیح السنۃ	22	مسند ابی الجعد
23	کنز العمال	24	مسند ابی داؤد طیالسی
25	مسند ابی یعلی الموصلی	26	السنۃ لابن ابی عاصم
27	المعجم الکبیر للطبرانی	28	المعجم الصغیر للطبرانی
29	المعجم الاوسط للطبرانی	30	الآحاد والمثانی
31	حلیۃ الاولیاء	32	مجمع الزوائد
33	الاصابہ	34	المستدرک الصحیحین

35	مصابیح السنۃ	36	شرح السنۃ
37	جمع الجوامع	38	ریاض النضر ہ
39	مسند الفردوس للدیلمی	40	سنن کبرٰی للنسائی
41	فضائل الصحابہ امام احمد بن حنبل	42	کتاب الزھد لابن المبارک
43	الشفاء	44	مسند الرؤیانی
45	موارد الظمان	46	مصابیح السُنۃ
47	تحفۃ الاشراف	48	مسند بزار
49	مسند عبد بن حمید	50	الآحاد المثانی
51	الشریعہ	52	تاریخ بغداد
53	تاریخ اصبہان	54	الشفاء الشریف
55	نصب الرایہ	56	المقاصد الحسنہ
57	الاعتقاد للبیہقی	58	مرقاۃ المفاتیح
59	شرح مسلم نووی	60	شرح فقہ اکبر
61	شرح عقائد	64	الیواقیت والجواہر
63	شواہد الحق	66	مکتوبات امام ربانی
65	طبقات الکبرٰی لابن سعد	68	اُسد الغابہ
67	کتاب المحبر	70	قصص الانبیاء
69	المعارف لابن قتیبہ	72	تاریخ طبری
71	تطہیر الجنان لابن حجر مکی	74	کتاب المعرفۃ والتاریخ
73	تاریخ اسلام لذھبی	76	واقدی کتاب المغازی

77	تاریخ خلیفہ ابن خیاط	78	ابن حزم، جمہرۃ انساب العرب
79	الاحادیث المختارہ	80	السنۃ للمروزی
81	کتاب الابانۃ	82	الاعتقاد اہلسنۃ
83	کشف الخفا	84	احیاء العلوم
85	تنبیہ الغافلین	86	الملل والنحل
87	مُسند الحارث	88	میزان الکبریٰ
89	مرج البحرین	90	عقد الجید
91	الاتقان	92	اصلی اہل سُنت
93	زاد المسیر	94	فتاویٰ ابن تیمیہ
95	تاریخ کامل ابن اثیر	96	نزہتہ المجالس
97	تلبیس ابلیس	98	حقیقہ السنۃ والبدعہ السیوطی
99	الابانۃ الکبری لابن بطۃ	100	مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ
101	شرح اُصول اعتقاد اہل سُنۃ	102	طبقات الحنابلہ
103	طبقات علماء الحدیث ابن عبد الھادی	104	کشف المحجوب
105	غنیۃ الطالبین	106	راحت القلوب
107	مکتوبات خواجہ باقی باللہ نقشبندی	108	رسالہ اورنگ شاہی
109	کشف الاسرار	110	محکّ الفقر
111	عقل بیدار	112	آ گاہی کلاں امیر کلال
113	الابریز	114	جمال السالکین

115	رسالہ اُنسیہ	116	انوارلاثانی
117	اُصول الدین	118	نورالھدیٰ
119	انوارقمریہ	120	فیوضات بارویہ
121	ملفوظات مہریہ	122	تذکرۃ شاہ جماعت
123	السنۃ العبداللہ ابن احمد	124	المنتقی من منہاج الاعتدال
125	تاریخ اسلام	126	تاریخ الخلفاء
127	الصواعق المحرقہ	128	الاستیعاب
129	المؤتلف المختلف للدارقطنی	130	الریاض النضرہ
131	ازالۃ الخفاء	132	فقہ اکبر مع شرح
133	شرح عقائد نسفی	134	فتوحات مکیہ
135	مرآۃ العاشقین	136	فتاویٰ مہریہ
137	مقابیس المجالس	138	تصفیہ سُنی مابین شیعہ
139	مذہب شیعہ	140	مرام الکلام
141	مطلع القمرین	142	فتح الباری
143	سبع سنابل	144	سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی
145	افادۃ السادۃ العمد بتقریر معانی نظم الزبد	146	ذکر الامام الحافظ عبداللہ بن مندہ
147	رجال کشی	148	آئمہ کی سیاسی فکر
149	البحرالمحیط	150	فتاویٰ رضویہ

151	المعتقد المنتقد مع شرحہ المسمی المستند المعتمد	152	تحریر المقالہ فی شرح الرسالۃ
153	الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ	154	بہار شریعت

شیعہ کتب

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
155	مجمع البیان للطبرسی	156	تفسیر منہج الصادقین
157	لوامع التنزیل	158	تحفہ اثنا عشری
159	امالی شیخ صدوق	160	بحار الانوار
161	معانی الاخبار	162	انوار نعمانیہ
163	عیون الاخبار	164	جامع الاخبار
165	مناقب آل ابی طالب	166	امالی
167	خلاصۃ المنہج	168	تفسیر صافی
169	اُصول کافی	170	فروع کافی
171	نہج البلاغۃ	172	حضرت سیدنا امام جعفر الصادق
173	الاستبصار	174	زاد المعاد باقر مجلسی
175	احقاق الحق ثانی اثنین	176	آیات بیّنات
177	تاریخ آئمہ	178	عمدۃ الطالب
179	کشف الغمہ	180	درہ نجفیہ

181	شرح نہج البلاغہ لابن ابی حدید	182	ناسخ التواریخ
183	مناقب آل ابی طالب لابن شہر آشوب	184	منتہی الآمال
185	الارشاد للشیخ المفید	186	مجالس المومنین
187	جلاء العیون	188	اصول کافی مع الصافی
189	تلخیص الشافی	190	اعیان شیعہ
191	مسالک الافہام فی شرائع الاسلام	192	نزل الابرار فی مناقب اہل بیت اطہار
193	کتاب وسائل شریف مرتضیٰ	194	تہذیب الاحکام
195	زینب الکبریٰ	196	قرب الاسناد
197	مرأۃ العقول	198	لباب انساب
199	اعلام الوریٰ	200	وسائل شیعہ
201	خزینۃ الانبیاء	202	تاریخ یعقوبی
203	تنقیح المقال فی علم الرجال	204	حدیقۃ الشیعہ
205	امام حسین یوم عاشورہ	206	فصل الخطاب علامہ کرمانی
207	تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین	208	مروج الذہب
209	شرح نہج البلاغہ فیض الاسلام	210	کتاب شیخ الصدوق قمی
211	کتاب نہج البلاغہ شیخ عبدہ	212	حیات القلوب
213	من لایحضرہ الفقیہ	214	ذبیح العظیم

215	تذکرۃ المعصومین	216	نقش عائشہ صدیقہ سید مرتضٰی عسکری
217	مفاتیح الجنان	218	شجرہ الطّوبیٰ
219	زندگانی حضرت فاطمہ	220	چہاردہ معصوم
221	سفینۃ البحار	222	تحفۃ العوام سلیم کیف حلالی
223	حق الیقین باب فکر عثمان بن عفان	224	اخبار ماتم
225	عورت پردے کی آغوش میں مرتضٰی مطہری	226	الکنی والقاب
227	بیت الاحذان فی ذکر سیدۃ النساء العٰلمین	228	حملہ حیدری کرمانی
229	کتاب تاریخ مولد الائمہ	230	مجمع الفوائد والبرھان
231	فاطمۃ الزہرہ تالیف آغا محمد سلطان مرزا دہلوی	232	کتاب الوافی
233	کتاب العقائد جعفریہ	234	زینب الکبرٰی بنت امیر المومنین
235	کتاب الازواج	236	تاریخ اسلام تالیف بشیر الانصاری
237	ریاض السالکین	238	مجالس سُنہ
239	التنبیہہ والاشراف	240	نسب قریش
241	رجال طوسی	242	انساب لاشراف
243	بصائر والا درجات	244	فرق الشیعہ

245	سیرت سیدالشہداء	246	مقتل مکرم
247	کتاب حسین از زبان حسین	248	انصار حسین
249	مقتل مجلسی	250	مصحف کربلا
251	ذبیح العظیم	252	جامع التواریخ مقتل حسین
253	النجم الثاقب	254	کتاب تاریخ مولدالائمہ
255	روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب	256	جامع الرسائل
257	اعلام الموقعین	258	اجتماع جیوش الاسلامیہ
259	فضل اسلام	260	احقاق الحق
261	مقاتل الطالبین	262	انوار حدیث کساء
263	بشارۃ المصطفیٰ الشیعہ	264	رسالہ تبرّا
265	احتجاج طبرسی	266	الخصال